قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ

مصنف

مولانا ابوبکر صدیق

MAKTABA-E-REHMANIA

قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ

Marfat.com

قرآن کریم

کا

موضوعاتی مطالعہ

مصنف

مولانا ابوبکر صدیق



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

Marfat.com





مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: ..... قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ

مصنف: ..... مولانا ابوبکر صدیق

ناشر: ..... مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: ..... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

Marfat.com

فہرست مضامین

قرآنِ کریم

قرآن کریم ۱۷
قرآن لاریب کتاب ۱۷
قرآن کی حقانیت ۱۸
قرآن کی صداقت ۲۰
قرآن کتابِ ہدایت ۲۱
قرآن کتابِ نصیحت ۲۲
قرآن کتابِ رحمت و برکت ۲۳
پرہیزگاروں کے لیے بشارت ۲۴
قرآن کتابِ شفاء ہے ۲۵
قرآن معزز کتاب ہے ۲۵
قرآن نہایت آسان ہے ۲۶
لیلۃ القدر کی فضیلت کی وجہ ۲۷
قرآن کی قراءت کا حکم ۲۸
قرآن کی قراءت کے آداب ۲۹
ایک عظیم معجزہ ۳۰
قرآن کی تلاوت سن کر جنات کا ایمان لانا ۳۲
جنات کا اپنی قوم کو دعوت دینا ۳۳
قرآن کی پیروی نجات کا سبب ۳۳
سماعِ قرآن سے اہلِ ایمان کی حالت ۳۵
قرآن کے بتدریج نزول میں حکمت ۳۶
قرآن میں تبدیلی کا امکان نہیں ۳۶
قرآن اپنے مخالفوں کو چیلنج کرتا ہے ۳۷
قرآن کا جھٹلانے والا بڑا ظالم ہے .. ۳۹
قرآن سے اعراض کرنے والے کے لیے سزا ۴۰

عقیدۂ توحید

عقیدۂ توحید ۴۲
توحید کی تعلیم ۴۲
توحید کے دلائل ۴۴
اللہ ہی عبادت کے لائق ہے ۴۵
اللہ کی حاکمیت ۴۶

Marfat.com

اللہ ہی سجدہ ریزی کے لائق ہے ۴۷
اللہ غنی ہے اور باقی سب لوگ فقیر
ہیں ۴۷
اللہ کو کوئی شخص بے بس نہیں کر سکتا ۴۸
ہدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ میں
ہے ۴۸
اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا؟ ۴۹
نفع و نقصان اللہ کے ہاتھ میں
ہے ۴۹
غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے ۵۰
مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت اسی کو
ہے ۵۱
اللہ ہی روزی دینے والا ہے ۵۲
اللہ ہی اپنے بندوں کو سب کچھ دیتا
ہے ۵۲
اللہ اپنے بندوں کی صدائیں سنتا اور
ان کی مدد فرماتا ہے ۵۴
غیر اللہ کے نام کی نیاز حرام ہے ۵۵
مشرکوں کا غلط نظریہ ۵۶
معبودانِ باطلہ بری الذمہ ہو جائیں
گے ۵۶
مشرکوں کی مثال ۵۷
مشرکوں کا انجام ۵۸

نبوت و رسالت

حضور ﷺ کی بعثت احسانِ عظیم ۶۰
بعثتِ حضور سے قبل انبیاء سے میثاق . ۶۱
نبی کریم ﷺ کو تبلیغِ دین کا حکم ۶۱
نبی ﷺ کو اعزاء و اقرباء کو دعوت دینے
کا حکم ۶۲
رسولِ مکرم ﷺ کو اصولِ تبلیغ کی تعلیم ۶۳
نبی کریم ﷺ کو ہدایات ۶۳
نبی کریم ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق
نصیحت ۶۵
نبی کریم ﷺ کو عبادت و تلاوت
کا حکم ۶۶
رسول اللہ ﷺ کو تحمید و تسبیح کی تلقین . ۶۶
نماز قرآن کی تاکید اور مقام محمود کی
بشارت ۶۷
نبی مکرم ﷺ کو دعا کی تلقین ۶۷
نبی ﷺ کو صبر و عزیمت کی وصیت .. ۶۸
صداقتِ رسالت پر اللہ کی گواہی ۶۹
نبی ﷺ بھی حکمِ الٰہی کے پابند ہیں .. ۶۹
رسول اللہ ﷺ کو درگزر کرنے کی
نصیحت ۷۰
احکامِ خداوندی پر استقامت کی تلقین ۷۰

Marfat.com

نبی ﷺ کو جہاد وقتال کا حکم ۷۰
نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم .. ۷۱
رسول اللہ ﷺ بشیر ونذیر ہیں ۷۲
آپ کی ذات اسوہ حسنہ ہے ۷۳
احکام رسول کی اطاعت ۷۳
نبی ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کی
سزا ۷۴
گستاخانِ رسول کا انجام ۷۴
نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں ۷۵

عبادات

عبادت کا حکم ۷۷
نماز کی منادی واذان ۷۸
وضوء اور تیمم کا بیان ۷۹
نماز قائم کرنے کا حکم ۸۳
نماز کے فوائد وفضائل ۸۶
فجر وعصر کی خصوصی تاکید ۸۷
صلوٰۃ الخوف کا ذکر ۸۸
قصر نماز کی رخصت ۸۸
خشوع ویکسوئی سے نماز کی ادائیگی ... ۸۹
زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ۹۰
زکوٰۃ کے مصارف ۹۱
عشر اور صدقات وخیرات ۹۲
صیامِ رمضان کی فرضیت ۹۵
فریضۂ حج کی ادائیگی ۹۷
توبہ واستغفار کا بیان ۹۹
ذکر الٰہی کی فضیلت واہمیت ۱۰۱
تقویٰ وخشیتِ الٰہی ۱۰۳
اللہ تعالیٰ سے دعا کا حکم ۱۰۵

اخلاقیات

حسن خلق کی اہمیت ۱۰۷
لغو باتوں سے اعراض ۱۰۸
مذاق کی ممانعت ۱۰۹
بُرے القابات دینے کی ممانعت ۱۰۹
جاسوسی اور بدگمانی سے بچنا ۱۱۰
غیبت کی ممانعت ۱۱۲
سرگوشی سے احتراز ۱۱۳
غصے کو پی جانا ۱۱۶
لعن وطعن سے باز رہنا ۱۱۶
الزام تراشی کی ممانعت ۱۱۷
بات کی تحقیق کرنا ۱۱۸
ادائے امانت کا حکم ۱۱۸
ایفائے عہد کا حکم ۱۲۰
آپس میں مشاورت ۱۲۲
دوسروں کو ترجیح دینا ۱۲۲

Marfat.com

تمام انسان برابر ہیں ۱۲۳

اسلامی طرزِ معاشرت

علم وحکمت ۱۲۴
طہارت وپاکیزگی ۱۲۶
آدابِ گفتگو ۱۲۷
آدابِ مجلس ۱۲۹
والدین کے حقوق ۱۳۰
رشتہ داروں سے سلوک ۱۳۳
یتیموں اور مسکینوں کے حقوق ۱۳۵
پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ ۱۳۷
مقروض تنگدستوں سے سلوک ۱۳۸
اتفاق واتحاد ۱۳۹
عزت کا معیار، تقویٰ ۱۴۰
لوگوں کی خدمت کی ترغیب ۱۴۱
نیکی کے کاموں میں سبقت ۱۴۳
شرعی قوانین کا نفاذ ۱۴۴
نظام عدالت ۱۴۴
معاشرتی اُمور میں عدل ۱۴۵
عائلی زندگی میں عدل ۱۴۷
عدالتی معاملات میں عدل ۱۴۸
رشوت ستانی کی ممانعت ۱۵۰
چوری وڈاکہ کی ممانعت ۱۵۰
شراب وجُوا کی ممانعت ۱۵۱
امن وسلامتی ۱۵۲
احسان اور اس کی جزا ۱۵۳
احسان جتلانے کی ممانعت ۱۵۴
مقروض وحاجت مندوں سے
احسان ۱۵۵
اہلِ خانہ سے احسان ۱۵۶
اہلِ خانہ کی تربیت ۱۵۷
اہلِ خانہ کے لیے دُعا ۱۵۸
خاوند اور بیوی کا سلوک ۱۵۹
نظامِ تعلیم ۱۶۰
اہلِ علم کی فضیلت ۱۶۰
علم میں اضافہ کی دُعا ۱۶۲
علم پر عمل کرنا ۱۶۲
عالم بے عمل کی مثال ۱۶۳
مسجد کی اہمیت ۱۶۳
نظامِ تبلیغ ۱۶۴
انفرادی واجتماعی تبلیغ ۱۶۵
اُصولِ تبلیغ ۱۶۶
باہمی تعاون وامداد ۱۶۷
صلہ رحمی وقطع رحمی ۱۶۷
ہمسایوں سے سلوک ۱۶۹
مذہبی حقوق ۱۷۰

Marfat.com

سیاسی حقوق ۱۷۰
معاشی حقوق ۱۷۱

امارت وحکومت

حاکم مطلق۔ اللہ کی ذات ۱۷۲
حاکمیت کا معیار دولت نہیں ۱۷۳
حکومت کرنے کے اصول وضوابط ... ۱۷۴
حاکم وامیر کی اطاعت ۱۷۷
اجتماعی کام میں حاکم سے اجازت ... ۱۷۸
فیصلہ احکامِ الٰہی ونبوی ﷺ کے
مطابق ۱۷۸
جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ نہ
کرے ۱۸۰
انسان اللہ کا خلیفہ ہے ۱۸۱
خلافتِ ارضی کے وارث ۱۸۲
اللہ ہی اقتدار دیتا اور چھینتا ہے ۱۸۳

زہد وقناعت

دُنیا کی حقیقت ۱۸۴
دُنیا سے بے رغبتی ۱۸۵
رزق اللہ ہی کے ذمہ ہے ۱۸۷
نفس اور خواہش نفس ۱۸۸
مال کی حرص باعث ہلاکت ۱۸۹
مال ودولت کی آزمائش ۱۸۹
کنجوسی اور فضول خرچی ۱۹۱
اعتدال اور میانہ روی ۱۹۲
دستِ سوال دراز کرنے کی ممانعت .. ۱۹۳
تقویٰ کی اہمیت ۱۹۴
صبر کی فضیلت ۱۹۵
اللہ پر توکل وبھروسہ ۱۹۷
شکر گزاری کی اہمیت ۱۹۹

حلال وحرام

تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں ۲۰۱
حرمات کی تفصیل کا بیان ۲۰۱
پاک چیزیں حلال اور ناپاک حرام
ہیں ۲۰۲
چار حرام اصناف کا ذکر ۲۰۲
جو جانور اور ذبیحے حرام ہیں ۲۰۳
شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حلال
ہے ۲۰۴
بحری جانوروں کی حلت کا بیان ۲۰۴
اللہ کے نام کی چیز حلال ہے ۲۰۵
غیر اللہ کے نام کی چیز حرام ہے ۲۰۵
اہلِ کتاب کا کھانا حلال ہے ۲۰۶
شراب، جوا، فال اور پانسے کی حرمت ۲۰۷

Marfat.com

مضر اشیاء کی حرمت کا بیان ۲۰۸
گھر، لباس اور زینت کی حلت ۲۰۹
تجارت اور روزی کمانے کی حلت
کا بیان ۲۱۱
حلال کو حرام کرنے کی ممانعت ۲۱۳
زنا کی حرمت کا بیان ۲۱۳
اغلام بازی کی حرمت ۲۱۴
بدنظری کی حرمت ۲۱۴
والدین سے بدسلوکی کی حرمت ۲۱۵
والدین کی نافرمانی کے جواز کی
صورت ۲۱۶
ناحق قتل کی حرمت ۲۱۷
رشوت کی حرمت ۲۱۸
سود کی حرمت ۲۱۹
اسراف وتبذیر کی حرمت ۲۲۰

عائلی قوانین

نکاح کا حکم اور تعدد ازواج ۲۲۲
مشرکہ عورت سے نکاح ۲۲۳
جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ۲۲۳
منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح
جائز ہے ۲۲۵
بحالت حیض جماع کی ممانعت ۲۲۶
رمضان کی راتوں میں عورت سے
جماع ۲۲۶
طلاق کے مدارج ۲۲۷
مطلقہ کی عدت ۲۲۸
پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنا ۲۲۹
چھونے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے
طلاق ۲۲۹
بیوہ کی عدت اور دوسرا نکاح ۲۳۰
نکاح کے لیے اشارے سے پیغام
دینا ۲۳۰
خاوند کی وفات کے بعد عورت کے
لیے وصیت ۲۳۱
عدت میں طلاق دینے کا حکم ۲۳۲
حاملہ اور بوڑھی عورتوں کی عدت ۲۳۲
نان ونفقہ اور دودھ خرچ باپ کے ذمہ
ہے ۲۳۳
حمل اور دودھ پلانے کی مدت ۲۳۴
میاں بیوی کے درمیان صلح ۲۳۴
میاں بیوی کی صلح کرانے کا طریقہ .. ۲۳۵
تعدد ازواج میں ایک طرف عمداً جھکاؤ
کی ممانعت ۲۳۵
ایلاء اور اس کی مدت ۲۳۶
لعان اور اس کی کیفیت ۲۳۶

Marfat.com

ظہار اور اس کا کفارہ ۲۳۷
نافرمان اور سرکش بیوی کا علاج ۲۳۸
خاوند اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور کو نہ
دیکھے ۲۳۹
پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے
ہیں ۲۴۰
میاں بیوی کی آپس میں محبت ۲۴۰
بیوی کا خاوند کے ساتھ جنت میں
داخلہ ۲۴۱

قانونِ تحفظِ عفت وعصمت

پردے کا حکم ۲۴۲
عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم ۲۴۲
بات میں نرمی کی ممانعت ۲۴۳
پاؤں مار کر چلنے کی ممانعت ۲۴۳
نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ۲۴۴
بے پردگی کی حرمت ۲۴۴
بعض عورتوں کے لیے بے پردگی کا
جواز ۲۴۵
بعض مردوں سے پردے کا استثناء .. ۲۴۶
بناؤ سنگھار کی حرمت ۲۴۷
فواحش سے اجتناب کا حکم ۲۴۷
گھروں میں داخلہ کے لیے طلبِ
اجازت ۲۴۸
پاک دامن عورتوں پر بہتان کی
سزا ۲۴۹
مومنین کی صفات ۲۴۹

اصولِ دعوت وتبلیغ

دعوت وتبلیغ، اہم فریضہ ۲۵۱
حکمت ونصیحت سے دعوت دینا ۲۵۲
تبلیغ میں نرمی ہو ۲۵۳
عملی نمونہ پیش کیا جائے ۲۵۳
سائل کی راہنمائی کرنا ۲۵۴
جس کا علم نہ ہو وہ بات نہ کہے ۲۵۴
سختی سے کام لینے کی ممانعت ۲۵۵
بُرا بھلا کہنے کی ممانعت ۲۵۵
لوگوں کی باتوں پر صبر کرنا ۲۵۶
کوشش جاری رکھنا ۲۵۶

جہاد وقتال

مسلمانوں کو جہاد وقتال کا حکم ۲۵۷
نبی ﷺ کو جہاد وقتال کا حکم ۲۵۹
کفار کے مقابلہ کے لیے بھرپور تیاری
کا حکم ۲۵۹
مومنوں کو قتال کی ترغیب دلانے

Marfat.com

کا حکم ۲۶۰
کفر کے اماموں سے قتال کا حکم ۲۶۱
مظلوموں کی مدد کے لیے قتال ۲۶۱
شیطان کے دوستوں سے قتال ۲۶۲
اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب
دے گا ۲۶۲
جزیہ کی ادائیگی تک قتال کا حکم ۲۶۳
ہر حال میں جہاد کے لیے نکلو ۲۶۳
قتال نہ کرنے پر سرزنش ۲۶۴
مال وجان کے بدلے جنت کا سودا ... ۲۶۴
مجاہدین کی صفات ۲۶۵
مجاہدین کے فضائل ۲۶۵
مجاہدین کے لیے اجر وثواب ۲۶۷
جہاد کے آداب ۲۶۷
نبی ﷺ کی دعا اور نزولِ نصرت ۲۶۹
اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد ۲۷۰
فرشتوں کے ذریعے مدد ۲۷۰
عہد شکنی اور عہد توڑنے والوں کا حکم .. ۲۷۱
پناہ مانگنے والوں کا حکم ۲۷۱
مالِ غنیمت کا حکم ۲۷۲
حرمت کے مہینوں میں قتال کی
ممانعت ۲۷۳
جہاد نہ کرنے پر وعید ۲۷۳

امن وسلامتی

اُخوت کا درس ۲۷۵
فتنہ وفساد کی ممانعت ۲۷۵
فساد برپا کرنے والے پر لعنت ۲۷۷
ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی مدد ۲۷۷
ناحق قتل کی ممانعت ۲۷۸
ایک کا قتل ساری انسانیت کا قتل ۲۷۹
فساد پھیلانے والے کی سزا ۲۸۰
عباد الرحمٰن کی صفات ۲۸۰
خودکشی پر وعید ۲۸۱
قتلِ عمد کی سزا ۲۸۲
قتلِ خطا کی دیت ۲۸۳
قصاص کی فرضیت ۲۸۴
ہر ہر عضو میں قصاص ہے ۲۸۵
قصاص میں زندگی ہے ۲۸۵

ایمان اور اہلِ ایمان

اہلِ ایمان کون ہیں؟ ۲۸۶
مومنین کے اوصافِ جمیلہ ۲۸۷
ایمان والوں پر اللہ کے انعامات ۲۸۹
مومن کے لیے اجر وثواب ۲۹۱
مومنین کو عبادت کا حکم ۲۹۳

Marfat.com

نماز قائم کرنے اور خرچ کرنے کی تلقین ۲۹۳
ذکرِ الٰہی اور صدقات کا حکم ۲۹۳
اہلِ ایمان کو سچی توبہ کا حکم ۲۹۴
عدل وانصاف اور سچی گواہی کی تاکید ۲۹۵
اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین ۲۹۶
مومنین کو ایفائے عہد کا حکم ۲۹۷
دو گروہوں میں صلح کروانے کا حکم ۲۹۷
اہلِ ایمان کو آخرت کی تیاری کی تلقین ۲۹۸
مومنین کو پند ونصائح ۲۹۹
مومنین کی دُعائیں ۳۰۳
اہلِ ایمان کے لیے نفع بخش تجارت ۳۰۵
مومنین کی کامیابی اور کفار کی بربادی ۳۰۶

قیامت اور منکرینِ قیامت

قیامت کے آنے میں کچھ شک نہیں ۳۰۸
قیامت بالکل قریب ہے ۳۰۹
قیامت کا مقررہ وقت ۳۱۰
قیامت کے دن کی مقدار ۳۱۱
قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے ۳۱۱
قیامت کی علامات ۳۱۳
قیامت کے احوال ومناظر ۳۱۷
روزِ قیامت مومنین اور کفار کا حال ۳۲۳
انسان کے خلاف جسمانی اعضاء کی گواہیاں ۳۲۶
ہر نفس اپنا بوجھ خود اٹھائے گا ۳۲۷
کوئی کسی کو کچھ فائدہ نہ دے گا ۳۲۷
اس دن کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا ۳۲۸
منکرینِ قیامت کا انجام ۳۲۹

جنت اور اہلِ جنت

جنت ہی سب سے بہتر مقام ہے ۳۳۱
جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ۳۳۲
نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرنے والے ۳۳۳
حدود اللہ کی پاسداری کرنے والے ۳۳۴
جو کبائر وصغائر سے توبہ کرلیں ۳۳۴
مومنین اور مومنات ۳۳۵
متقین کے لیے انعامات ۳۳۶
مجاہدین اور شہداء پر انعامات ۳۳۷
جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ ۳۳۹
یہود ونصاریٰ کی خوش فہمیاں ۳۴۰
مومنوں کا اصل مقام ہمیشگی کی جنت ہے ۳۴۰
اہلِ جنت کی تحمید وتسبیح ۳۴۲

Marfat.com

جنتیوں کو فرشتوں کا سلام ۳۴۴
جنتیوں پر انعامات وعنایات ۳۴۵
جنت کے پُرکیف مناظر ۳۴۹

جہنم اور اہلِ جہنم

کافروں کا عبرتناک انجام ۳۵۸
اہل کتاب کی خوش فہمی ۳۵۹
جنہوں نے کفر وتکذیب کی ۳۶۰
جو حالتِ کفر میں ہی مرجائے ۳۶۱
جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا ۳۶۳
مشرکین کا انجام ۳۶۳
منافقین کا انجام ۳۶۴
مرتدین کا انجام ۳۶۶
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ... ۳۶۷
توہینِ رسالت کے مرتکبین کی سزا ... ۳۶۹
اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے
والے ۳۷۱
قرآن سے روگردانی کرنے والے .. ۳۷۳
مساجد سے روکنے والے ۳۷۴
نماز نہ پڑھنے والوں کی سزا ۳۷۵
حدود اللہ سے تجاوز کرنے والے ۳۷۶
جنہوں نے دین کو کھیل تماشا
بنالیا ۳۷۶
جو دین پر عزت کو ترجیح دے ۳۷۷
دنیا کی زینت چاہنے والے ۳۷۷
مال ودولت کے حریص لوگ ۳۷۸
سود کھانے والوں کا انجام ۳۸۰
جب کفار کو جہنم کے سامنے لایا جائے
گا ۳۸۰
کافروں کے لیے عارضی ڈھیل ۳۸۱
کافروں کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے جہنم
ہے ۳۸۱
مال اور اولاد کچھ کام نہ آئیں گے ۳۸۳
کافروں کا جہنم سے کسی صورت چھٹکارا
ممکن نہیں ۳۸۴
جہنم کی ہولناکیاں اور عبرتناک
سزائیں ۳۸۵

قصص وواقعات

قصص وواقعات ۴۰۲
حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ ۴۰۲
ہابیل اور قابیل کا قصہ ۴۰۵
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ ۴۰۶
حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی کا قصہ ۴۰۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ۴۱۰
حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ۴۱۶

Marfat.com

بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ ۴۲۳
حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ ۴۲۵
اصحابِ کہف کا قصہ ۴۲۸
حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا
واقعہ ۴۳۱
حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا
قصہ ۴۳۵
حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ ۴۳۹
حضرت لقمان علیہ السلام کا قصہ ۴۴۲
اصحاب الفیل کا قصہ ۴۴۴

قرآنی دُعائیں

آیت الکرسی ۴۴۸
قبولیتِ عمل کی دُعا ۴۴۸
دُنیا اور آخرت کی بہتری کی دُعا ۴۴۹
صبر و استقامت کی دُعا ۴۴۹
بخشش اور مدد طلب کرنے کی دُعا ۴۴۹
ہدایت و رحمت کی دُعا ۴۴۹
گناہوں کی بخشش کی دُعا ۴۵۰
نیک اولاد کے حصول کی دُعا ۴۵۰
ثابت قدمی اور مدد کی دُعا ۴۵۰
حصولِ مراد کی دُعا ۴۵۰
نیک موت کے حصول کی دُعا ۴۵۱
ظالموں سے نجات کی دُعا ۴۵۱
طلبِ رزق کی دُعا ۴۵۱
حصولِ رحمت و مغفرت کی دُعا ۴۵۱
اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے
لیے دُعا ۴۵۲
والدین کے لیے رحمت کی دُعا ۴۵۲
کام میں آسانی کی دُعا ۴۵۲
شرح صدر کی دُعا ۴۵۲
علم میں اضافہ کی دُعا ۴۵۳
بیماری سے شفاء کی دُعا ۴۵۳
مشکل سے نجات کی دُعا ۴۵۳
شیطانی حملوں سے بچنے کی دُعا ۴۵۳
رحم و مغفرت کی دُعا ۴۵۳
عذابِ جہنم سے بچنے کی دُعا ۴۵۴
اہلِ خانہ کے لیے نیکی کی دُعا ۴۵۴
طلبِ مغفرت کی دُعا ۴۵۴
ظلم سے نجات کی دُعا ۴۵۴
خلاصیٔ غم پر شکر کی دُعا ۴۵۴
سفر کی دُعا ۴۵۵
بغض و کینہ سے محفوظ رہنے کی دُعا ۴۵۵
کفار کے ہاتھ آنے سے بچنے کی دُعا ۴۵۵
تکمیلِ نور کی دُعا ۴۵۶
حصولِ جنت کی دُعا ۴۵۶

Marfat.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Marfat.com

قرآنِ کریم

قرآن لاریب کتاب:

قرآنِ کریم منزل من اللہ کتب میں سے آخری کتاب ہے جسے پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا گیا۔ اس کے لاریب ہونے میں بھی کوئی ریب نہیں ہے، کیونکہ بے شمار مقامات پر خود قرآن نے اپنے مخالفین کو چیلنجز کیے ہیں کہ اگر تمہیں ذرا بھی شک ہو تو اس جیسی کوئی کتاب یا سورت لانا تو درکنار ایک آیت ہی لا کر دکھاؤ اور پھر دیکھتے ہیں کہ تم اپنے موقف میں کس قدر صداقت رکھتے ہو؟ لیکن ان کی طرف سے سوائے بے بسی کے اور کچھ جواب نہ تھا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ قرآن نے تاقیامت اپنے خلاف بدگوئی کرنے والوں کی زبانوں پر مہر ثبت کر دی کہ تم ایسا کر سکے ہو اور نہ ہی کر سکو گے، البتہ اپنی اس دریدہ دہنی کے باعث اپنے لیے عذابِ نار کا سامان ضرور کر رہے ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲)

"اس کتاب میں کچھ شک نہیں ہے (اور یہ کتاب) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔"

اسی سورت کے اگلے مقام پہ یوں فرمایا:

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(البقرۃ:۲/۲۳، ۲۴)

Marfat.com

"اور اگر تم شک میں مبتلا ہو تو اس جیسی ایک سورت ہی لے آؤ، خواہ (اس کام کے لیے) تم ماسوائے اللہ کے، اپنے سبھی ہم خیال لوگوں کو بلا لاؤ، اگر تم سچے ہو (تو ایسا کر کے دکھاؤ)۔ سو اگر تم ایسا نہ کر سکے، بلکہ تم کر بھی نہیں سکو گے، تو اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے (اور وہ آگ) نہ ماننے والوں کے لیے ہی تیار کی گئی ہے۔"

قرآن کی حقانیت:

قرآن کی حقانیت اوّلاً تو اسی بات سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے نازل شدہ الہامی کتب میں بھی اس کی خبر دی ہے، ثانیاً یہ کہ قرآن نے اپنے مخالفین کو اپنے حق نہ ہونے کے ثبوت لانے پر چیلنجز کیے، جن کے جواب دینے سے وہ عادی رہے اور ثالثاً یہ کہ ابتدائے کائنات سے لے کر روزِ قیامت تک پیش آمدہ تمام امور و مسائل کا حل قرآنِ کریم میں اجمالاً یا تفصیلاً کسی نا کسی طرح موجود ہے۔ جس بناء پر اس کتاب کی تکذیب کرنا گویا آفتابِ نیم روز کی روشنی کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب کی حقانیت کے بے شمار ثبوت دیے ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾﴾ (یونس: ۱۰/ ۹۴، ۹۵)

"پھر اگر آپ اس کی طرف سے شک میں ہوں جس کو ہم نے آپ کے پاس بھیجا ہے، تو آپ ان لوگوں سے پوچھ لیجیے جو آپ سے پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ یقیناً آپ کے پاس آپ کے رب کی جانب سے سچی کتاب آئی ہے، آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور نہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، کہیں آپ خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِيْٓ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ

Marfat.com

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الرعد:۱۳/۱)

"یہ قرآن کی آیات ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔"

اسی طرح ارشاد ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝﴾

(الشعراء:۲۶/ ۱۹۲ تا ۱۹۶)

"یقیناً یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔ اسے جبریل امین لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ واضح عربی زبان میں ہے اور اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی اس (قرآن) کا تذکرہ ہے۔"

قرآن کی حقانیت کا ایک مقام پہ یوں بھی ذکر فرمایا:

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝﴾ (السجدۃ:۳۲/۳)

"کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔"

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝﴾ (سبا: ۳۴/۶)

"اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ غالب حمد والے کے راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔"

Marfat.com

اسی ضمن میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"ہر نبی کو کچھ نشانیاں عطا کی گئی ہیں جن پر ہر انسان یقین رکھتا ہے اور جو نشانی مجھے عطا کی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمائی ہے۔"

(بخاری مع الفتح: ۸/ ۶۱۹)

قرآن کی صداقت:

قرآن کی سچائی پر یقین رکھنا تقاضائے ایمان ہے، لیکن یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی نہ صرف اس کے ماننے والے بلکہ اس پر ایمان نہ لانے والے بھی تکذیب نہ کر سکے اور ان کے لیے اس کی تصدیق کرنا ناگزیر ہو گیا جیسا کہ آپ نے مقدمۂ کتاب میں ملاحظہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآنِ کریم میں اسی کی شہادت دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۶۶)

"جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا ہے اس کی بابت خود اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اسے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ ہی بطور گواہ کافی ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۸۲)

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔"

ایک مقام پہ یوں ارشاد ہے:

﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت: ۲۹/ ۴۹)

"بلکہ یہ (قرآن) تو واضح آیات ہیں جو اہلِ علم کے سینوں میں محفوظ ہیں، ہماری آیتوں

Marfat.com

کا منکر ظالموں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جھگڑا کرنے کی وجہ سے تباہ ہوئے۔ (شعب الایمان للبیہقی: ۲/۴۱۷)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اُس مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فساد ڈالنے یا لوگوں کو گمراہ کرنے کی نیت سے کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا ہے، البتہ تحقیقِ مطالب اور تفہیمِ احکام کے لیے درست ہے۔

قرآن کتاب ہدایت:

مسلمانوں کے عروج وزوال کا سبب قرآنِ کریم ہے۔ جو قوم قرآن کو راہنما بنا لیتی ہے وہ ہر معاملہ میں ہدایت وراہنمائی اور رفعت وعروج حاصل کرتی ہے لیکن جو قوم قرآن سے کنارہ کشی اختیار کر لیتی ہے اور اسے راہنما بنانے کی بجائے پس پشت ڈال دیتی ہے تو وہ دُنیا میں بھی ذلت ورسوائی کا منہ دیکھتی ہے اور آخرت میں بھی عذاب وعقاب سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اس لیے اپنی دُنیا وآخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کے لیے قرآن کو ہی دستورِ حیات بنانا چاہیے۔ اسی طرح مذہبی ومسلکی معاملات اور دینی وشرعی احکام ومسائل میں بھی بجائے اپنی ہی آراء پیدا کرنے کے قرآن کو اور اس کی تشریح وتفسیر میں حدیث کو ہی ماخذ سمجھنا چاہیے، کیونکہ ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل قرآن وسنت میں موجود نہ ہو، تو جب ہمارے تمام طرح کے مسائل قرآن وسنت سے ہی حل ہو سکتے ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے کہ انہیں چھوڑ کر کسی اور کو دلیل بنایا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (النحل: ۱۶/۶۴)

Marfat.com

"اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔"

قرآن کتابِ نصیحت:

قرآن فقط احکام و مسائل یا معاملاتِ زندگی میں راہنمائی ہی نہیں کرتا، بلکہ انسان کی اصلاحِ نفس کے لیے اسے پند و نصائح بھی کرتا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف خوشگوار طریقے سے زندگی بسر ہو سکتی ہے، بلکہ عنداللہ سرخرو ہو کر فلاح و کامرانی سے بھی ہمکنار ہوا جا سکتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: ۷/۲)

"یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لیے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعے سے (لوگوں کو) ڈرائیں، سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور یہ مومنین کے لیے نصیحت ہے۔"

ایک مقام پہ یوں ارشاد ہے:

﴿ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝ ﴾ (صٓ: ۳۸/۸۷، ۸۸)

"یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراپا نصیحت ہے، یقیناً تم اس کی نصیحت کو کچھ ہی وقت کے بعد جان لو گے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (یٰسٓ: ۳۶/۶۹، ۷۰)

"نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ ہی یہ اس کے لائق ہے، وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے تاکہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت

Marfat.com

ہو جائے۔"

قرآن کتابِ رحمت و برکت:

قرآن جہاں معاملاتِ زندگی میں راہنما کی حیثیت رکھتا ہے، وہاں انسان کے معاش و معاشرت میں بھی رحمت و برکات کا موجب ہے۔ اس سے تعلق جوڑنا انسان کے لیے حسن معاشرت اور بہتر معاش کا ضامن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/ ۶۴)

"اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (لقمان:۳۱/ ۲، ۳)

"یہ حکمت سے بھری کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور سراپا رحمت ہیں۔"

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/ ۹۲)

"اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، تاکہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس کے لوگوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہی اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور

Marfat.com

اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے) ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ وہ بادل جب بھی اس کے قریب ہوتا تو گھوڑا اسے دیکھ کر (ڈرتے ہوئے) اچھلنے لگتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ)). *

"یہ سکینت (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص رحمت) تھی، جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے تجھ پر نازل ہوئی تھی۔"

پرہیزگاروں کے لیے بشارت:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے حال پر ہی نہیں چھوڑ دیتا، بلکہ انہیں کامیابی و ناکامی کی راہیں بتلا کر کامیابی کی راہ پر چلنے کی ترغیب اور ناکامی سے بچنے کی نصیحت فرماتا ہے تاکہ اس کا کوئی بندہ موردِ عذاب نہ ٹھہرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے سے اس قدر محبت رکھتا ہے کہ جتنا اس کا بندہ اس کی قدر بھی نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۚ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝﴾

(مریم ۱۹: ۹۷/۹۸)

"ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعے سے میرے پرہیزگار بندوں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائے۔ ہم نے اس سے

---

* صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ کہف، ح: ۵۰۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن، ح: ۷۹۵

Marfat.com

پہلے بہت سی جماعتیں تباہ کر دیں، کیا ان میں سے ایک کی بھی آہٹ کو تو پاتا ہے یا ان کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے۔"

قرآن کتاب شفاء ہے:

قرآنِ کریم انسان کی روحانی اور جسمانی تمام امراض کے لیے شفا کا ایک اکسیر نسخہ ہے۔ اس پر عمل کرنے سے مسلمان کی دینی و روحانی اصلاح ہوتی ہے اور اسے پڑھنے سے اخلاقی و جسمانی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۸۲)

"یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو (بجز) نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔"

پھر فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (یونس: ۱۰/ ۵۷)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت (قرآن) آئی ہے جو دلوں کی کدورتوں کے لیے شفا ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔"

ایک صحابیہ کو کسی بیماری نے آلیا تو نبی ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللهِ)). ❁

"اس کا کتاب اللہ (یعنی قرآن) کے ذریعے علاج کرو۔"

قرآن معزز کتاب ہے:

جو کتاب اپنے پڑھنے اور ماننے والوں کو عزت و رفعت اور عروج و ترقی سے ہمکنار کر

❁ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ۱۰/ ۲۰

Marfat.com

سکتی ہے تو وہ خود کس قدر جاہ وعظمت اور عزت وحشمت کا محور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ہر فرمان ہمارے لیے حجت ہے لیکن بغرض اہمیت اللہ تعالیٰ نے بھی قسم اٹھا کر فرمایا ہے:

﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾﴾ (الواقعہ: ۵۶/۷۵ تا ۷۸)

"میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ یقیناً یہ قرآن بڑی عزت والا ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔"

سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ)). ✿

"قرآنِ کریم میں مہارت رکھنے والا شخص معزز اور مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔"

قرآن نہایت آسان ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾﴾ (القمر: ۵۴/۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

"اور یقیناً ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾﴾ (الدخان: ۴۴/۵۸)

"ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔"

✿ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ عبس، ح: ۴۹۳۷۔

Marfat.com

صاحب قرآن ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے:

((اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیهِ، وَهُوَ عَلَیهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ)). ❶

"جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔"

مذکورہ حدیث قرآن کی قراءت کے بارے میں ہے اور یہ دوگنا اجر اس شخص کے لیے ہے جو کسی عذر کی بناء پر قرآن کو صحیح طور پر نہ پڑھ سکے۔ بصورتِ عموم جس طرح اس کی قراءت کرنا نہایت آسان ہے اسی طرح اس کے معانی ومطالب کا فہم حاصل کرنا بھی انتہائی سہل ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت کی وجہ:

اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں پر رمضان المبارک کو خاص فضیلت عطا فرمائی ہے اور پھر رمضان المبارک میں بھی تمام راتوں میں سے افضل واشرف لیلۃ القدر کو قرار دیا ہے۔ اس شرف و فضیلت کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں اپنے مقدس کلام کو نازل فرمایا تھا اور اسی وجہ سے سال بھر کی کوئی بھی رات اس کے پایہ مرتبت کو نہیں پہنچ سکتی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف اس ایک رات کی عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر گردانا ہے، یہ شان اس رات کو صرف قرآن ہی کے بدولت حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۳ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۴ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۵ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۶﴾ (القدر: ۹۷/۱ تا ۵)

"یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا اور تجھے کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اس میں (ہر کام) کے سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی والی ہے اور یہ فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الماھر بالقرآن ..... الخ، ح ۷۹۸

Marfat.com

قرآن کی قراءت کا حکم:

انسانی نفس کی فرحت اور دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں پنہاں ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہترین اور اعلیٰ ترین صورت ہے۔ بفرمانِ نبوی ﷺ قرآن کے ایک حرف پر دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ تو اپنے نامہ اعمال میں نیکیوں کا انبار لگانے کے لیے تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت:۲۹/۴۵)

"جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کیجیے، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تم جو کچھ کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ؕ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (مزمل:۷۳/۲۰)

"سو تم بآسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو، جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهِ)). [1]

"قرآن پڑھا کرو، کیونکہ قیامت کے دن یہ (قرآن) اپنے (پڑھنے والے) ساتھیوں کی سفارش کرے گا۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، ح:۸۰۴.

Marfat.com

اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

((مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَارِيْحَ لَهَا)). ✿

"اس فاجر شخص کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے کہ جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔"

قرآن کی قراءت کے آداب:

قرآن چونکہ الہامی اور مقدس کتاب ہے اس لیے اسے دیگر کتابوں سے ممتاز اور جدا گانہ مقام و مرتبہ دینا چاہیے اور اس کی قراءت بلکہ چھونے تک کے آداب مقرر ہیں، جنہیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہاں قرآنِ کریم میں مذکور تین آدابِ تلاوت بیان کیے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝﴾ (الواقعہ: ۵۶/ ۷۹ تا ۸۱)

"اس (قرآن) کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں (کیوں کہ) یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، پس کیا تم اس بات کو معمولی سمجھ رہے ہو۔"

اسی ضمن میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے کہ:

((لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ)). ✿

"قرآن کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔"

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ سو رہے تھے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو اپنی آنکھوں کو ہاتھ سے صاف کیا اور سورۃ آل عمران کی

✿ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قراءۃ الفاجر والمنافق....، ح: ۷۵۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلۃ حافظ القرآن، ح: ۷۹۷.

✿ مؤطا، کتاب النداء للصلاۃ، باب الامر بالوضوء لمن مس المصحف.

Marfat.com

آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور پھر اٹھے اور نماز کے لیے وضوء کیا۔ ❁

مذکورہ دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ بے وضو شخص قرآن کو چھوئے بغیر زبانی تلاوت کرسکتا ہے، البتہ قرآن کو پکڑ نہیں سکتا، قرآن کو چھونے کے لیے وضو ضروری ہے۔

دوسرا ادب اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۹۸تا۱۰۰)

"سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر، ایمان والوں اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں پر تو اس کا زور چلتا نہیں ہے البتہ اس کا غلبہ ان لوگوں پر یقینی ہوتا ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائیں۔"

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی قراءت کرنے سے پہلے ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ ❁

اور تیسرے ادب کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾

(الاعراف:۷/۲۰۴)

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموشی سے سنا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

ایک عظیم معجزہ:

قرآن ایک عظیم معجزہ ہے، اس کا سب سے بڑھ کر تو یہی اعجاز ہے کہ از نزول تا قیامت اس کی مثال لانے سے سب قاصر رہے اور پھر یہ ایسی کتاب ہے کہ جو اپنے قاری اور عامل کی

❁ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب قراءۃ القرآن بعد الحدث وغیرہ، ح:۱۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، ح:۷۶۳۔

❁ مسند احمد۔

Marfat.com

زندگی میں انقلاب برپا کردیتی ہے، اسے عروج ورفعت سے ہمکنار کرتی ہے اور اس کو دنیوی فلاح و کامرانی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کی اخروی زندگی میں بھی سرخروئی سے ہمکنار کرتی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾

(یونس:۱۰/۳۷تا۳۹)

"اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر ہی گھڑ لیا گیا ہو بلکہ یہ تو (ان کتابوں کی) تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے (نازل) ہو چکی ہیں اور کتاب (یعنی احکام ضروریہ) کو تفصیل بیان کرنے والا ہے۔ اس میں کوئی بات شک کی نہیں (اور یہ) رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورت لا کر دکھاؤ اور اللہ کے سوا جنہیں تم بلا سکو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کو وہ اپنے احاطہ علم میں ہی نہیں لائے اور ان کو اس کا اخیر نتیجہ نہیں ملا اور جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو دیکھ لیجئے ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔"

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

ہر نبی کو معجزے عطا کیے گئے جنہیں دیکھ کر (اس کی قوم کے) لوگ ایمان لاتے تھے اور میرا معجزہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی ہے، اور میں اُمید کرتا ہوں کہ روزِ قیامت سب سے زیادہ پیروکار میرے ہی ہوں گے۔ ❁

❁ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا ... الخ، ح:۱۵۲.

Marfat.com

قرآن کی تلاوت سن کر جنات کا ایمان لانا:

قرآن صرف انسانوں کے لیے ہی سرچشمہ رشد وہدایت نہیں ہے، بلکہ جنات نے بھی جب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے تلاوت قرآن سنی تو ان پر سحر آفرینی کی سی حالت طاری ہوگئی اور وہ بے ساختہ پکار اٹھے کہ یہ عجیب کلام مخلوق میں سے کسی کا کارنامہ نہیں ہوسکتی۔ ضرور یہ منزل من اللہ ہوگی، جس نے ہماری کایہ ہی پلٹ کر رکھ دی اور پھر وہ ایمان لے آئے۔

اسی کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴾ (الجن: ۷۲/ ۱، ۲)

"(اے پیغمبر ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے اور اب ہم ہرگز اپنے رب کا کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا تو ہم نے آپ کو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا لیکن آپ ہمیں کہیں نہ ملے۔ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ کو جن اُڑا لے گئے یا کسی نے چپکے سے مار ڈالا ہے (اسی فکر میں) ہم نے رات نہایت برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ ﷺ حراء کی طرف سے آرہے ہیں، ہم نے عرض کیا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کو ہم نے آپ کو گم پایا اور جب تلاش کے باوجود بھی آپ نہ ملے تو ہم نے بڑی پریشانی میں رات بسر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تھا تو میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ ❁

❁ صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب قراءۃ النبی القرآن علی الجن، ح ۴۴۹.

Marfat.com

جنات کا اپنی قوم کو دعوت دینا:

جنوں کی اس جماعت نے جب قرآن کو رشد و ہدایت کا محور پایا تو نہ صرف خود ایمان لے آئے بلکہ اپنی قوم کو بھی اس پر ایمان لانے کی دعوت دی، تاکہ وہ بھی حلقہ بگوش اسلام ہو کر عقابِ الٰہی سے بچ جائیں اور رحمتِ الٰہی کے حق دار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (الاحقاف:۴۶/۲۹تا۳۲)

"اور (یاد کرو) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ پھر جب (قرآن پڑھ لیا گیا اور) مکمل ہو چکا تو اپنی قوم کو (اس سے) آگاہ کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، جو حق اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ (کہنے لگے) اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والوں کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں (کہیں بھاگ کر) اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"

قرآن کی پیروی نجات کا سبب:

دنیوی فلاح و ترقی کے علاوہ اخروی نجات بھی اتباعِ قرآن ہی سے مشروط ہے اس

Marfat.com

لیے قرآن کو دستورِ حیات بنا کر تمام تر معاملات کا حل قرآن ہی میں ڈھونڈنا چاہیے اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنے لیے نجات و مغفرت کا سامان کرنا چاہیے۔ کیونکہ اتباعِ قرآن سببِ نجات اور اعراضِ قرآن باعثِ عذاب ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(الزمر: ۳۹/ ۵۵ تا ۵۹)

"اور پیروی کرو اس بہترین چیز (قرآن) کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ۔ (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے: ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی، بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔ یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا۔ یا عذاب کو دیکھ کر کہے کہ کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا (ممکن) ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔ کیوں نہیں! یقیناً تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تُو تھا ہی کافروں میں سے۔"

رسولِ گرامی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)). [1]

یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب (پر عمل کرنے) کے ذریعے بہت ساری قوموں کو رفعت و

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن، ح: ۸۱۷.

Marfat.com

بلندی عطا فرماتا اور اسی کتاب (پر عمل نہ کرنے) کی وجہ سے بہت ساری قوموں کو ذلیل وسوا کر دیتا ہے۔

سماعِ قرآن سے اہلِ ایمان کی حالت:

انسان جس شخص سے محبت کرتا ہے تو اس سے باتیں کرنا اور اس کی باتیں سننا اسے دیگر تمام کاموں سے زیادہ پسندیدہ لگتا ہے اور وہ گھنٹوں اس میں مصروف رہنے کے بعد بھی اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا، بعینہٖ مومن کی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس سے گفت وشنید کے لیے قرآن کی تلاوت کرتا اور سنتا ہے، تو وہ بھی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کو پسند کرتا ہے تاکہ وہ اپنے محبوب یعنی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی کیفیت میں رہے اور مومن کو بھی اس سے بڑھ کر کوئی کام اچھا نہیں لگتا۔

اللہ تعالیٰ اسی کے متعلق فرماتا ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۲۳)

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ملتی جلتی اور دوہرائی جانے والی آیات کی کتاب ہے، جس (کو سننے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت! جس کے ذریعے جسے چاہتا ہے راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے کہا: بھلا آپ کو کیا سناؤں، قرآن آپ ہی پر اترا ہے؟ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔ تب میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کی، جب میں اس آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ

Marfat.com

اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ (نساء:۴۱) پر پہنچا تو آپ ﷺ فرمانے لگے کہ بس ٹھہر جا۔ (میں ٹھہر گیا) اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔" ❶

قرآن کے بتدریج نزول میں حکمت:

اللہ تعالیٰ کے ہر امر میں حکمت و دانائی مضمر ہوتی ہے، اگر کسی حکم خداوندی کی توجیہہ انسانی فہم سے بالاتر ہو تو اس کا سبب نقصِ فہم تو ہو سکتا ہے، لیکن اس میں حکمتِ خداوندی ضرور پنہاں ہوگی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن میں بھی حکمت رکھی ہے کہ اس نے قرآن یکبارگی نازل کرنے کی بجائے تدریجاً نازل فرمایا ہے اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾﴾ (الاسراء:۱۷/۱۰۶،۱۰۷)

"ہم نے قرآن کو اس لیے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔ کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔"

قرآن میں تبدیلی کا امکان نہیں:

قرآنِ کریم کا یہ اعجاز اور امتیاز ہے کہ یہ جیسا نازل ہوا تھا، من وعن اور حرف بحرف ویسا ہی بحفاظت موجود ہے اور کسی قسم کے تغیر و تبدل کی نذر نہیں ہوا اور نہ ہی یقیناً ایسا ہو سکتا ہے۔ الفاظ و حروف کا تغیر درکنار، حرکات و سکنات کا بھی ہیر پھیر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب من أحب أن یسمع القرآن من غیرہ، ح:۵۰۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل، باب استماع النبی القرآن من غیرہ، ح:۸۰۰۔ سنن أبوداؤد، کتاب العلم، باب فی القصص، ح:۳۶۶۸۔ جامع الترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، ح:۳۰۲۵۔

Marfat.com

حفاظت کا ذمہ خود پروردگار نے اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾﴾ (الکہف:۱۸/۲۷)

"تیری طرف جو تیرے رب کی طرف سے وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اس کے کلمات کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں ہے، تو اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾﴾ (الانعام:۶/۱۱۵)

"آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔"

قرآن اپنے مخالفوں کو چیلنج کرتا ہے:

جب کفار و مشرکین اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے قرآن کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور تجاہلِ عارفانہ سے اس کی حقانیت و صداقت پر قدغن لگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلے اس جیسا قرآن لانے کو کہا لیکن وہ عاجز رہے پھر دس سورتیں اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرنے کا کہا لیکن وہ اس سے بھی عاری رہے اور پھر تخفیف کرتے ہوئے ایک سورت کا مطالبہ کیا، لیکن جب وہ اس سے بھی قاصر رہے تو اللہ تعالیٰ نے ببانگ دہل یہ اعلان فرما دیا کہ تم سب مل کر بھی تا قیامت ایسا کچھ نہیں کر سکو گے۔ کیونکہ قرآن اس ہستی کا کلام ہے جو تمہاری بھی خالق و مالک ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فرمان حق کر دکھایا اور قرآن کو حفاظ کے سینوں میں محفوظ فرما کر منکرین کے مونہوں پر مہر ثبت فرما دی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

Marfat.com

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾

(ہود:۱۱/ ۱۳، ۱۴)

"کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اس (نبی) نے گھڑ لیا ہے؟ کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی اس کی مثل دس سورتیں گھڑ کر لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بھی تم بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تمہاری اس بات کو قبول نہ کریں تو تم جان لو کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(البقرۃ:۲/ ۲۳، ۲۴)

"ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز کر بھی نہیں سکتے تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

ایک جگہ یوں ارشاد ہوا:

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/ ۳۸)

"کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورت لے آؤ اور جن جن غیر اللہ کو تم بلا سکو بلا لو اگر تم (اپنے موقف میں) سچے ہو۔"

نیز فرمایا:

Marfat.com

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ (الاسراء:۱۷/۸۸)

"کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جنات مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو بھی وہ اس کے مثل نہیں لا سکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔"

اور فرمایا:

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ﴾ (الطور:۵۲/۳۳،۳۴)

"کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے یہ (قرآن) خود گھڑ لیا ہے بلکہ (درحقیقت) وہ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے، اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک ہی بات لے آئیں۔"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ابھی حلقہ بگوش اسلام نہ ہوئے تھے کہ ایک دن مسیلمہ کذاب کے پاس گئے تو اس نے آپ سے پوچھا کہ بتاؤ مکہ میں کوئی نئی سورت نازل ہوئی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سورۃ العصر سنائی اور کہا یہ چھوٹی سی مگر فصیح و بلیغ اور جامع سورت نازل ہوئی ہے۔ یہ سورت سن کر مسیلمہ ششدر رہ گیا اور کچھ دیر سوچنے کے بعد گویا ہوا کہ مجھ پر بھی ایک ایسی ہی سورت کا نزول ہوا ہے اور پھر اپنی زبانِ بد سے یہ خبیث الفاظ اگلنے لگا:

یاوبر یاوبر۔ انما انت اذنان و صدر۔ وسائرك حقر وفقر.

"اے چوہے اے چوہے! تو صرف دو کانوں اور سینے پر محیط ہے، تیرا باقی سارا حصہ تو حقیر و ناچیز ہے۔"

بدبخت کذاب یہ بدگوئی کرنے کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا کہ مجھ پر نازل ہونے والی سورت کیسی ہے؟ تو وہ فرمانے لگے کہ یہ بات تو اچھی طرح جانتا ہے کہ میرا تیرے بارے میں یہی موقف ہے کہ تو کذاب ہے۔ (تفسیر ابن کثیر:۱/۶۲)

قرآن کا جھٹلانے والا بڑا ظالم ہے:

ہدایت و نصیحت، رحمت و برکت، شرف و عزت اور عروج و ترقی کی موجب اس انقلابی

Marfat.com

کتاب کی تکذیب کرنا ضلالت وشقاوت مول لینے کے مترادف ہے کیونکہ اس کی تعلیمات و احکامات بغیر قیدِ مسلم کے تمام لوگوں کے لیے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتی ہیں کہ غیر مسلم بھی اس کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ حکمت ونصیحت سے بھری اس کتاب کی تکذیب کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۵۷)

"یا تم یوں نہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے، سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک واضح کتاب، راہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آچکی ہے۔ اب اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو ہماری آیات کو جھٹلائے اور اس سے روکے؟ ہم جلد ہی ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا دیں گے۔"

قرآن سے اعراض کرنے والے کے لیے سزا:

قرآن کو ضابطہ حیات بنانا جزو ایمان ہے اور اس سے اعراض نہ صرف دنیا میں زوال و ناکامی کا باعث ہے بلکہ اخروی زندگی میں بھی موجب عذاب ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ۝﴾

(طٰہٰ:۲۰/۱۲۴ تا ۱۲۷)

Marfat.com

"اور جو میرے ذکر (قرآن) سے روگردانی کرے گا تو اس کی معیشت تنگ کر دی جائے گی اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے؟ حالانکہ میں تو (اچھا بھلا) دیکھتا تھا۔ (اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں) فرمائے گا کہ اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تو نے انہیں بھلا دیا اور آج (تیرے اس جرم کی پاداش میں) تجھے بھی بھلا دیا گیا ہے۔ ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کے ایک فرمان کا مفہوم ہے کہ "جو شخص قرآن کو پس پشت ڈال کر اس کے علاوہ کسی اور چیز میں خیر و بھلائی تلاش کرے تو وہ سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ نہیں حاصل کر سکے گا۔" ✿

✿ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل قراءۃ القرآن، ج: ۸۰٤

Marfat.com

عقیدۂ توحید

عقیدہ توحید اسلام کا وہ بنیادی امر ہے کہ جملہ تمام احکام وعبادات اس کے تحت آتے ہیں، اس کی درستگی سے دیگر عملی کمزوریوں کے باوجود بھی نجات ممکن ہے، لیکن اگر اسی سے شرک کی بو آتی ہو تو پھر زندگی بھر کے تمام اعمال کے غارت ہونے کا خدشہ ہے۔ لہٰذا اس کی اہمیت کے پیش نظر عبادت وریاضت کے اہتمام سے زیادہ اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

توحید کی تعلیم:

تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی بعثت کا اولین مقصد لوگوں کو توحید کی دعوت دینا تھا، اصلاحِ عقیدہ کے بعد دیگر عبادات کا حکم لاگو ہوتا ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص اعتقادی طور پر شرک کی غلاظت سے لتھڑا پڑا ہو تو وہ عبادت وریاضت میں ساری عمر بھی صرف کر دے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ رائیگاں ہے، جب تک وہ اپنا عقیدہ نہ درست کر لے اور اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں یکتا ولاشریک نہ مان لے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۱، ۲۲)

"اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا شاید کہ تم بچ سکو۔ (وہ رب) جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں رزق دیا، پس تم اللہ کا

Marfat.com

شریک نہ بناؤ درآں حال کہ تم جانتے ہو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۳)

"یقیناً تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔ وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے ہاں سفارش کرنے والا نہیں۔ یہی وہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے، سو تم اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ہو؟"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے حکم فرمایا تھا:

((فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالَى)). ❶

"تیری ان کو سب سے پہلی دعوت یہی ہونی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک جانیں۔"

معاذ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ❷ "اے معاذ!، میں نے کہا: جی حضور! فرمایئے، میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟" میں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: "(بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ) وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ أمته الی التوحید تبارک وتعالی، ح:۷۲۷۳)

❷ صحیح بخاری "کتاب التوحید"۔ باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امته الی التوحید تبارک وتعالی....الخ، ح:۵۹۶۷۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من لقی اللّٰه بالایمان وهو غیر شاک فیه، ح:۳۰۔ جامع ترمذی، أبواب الایمان، باب ماجاء فی افتراق هذه الأمة، ح:۲۶۴۳۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب مایرجی من رحمة اللّٰه یوم القیامة، ح:۴۲۹۶)

Marfat.com

ٹھہرائیں۔" پھر فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کا کیا حق ہے؟" میں نے وہی جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔"

توحید کے دلائل:

توحید کے دلائل بے شمار ہیں، لیکن ان کے علاوہ اگر کوئی شخص ذرا دِل کی آنکھ سے کائنات کو دیکھے کہ کس طرح اس کا نظام چل رہا ہے اور کون چلا رہا ہے؟ اتنے بڑے سیٹ اپ کو کون کنٹرول کیے ہوئے ہے؟ آسمان وزمین قیام اور لیل ونہار کا ہیر پھیر کس کے حکم سے ہے؟ تو پھر لازماً کسی ذات کا وجود تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور وہی ذات باری تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۳۱)

"کہہ دیجیے کہ آسمان وزمین میں وہ کون ہے جو تمہیں رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو سماعت وبصارت کا مالک ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو معاملے کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ ہی ہے، تو ان سے کہہ دیجیے تو پھر تم کیوں نہیں ڈرتے ہو؟"

ایک مقام پہ فرمایا::

﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۳۵)

"کہہ دیجیے (اے پیغمبر ﷺ) کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ کہہ دیجیے اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ تو کیا وہ جو حق کی طرف

Marfat.com

رہنمائی کرتا ہے۔ وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جسکو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے؟ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟"

﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۳۴)

"کہہ دیجیے (اے پیغمبر ﷺ) کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو پہلی بار بھی پیدا کرے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے؟ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی پھر دوبارہ پیدا کرے گا تو تم کہاں پھرے جاتے ہو۔"

اللہ ہی عبادت کے لائق ہے:

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۱۱ تا ۱۴)

"کہہ دیجیے (اے پیغمبر) یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خاص کر لوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار بن جاؤں۔ کہہ دیجیے کہ میں تو اپنے رب کی نافرمانی کرنے میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجیے: میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب کی ہی عبادت کرتا ہوں۔"

اسلام اپنے ماننے والوں کو صرف ایک ہی سجدہ گاہ پر سجدہ ریز ہونے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے علاوہ کسی بھی ذات و مقام کے سجدہ گاہ ہونے کی نہ صرف نفی کرتا ہے بلکہ اس عملِ شنیع کو یہود و نصاریٰ کا عمل اور موجبِ لعنت قرار دیتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

"اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ

Marfat.com

بنالیا۔" ✿

اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللهَ، وَلَاتُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)). ✿

"ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔"

اللہ کی حاکمیت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾﴾

(المؤمنون: ۲۳/ ۸۴ تا ۸۹)

"پوچھئے تو سہی کہ زمین اور اس کی ساری چیزیں کس کی ہیں؟ (بتلاؤ) اگر تم جانتے ہو! وہ فوراً کہنے لگیں گے اللہ کی۔ کہہ دیجیے کہ پھر تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ پوچھیے کہ ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ وہ فوراً کہہ دیں گے اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ پوچھیے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا (بتلاؤ) اگر تم جانتے ہو! وہ فوراً پکار اٹھیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجیے کہ تم پر کدھر سے جادو کر دیا جاتا ہے۔"

✿ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور، ح: ۱۳۳۰، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور، ح: ۵۲۹)

✿ صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب وجوب الزکاۃ، ح: ۱۳۹۶- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنتہ، ح: ۱۳)

Marfat.com

اللہ ہی سجدہ ریزی کے لائق ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۴۸،۴۹)

"کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک کر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ یقیناً آسمان وزمین کے تمام جاندار اور تمام ممتاز فرشتے اللہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ذرہ بھر تکبر نہیں کرتے۔"

اللہ غنی ہے اور باقی سب لوگ فقیر ہیں:

بعض بدعقیدہ لوگ دانستہ یا نادانستہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو معطی ومنعم سمجھنے لگتے ہیں، گویا وہ ان کی غناء پر توکل ویقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مستغنی ہو جاتے ہیں جو کہ سراسر جہالت وضلالت کے سوا کچھ نہیں، کیونکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی غنی ہے اور باقی سب کے سب فقیر ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝﴾ (محمد:۴۷/۳۸)

"تم وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخل کرنے لگتے ہیں، اور جو بخل کرتا ہے وہ دراصل اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے بدلے کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور وہ تمہارے جیسی نہ ہوگی۔"

Marfat.com

اللہ کو کوئی شخص بے بس نہیں کر سکتا:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار، اس کی عبادت کو بجا نہ لانا اور اور اس کے احکام کی نافرمانی کرنا اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص خود کو عملاً اللہ تعالیٰ سے لاتعلق کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، پھر نہ تو وہ دنیا میں اپنے لیے کوئی ٹھکانہ پاتا ہے اور نہ ہی آخرت میں کوئی اچھا مقام۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (الاحقاف:۴۶/۳۲)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے داعی کی بات کو قبول نہ کرے تو وہ زمین پر کہیں بھی (بھاگ کر اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے لیے اللہ کے علاوہ کوئی مددگار ہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"

ہدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے:

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تقدیروں اور قسمتوں کے فیصلے اپنے علم کے مطابق وہی کیے جو انسانوں نے اعمال کرنے تھے، یعنی خود اللہ نہیں گمراہ کرتا بلکہ اس کو علم ہوتا ہے کہ کس نے گمراہی کے راستے پہ چلنا ہے۔ پھر جسے وہ اس راستے پہ چلنے والا لکھ دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝﴾

(الزمر:۳۹/۳۷)

"جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، کیا اللہ تعالیٰ غلبے والا اور گمراہ کرنے والا نہیں؟"

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۱۸۶)

Marfat.com

"جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی گمراہی میں بھٹکے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔"

اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا؟:

اگر اس دُنیا میں اللہ کے ساتھ ایک اور الٰہ بھی ہوتا تو نظامِ کائنات سارے کا سارا اُلٹ پلٹ جانا تھا، کیونکہ ایک گاڑی کو ایک ہی شخص چلائے تو وہ صحیح سمت چلتی ہے اگر اس کے چلانے میں کوئی اور بھی شریک ہو جائے تو اس کے حادثے کے قوی امکان ہوتے ہیں، اسی بات کو اللہ یوں بیان فرما رہا ہے:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء:۲۱/۲۲)

"اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتا تو یہ دونوں (یعنی آسمان وزمین) درہم برہم ہو جاتے، بس اللہ رب العرش ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک روایت کرتے ہیں۔

نفع ونقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے:

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نفع بخشے تو کوئی اسے نقصان میں نہیں بدل سکتا اور اگر وہ کسی کو نقصان سے دوچار کر دے تو کوئی اسے زائل نہیں کر سکتا، چونکہ وہی خالق ومالک ہے تو وہی اس پر قادر ہے اور اس کے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ اس لیے فائدے کے حصول یا کسی نقصان سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی غیر کو پکارنا ذاتِ الٰہی کے ساتھ عین شرک ہے جو کہ تمام تر اعمال کو غارت کر دینے کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا﴾ (الانعام:۶/۷۱)

"کہہ دیجئے (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی ذات کو پکاریں کہ جو نہ ہم کو نفع دے سکے اور نہ ہی نقصان سے دوچار کر سکے؟"

﴿قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

Marfat.com

كَشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ﴾ (الزمر:۳۹/۳۸)

"کہہ دیجئے (اے پیغمبر ﷺ) کیا حال ہے تمہارا جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟"

غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴾ (الانعام:۶/۵۹)

"اور اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اس کے علاوہ کوئی بھی ان کو نہیں جانتا اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ سمندر میں ہے اور کوئی بھی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ ہی کوئی تر اور نہ ہی کوئی خشک مگر وہ کتاب مبین میں ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا::

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴾ (لقمان:۳۱/۳۴)

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور ماں کے رحم میں کیا ہے وہی جانتا ہے اور کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔"

مزید فرمایا:

﴿ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ

Marfat.com

يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ (النمل:۲۷/۶۵)

"کہہ دیجیے (اے پیغمبر!) آسمانوں اور زمین والوں میں سے کوئی بھی غائب نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ وہ کب اٹھا لیے جائیں گے۔"

- حدیثِ مبارکہ میں بھی یہی پانچ اُمورِ غیبیہ کا بیان ہوا ہے کہ جن کا علم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں: قیامت کا علم، بارش کا نزول، ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟، آئندہ کل کیا ہونے والا ہے؟ اور موت کب آئے گی اور کہاں آئے گی؟ ❶

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت اسی کو ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾﴾ (الاحقاف:۴۶/۳۳)

"کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور ان کے پیدا کرنے سے وہ تھکا بھی نہیں ہے وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ کیوں نہ ہو؟ یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

پھر فرمایا:

﴿قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾﴾ (یٰسٓ:۳۶/۷۹ تا ۸۱)

"کہہ دیجیے کہ انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا فرمایا اور وہ ہر طرح کی پیدائش کا علم رکھنے والا ہے۔ وہی جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانعام، ح:۴۶۲۷۔

Marfat.com

کر دی جس سے تم آگ سلگاتے ہو، کیا وہ ذات کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، اس پر قادر نہیں ہے کہ وہ انہیں کی مثل پیدا فرما دے؟ کیوں نہیں؟ (وہ قادر ہے) اور وہی تو پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔"

اللہ ہی روزی دینے والا ہے:

اللہ تعالیٰ نے جس مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اس کے روزی رزق کا بھی ذمہ اٹھایا ہے، لیکن نہایت افسوس ہے اس انسان پر کہ جس نے اللہ کی گارنٹی پر اعتماد نہیں کیا اور اپنے آپ کو پالنے اور روزی دِلوانے کے لیے خود ہی نکل کھڑا ہوا اور روزی کی تلاش میں ایسا مارا مارا پھرتا رہا کہ جو حقیقی مقصد تھا، یعنی اللہ کی بندگی، اس کو بھی بھلا دیا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (ہود:۱۱/۶)

"زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں؛ سب کا رزق اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے، وہ ان کے رہنے سہنے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی صبر کرنے والا نہیں ہے، وہ اس لیے کہ لوگ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اسے صاحبِ اولاد ٹھہراتے ہیں، حالانکہ وہ ان کو صحت و عافیت سے نوازتا ہے اور ان کے روزی رزق کا اہتمام کرتا ہے۔" [1]

اللہ ہی اپنے بندوں کو سب کچھ دیتا ہے:

اللہ ہی خزانے بخشنے والا ہے اور وہی آسمانوں زمینوں کے خزانوں کا مالک ہے اور وہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالى: ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين، ح:۷۳۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة، باب لا أحد أصبر على أذى من الله عزوجل، ح:۲۸۰۴.

Marfat.com

جسے چاہے یہ خزانے عطا کرتا اور جس سے چاہتا چھین لیتا ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝﴾ (المنافقون: ۶۳/۷)

"آسمان وزمین کے خزانے اللہ ہی کی ملکیت ہیں، لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۳۷)

"اے مریم! یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

اور ارشاد ہے:

﴿لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۱۲)

"آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں، جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے (اور جس کی چاہے) تنگ کر دے، یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۴۹، ۵۰)

"آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے۔ وہ بڑے علم والا کامل قدرت والا ہے۔"

Marfat.com

اللہ اپنے بندوں کی صدائیں سنتا اور ان کی مدد فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کی پکار کو سنتا ہے، وہ چاہے جہاں بھی، جب بھی اور جس بھی حالت میں اس کو پکارے، اللہ اس کی پکار کو نہ صرف سنتا ہے بلکہ قبول بھی فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النمل:۲۷/۶۲)

"کون ہے جو بے کس کی پکار کو جب وہ پکارتا ہے تو قبول کر کے سختی کو دور کرتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟"

ایک جگہ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝﴾ (قٓ:۵۰/۱۶)

"ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل سے جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۸۶)

"(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ان کو بتا دیجیے کہ) میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر دعا کرنے والے کی دُعا کو جب بھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ)).

Marfat.com

"جب بھی تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ"۔ ❶

اسی طرح نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری پہر آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور یہ ندا لگاتے ہیں کہ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ میں اس کی دعا کو قبول کروں! ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا؟ میں اس کو بخشش سے نوازوں! ہے کوئی رزق مانگنے والا؟ میں اس کو رزق دوں! اور اللہ تعالیٰ فجر ہونے تک یونہی آواز لگاتے رہتے ہیں۔ ❷

انسان کی ناشکری اور ناقدری کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۱۲)

"اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہم کو ہی پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی تکلیف کے لیے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا نہ تھا۔ ان حد سے گزرنے والوں کے اعمال کو ان کے لیے اسی طرح خوش نما بنا دیا گیا ہے۔"

غیر اللہ کے نام کی نیاز حرام ہے:

نذر و نیاز صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر دینی چاہیے کیونکہ ہماری جان، زندگی اور عبادات تمام اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں اور وہی ہمارا پروردگار اور مالک ہے۔ اس لیے نیاز بھی اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی دینی چاہیے کیونکہ وہ ہر کام میں لاشریک ہے۔

---

❶ جامع ترمذی، أبواب صفة القيامة، باب حديث حنظلة، ح ۲۵۱۶۔ مسند أحمد: ۴/۴۸۷۔ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/۱۲۳۔ مستدرک حاکم: ۳/۶۳۰۔ شعب الايمان للبيهقی: ۱/۳۷۴)

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب فی الدعاء والذكر فی آخر الليل، ح: ۷۵۸۔ جامع ترمذی، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی نزول الرب تبارک وتعالى الى السماء الدنيا، ح: ۴۴۶)

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:۲/۱۷۳)

"سوائے اس کے نہیں (اللہ تعالیٰ نے) تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے، حرام کی ہے۔"

مشرکوں کا غلط نظریہ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۬ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۬ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۳)

"خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کے مرتبہ تک ہماری رسائی کروا دیں، یہ لوگ جس بارے اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ اللہ خود کرے گا، جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔"

معبودانِ باطلہ بَری الذمہ ہو جائیں گے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۬ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۬ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۴۱/۴۷،۴۸)

"قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے

Marfat.com

ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو وہ جنم دیتی ہے سب کا اسے علم ہے۔ اور جس دن اللہ ان مشرکوں کو بلا کر دریافت فرمائے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں ہے۔ اور یہ جن کی (قیامت سے) پہلے پرستش کیا کرتے تھے وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں گے اور وہ (مشرکین) سمجھ جائیں گے کہ اب ان کے لیے کوئی بچاؤ نہیں ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾﴾ (البقرۃ:۲/۱۲۶،۱۲۷)

"جس وقت پیشوا لوگ اپنے تابعداروں سے براءت کا اظہار کر دیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو سارے رشتے ٹوٹ جائیں گے۔ پھر ان کی پیروی کرنے والے کہیں گے کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بری ہو جائیں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ ان کو ان کے اعمال دکھا دے گا ان کو حسرت دلانے کے لیے اور یہ کبھی بھی جہنم سے نہ نکل سکیں گے۔"

مشرکوں کی مثال:

مشرکین کے عمل کو اللہ تعالیٰ نے اس مثال میں کس خوبی اور احسن انداز سے بیان فرمایا ہے:

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾﴾ (الرعد:۱۳/۱۴)

"اسی کو پکارنا حق ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے

Marfat.com

ہوئے ہو کہ (پانی خود بخود) اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں، ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے۔" •

مشرکوں کا انجام:

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہے، اس کا انجام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کیا بیان فرمایا ہے، ملاحظہ کیجیے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝﴾ (النساء: ۴/۱۱۶)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہے پس وہ دُور کی گمراہی میں گرا پڑا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾

(الشوریٰ: ۴۲/۲۱)

"کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں کہ جنہوں نے ایسے احکامِ دین وضع کر دیے جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا، تو (ابھی) ہی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝﴾ (البینۃ: ۹۸/۶)

"یقیناً جو لوگ اہلِ کتاب میں سے کافر ہو گئے اور شرک کرنے والے سب جہنم کی آگ

Marfat.com

میں ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔"

اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ النَّارَ)). ❶

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرتے ہوئے مر گیا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔"

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الجنائز ومن کان آخر کلامہ: لا الہ الا اللہ، ح: ۱۲۳۸، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ ومن مات مشرکا دخل النار، ح: ۹۲)

Marfat.com

نبوت ورسالت

حضور ﷺ کی بعثت احسانِ عظیم:

اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کو اس وقت اور ان حالات میں مبعوث فرمایا جب شریعتِ عیسوی معدوم ہو چکی تھی اور دنیا میں کوئی اسلام کا نام لیوا بھی موجود نہ تھا۔ ہر سمت جہالت وضلالت کی گھٹا چھائی تھی اور روئے زمین کے تقریباً تمام لوگ اعتقادی، اخلاقی، روحانی، سماجی اور معاشرتی طور پہ زوال وتنزل کا شکار تھے اور بیہودہ رسوم ورواج کی غلاظت سے اَٹے پڑے تھے۔ قتل وغارت کو جراءت کا نشان سمجھتے تھے، انسانی حقوق کی پامالی ان کا شیوہ تھا اور عورتوں وغلاموں پر جبر وتشدد کو اپنے تئیں فخر کی علامت گردانتے تھے۔ غرضیکہ تمام تر وہ اعمال جو مہذب ومتمدن قوم کی شان کے شایاں نہ تھے انہیں وہ اپنے لیے طرّہ امتیاز سمجھتے تھے۔ تو ایسے حالات میں نبی ﷺ کی بعثت یقیناً احسانِ عظیم سے کم نہ تھی کہ جن کی آمد سے معاشرتی واخلاقی اقدار قائم ہوئیں، جس کے بدولت انسان کو انسانیت نصیب ہوئی۔ اسی احسان کا بندوں کو احساس دِلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۶۴)

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول ان میں مبعوث فرمایا جو ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یقیناً وہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

Marfat.com

بعثتِ حضور سے قبل انبیاء سے میثاق:

نبی مکرم ﷺ کے ممتاز مقام و مرتبہ کی یہ شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں تمام انبیاء و رسل علیہم السلام سے یہ عہد لیا کہ اگر دُنیا میں تمہاری نبوت و رسالت رائج ہو اور میرا پیغمبر ﷺ جلوہ افروز ہو جائے تو تم اپنا سکہ چلانے کے بجائے اس کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ گے اور اسی کی نبوت پر ایمان لاؤ گے۔ معلوم ہوا کہ نبوت محمدی دیگر تمام نبوتوں پر فضیلت و فوقیت کی حامل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۸۱)

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں، پھر تمہارے پاس وہ رسول آ جائے جو تمہارے پاس موجود چیزوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا (اللہ تعالیٰ) نے کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ پکڑتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

نبی کریم ﷺ کو تبلیغِ دین کا حکم:

یہاں اللہ تعالیٰ نبی مکرم ﷺ کو ان کی بعثت کے مقصدِ عظیم سے روشناس کراتے ہوئے فرماتا ہے کہ اب آپ تبلیغی مشن پر جُت جائیں اور لوگوں کو دین کی طرف رغبت دلائیں۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو یہ نصیحت فرما دی کہ اگر آپ نے تبلیغ کا فریضہ بحسن و خوبی انجام نہ دیا تو گویا آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں فرمایا۔ اس فرمان میں داعیان و مبلغین کے لیے دعوت و تبلیغ کا ایک بہترین اصول بھی مہیا فرمایا ہے کہ دین کی ہر بات کو لوگوں تک پہنچا دو اور کوئی بھی دین کی ایسی بات نہ ہو جو آپ کے علم میں ہو لیکن آپ لوگوں کو نہ

Marfat.com

بتلائیں، کیونکہ ایسا عمل کتمانِ علم کے ضمن میں آتا ہے جس پر شدید وعید وارد ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(المائدۃ:۵/۶۷)

"اے رسولؐ! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (اس کی) تبلیغ کیجیے۔ اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچالے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"

نبی ﷺ کو اعزاء واقرباء کو دعوت دینے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کو بھی شرعی احکام وحدود سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا، بلکہ انہیں بھی عام مسلمانوں کی طرح برابر کے مکلف ٹھہرا کر آپ ﷺ کو انہیں بھی تبلیغ کرنے کا حکم فرمایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے اعزاء واقرباء کو خبردار فرمادیا تھا کہ روزِ آخرت تمہیں میری نسبت سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا، بلکہ تم سب کی نجات کا دارومدار تمہارے اعمال پر ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

(الشعراء:۲۶/۲۱۳ تا ۲۱۵)

"پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے گا اور تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ جو بھی مومنین میں سے تیری تابعداری کرے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ

Marfat.com

کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے:

"اے قریش! اپنے آپ کو خرید لو، اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے صفیہ! اللہ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہارے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! میرے مال میں سے جو چاہو لے لو لیکن میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔" ❶

رسولِ مکرم ﷺ کو اُصولِ تبلیغ کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾

(النحل:۱۶/۱۲۵)

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔"

نبی کریم ﷺ کو ہدایات:

چونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے نبی کریم ﷺ ہی تھے۔ اس لیے ان کے اخلاق و کردار اور بلند مقام و مرتبہ کے مسلّم ہونے کے باوجود بھی انہیں اس کے لیے وعظ و نصیحت فرماتے، تاکہ آپ کے متبعین انہیں اپنے لیے مشعل راہ بنا کر کامیابی و سرخروئی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو ہدایت فرما رہا ہے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب هل يدخل النساء والولد فی الأقارب، ح ۲۷۵۳۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قوله تعالیٰ: وأنذر عشیرتک الأقربین، ح: ۲۰۶۔

Marfat.com

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران ۱۵۹ تا ۱۶۱)

"اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ سنو! آپ ان سے درگزر کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟ ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور نبی کے لائق نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو اٹھائے ہوئے روزِ قیامت حاضر ہوگا، پھر ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جنگِ بدر کے روز ایک چادر نہیں مل رہی تھی تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لے لی ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ﴾ نازل فرما دی۔ ✱

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

✱ سنن أبوداؤد: كتاب الحروف والقراءات، ح: ۳۹۷۱؛ جامع ترمذی، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۹۔

Marfat.com

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۫ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ (مزمل: ۷۳/ ۲۰)

"یقیناً آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (عبادت کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے ساتھ لوگوں کا ایک گروہ بھی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ رات دن کا پورا اندازہ لگاتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے، پس اس نے تم پر مہربانی کی، لہٰذا جتنا قرآن تمہارے لیے پڑھنا آسان ہو اتنا ہی پڑھو، وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بعض مریض ہوں گے اور بعض زمین میں چل پھر کر اللہ کا فضل (یعنی روزی) بھی تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بآسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دو۔ جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

نبی کریم ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق نصیحت:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اصحاب کے ساتھ تعلق و وابستگی پیدا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾﴾ (الانعام: ۶/ ۵۲)

"اور ان لوگوں کو (اپنے یہاں سے) مت نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کو

Marfat.com

پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (یعنی اللہ ہی کی رضامندی چاہتے ہیں) ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں۔ ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

نبی کریم ﷺ کو عبادت و تلاوت کا حکم:

نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر عبادت گزار کون ہو سکتا ہے؟ لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے عبادت و بندگی بجالانے کا حکم فرمایا، تاکہ لوگوں کے احاطۂ علم میں یہ بات آ سکے کہ جب محبوب پیغمبر ﷺ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تو پھر پیر و فقیر اس کی احتیاج سے بالا کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ۫ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾﴾ (النمل: ۲۷/ ۹۱، ۹۲)

"مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور اس کی ملکیت میں ہر چیز ہے اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ میں فرمانبردار رہوں، پس جو کوئی ہدایت پکڑے گا وہ اپنے نفس کے نفع کے لیے ہی ہدایت پکڑے گا اور جو کوئی گمراہ ہو جائے گا تو کہہ دیجئے کہ میں تو صرف خبردار کرنے والوں میں سے ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ کو تحمید و تسبیح کی تلقین:

جس اللہ نے ہمیں وجود بخشا اور ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، تو اس کی تعریف و ثناء میں ہر پل بھی بیتا یا جائے تو بھی حقِ بندگی ادا نہیں ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے طور پر اس کی تسبیح و تحمید کو عادت بنانا چاہیے اور اسی کا حکم اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو فرما رہا ہے:

Marfat.com

﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝﴾ (قٓ:٥٠/٣٩،٤٠)

"یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کریں، سورج کے نکلنے سے پہلے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے بھی۔ اور رات کے کسی بھی وقت اور نماز کے بعد بھی تسبیح بیان کریں۔"

نماز، قرآن کی تاکید اور مقام محمود کی بشارت:

مقامِ محمود نبی ﷺ کے لیے خاص ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ فرمایا ہے اور روزِ قیامت آپ ﷺ کو اس مقام پر فائز فرمایا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ (الاسراء:١٧/٧٨،٧٩)

"نماز کو قائم کریں، سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، (خود پر لازم کریں) یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لیے یہ نفلی عبادت ہے، عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پہ کھڑا کرے گا۔"

نبی مکرم ﷺ کو دعا کی تلقین:

دعاء میں بندہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اور راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ یہ ایسا تعلق ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا شخص ہی جان سکتا ہے۔ اسی تعلق کو برقرار رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ﴾

Marfat.com

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۹۳ تا ۹۸)

"آپ دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے وہ دکھا جس کا وعدہ انہیں دیا جا رہا ہے تو اے رب! مجھے ان ظالموں کے گروہ سے نہ کرنا۔ ہم جو کچھ وعدے انہیں دے رہے ہیں سب آپ کو دکھا دینے پر قادر ہیں۔ برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو (طریقہ) سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ یہ روایت کرتے ہیں ہم اس سے بخوبی واقف ہیں۔ اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"

نبی ﷺ کو صبر و عزیمت کی وصیت:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر کو دعوتِ دین دینے کے ردِ عمل میں دشمنوں کی طرف سے ملنے والی اذیتوں اور تکالیف پر صبر کی وصیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾﴾ (الاحقاف: ۴۶/ ۳۵)

"پس (اے نبیؐ) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا، اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجئے، یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں تو (معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے۔ یہ پیغام پہنچانا ہے، پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾﴾ (المؤمن: ۴۰/ ۵۵)

"پس اے نبی! تو صبر کر، اللہ کا وعدہ بلا شک و شبہ سچا ہے۔ تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ

Marfat.com

اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرتا رہ۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۳۰)

"ان کی باتوں پہ صبر کر اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کر، سورج کے طلوع وغروب ہونے سے پہلے، رات کے مختلف اوقات میں بھی اور دن کے مختلف حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔"

صداقتِ رسالت پر اللہ کی گواہی:

جہاں رسالت کے بہت سے دشمن اور جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے وہیں بہت سے ایسے نامراد بھی موجود رہے جو اس کو جھٹلانے کی ناکام اور مذموم کوششیں کرتے رہے، لیکن اس رسالت کی سچائی کی اس سے بڑھ کر کیا گواہی ہو سکتی ہے کہ جس کا خود اللہ گواہ ہو؟ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾﴾ (الرعد: ۱۳/ ۴۳)

"یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ ہی (صداقت رسالت کی) گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔"

نبی ﷺ بھی حکمِ الٰہی کے پابند ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾﴾ (الاعراف: ۷/ ۲۰۳)

"آپ کہہ دیجیے کہ میں اس کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی

Marfat.com

کی جاتی ہے، گویا یہ بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت ورحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ کو درگزر کرنے کی نصیحت:

اللہ تعالیٰ منکرین، معترضین اور جاہلوں کی بیہودہ گوئی اور عبث باتوں پر دلبرداشتہ نہ ہونے اور ان کو کالعدم سمجھتے ہوئے ان سے اعراض کرنے کا حکم فرما رہا ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۱۹۹)

"آپ درگزر اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔"

احکامِ خداوندی پر استقامت کی تلقین:

نبی ﷺ فرائض ونوافل کے اہتمام اور احکام خداوندی پر شدت سے عمل پیرا رہتے تھے، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم فرمایا، تاکہ عام مسلمان سمجھ سکیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی حکم سے مستثنیٰ نہیں تو پھر ہم تو بالاولیٰ اس کے مکلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝﴾ (ھود:۱۱/۱۱۲، ۱۱۳)

"آپ استقامت اختیار کریں، جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں اور تم سرکشی نہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ اور تم ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکو، تمہیں بھی (جہنم کی) آگ چھو لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا، پھر تم مدد نہ کیے جاؤ گے۔"

نبی ﷺ کو جہاد وقتال کا حکم:

جہاد اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے۔ نبی نہ صرف مسلمانوں کو اس کا حکم وترغیب فرماتے بلکہ خود بھی شریک ہوتے تھے اور اسی امر کا حکم اللہ تعالیٰ یہاں ارشاد فرما رہا ہے:

Marfat.com

﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴾ (النساء: ۴/ ۸۴)

"آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیے، آپ کو صرف آپ کی ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے۔ ہاں! اہلِ ایمان کو رغبت دلاتے رہیے، بہت ممکن ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے، اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے۔"

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم:

نبی مکرم ﷺ کی ذات پر درود و سلام بھیجنا مسلمان پر آپ ﷺ کا حق ہے، جسے ادا کرنا فرض ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی فرمایا ہے اور نبی ﷺ نے بھی اس کے فضائل و درجات کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۵۶)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔"

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)). ❶

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔"

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)). ❷

"قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔"

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي، ح: ٣٨٤.

❷ جامع ترمذي، ابواب الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي، ح ٤٨٤.

Marfat.com

درود نہ پڑھنے والے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)). ❶

"اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

رسول اللہ ﷺ بشیر و نذیر ہیں:

نبی مکرم ﷺ اس بات کے شدید خواہشمند اور متمنی ہوتے تھے کہ ان کی اُمت کے زیادہ سے زیادہ لوگ قبولِ اسلام کا شرف حاصل کریں اور یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ دعوت و تبلیغ میں انہیں قبولِ اسلام سے جنت کی بشارت دیا کرتے اور جو اسلام قبول نہ کرتا اسے جہنم کے عذاب سے ڈراتے تاکہ وہ عذاب کے خوف اور نجات کی امید کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝﴾ (الفتح: ۴۸/۸)

"یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝﴾ (سبا: ۳۴/۲۸)

"ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہیں۔"

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝﴾ (فاطر: ۳۵/۲۴)

ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

---

❶ سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب قول رسول اللہ ﷺ رغم أنف رجل، ح: ۳۵۴۵.

Marfat.com

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝﴾

(البقرۃ:۲/۱۱۹)

"ہم نے آپ کو حق دے کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور جہنمیوں کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا جائے گا۔"

آپ کی ذات اسوہ حسنہ ہے:

انسان اپنے جمیع کاموں میں کسی نہ کسی شخصیت کو اپنا آئیڈیل بناتا ہے، تو ایک سچے مسلمان کے لیے آئیڈیل بنانے کے لیے نبی ﷺ سے بڑھ کر اعلیٰ وارفع شخصیت کون ہو سکتی ہے؟ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ (الاحزاب:۳۳/۲۱)

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) میں اسوہ حسنہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔"

احکام رسول کی اطاعت:

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو جہاں اپنی عبادت کا حکم فرمایا وہیں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے اور اسے جزوِ ایمان قرار دیا ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے محبت کے بغیر ایمان ناقص ہے اور آپ سے محبت کا لازمی جزو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے جس کا اہتمام عبادت الٰہی کی طرح ہی واجب ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝﴾

(الانفال:۸/۲۴)

"اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے حکم کو بجالاؤ، جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائے ہوں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل

Marfat.com

ہو جایا کرتا ہے اور یقیناً تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔"

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)). ❁

"جو شخص بھی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔"

نبی ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کی سزا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝﴾ (المجادلۃ: ۵۸/ ۲۰، ۲۱)

"یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ یقیناً میں اور میرے رسول غالب رہیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور غالب ہے۔"

گستاخانِ رسول کا انجام:

مسلمان کا ایمان اس وقت تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ تمام رشتوں اور جمیع امور سے بڑھ کر نبی ﷺ کو محبوب نہ جانے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت وعقیدت اور تعلق ووابستگی کے بغیر ایمان کا دعوی باطل ہے۔ اس عقیدہ کے باعث اہل ایمان کی تاریخ میں لازوال داستانیں رقم ہیں کہ جب بھی کسی بدبخت نے شان رسالت میں ہرزہ سرائی کی جرأت کی تو انہیں منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے محبانِ رسول بے چین ہو جایا کرتے تھے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں کعب بن اشرف یہودی، ابورافع یہودی، ابوعفک یہودی، انس بن زنیم، عصماء بنت مروان، ام ولد، ابن خطل اور حویرث بن نقید جیسے دریدہ دہن گستاخانِ رسول اللہ ﷺ کا قتل اس معاملہ کی شدت اور اس

❁ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجش ومن قال لا یجوز ذالک البیع۔
صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض أحکام الباطلۃ ورد محدثات الأمور، ح: ۱۷۱۸۔

Marfat.com

کے مرتکبین کی سزا وانجام کے متعلق بین دلیل ہے۔انہی شقی ولعین لوگوں کی صف میں آج مغربی اقوام آ کھڑی ہوئی ہیں اور اسلام سے عصبیت وتنفر کا اظہار شانِ رسالت میں اہانت کی صورت میں کر رہے ہیں۔ان کی اس ناپاک جسارت پر مسلمانان عالم اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود سراپا احتجاج ہیں اور ان کی اس تضحیک وتوہین کو برداشت کرتے ہوئے ان کی روایتی معافی اور اعتذار قبول کرنے پر چنداں راضی نہیں بلکہ یہی مطالبہ کرتے نظر آ رہے ہیں کہ ایسے شنیع وقبیح عمل کے مرتکبین افراد کو قید حیات سے آزاد کرتے ہوئے تختہ دار کے سپرد کیا جائے جو کہ ان کا حقیقی ٹھکانہ ہے مسلمانوں کا یہ عمل اس بات کا غماض ہے کہ نبی مکرم ﷺ حرمت وناموس سے بڑھ کر اہل اسلام کے نزدیک کوئی بھی امر کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں زبان درازی کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ:۹/۶۱)

"اور ان میں سے بعض نبی (ﷺ) کو تکلیف پہنچاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کان کا کچا ہے، آپ کہہ دیجیے کہ وہ کان تمہاری بھلائی کے لیے ہے وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور وہ تم میں سے اہل ایمان لوگوں کے لیے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت منقطع فرما دیا اور آپ کو خاتم النبیین کا لقب دے کر نبی آخر الزماں قرار دیا۔آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ورسول مبعوث نہیں ہوگا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال تو ہو سکتا ہے لیکن نبی ورسول ہرگز نہیں۔تاریخ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ ایسا باطل دعویٰ کرنے والے اپنے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب

Marfat.com

نہیں ہو سکے بلکہ اہل اسلام کی طرف سے انہیں سخت ردعمل اور طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا، دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ان کا مقدر ٹھہری اور آخرت میں شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب: ۳۳/۴۰)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (یعنی آخری نبی) ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). ❶

"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

❶ مسند أحمد: ۵/۳۹۶۔ معجم الکبیر للطبرانی: ۳/۱۶۹۔ مستدرک حاکم: ۴/۴۴۸۔

Marfat.com

عبادات

عبادت کا حکم:

اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالاتے ہوئے اور اس کے لایعدولایحصی انعامات پر اظہار تشکر کے طور پر اس کی عبادت و پرستش کرنا حقوق اللہ میں سے اہم حق ہے، جو بندوں پر فرض ہے۔ بندگی کا تقاضا یہی ہے کہ اپنی پیشانی کو اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ٹیکا جائے اور قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم بھی فرمایا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۱)

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی (پیدا کیا ہے) شاید کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الانبیاء:۲۱/۹۲)

"یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو۔"

نیز فرمایا:

﴿يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّاىَ فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ (العنکبوت:۲۹/۵۶)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! یقیناً میری زمین وسیع ہے، پس تم میری عبادت کرو۔"

Marfat.com

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (ھود:۱۱/ ۱۲۳)

"آسمان اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہے اور سارا معاملہ اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے، پس اے نبی! تو اسی کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ رکھ اور جو کچھ تم کر رہے ہو تیرا رب اس سے چنداں غافل نہیں ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلا دیجیے کہ جس پر عمل پیرا رہنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔" اس (دیہاتی) نے کہا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس چیز پر نہ کوئی اضافہ کروں گا (یعنی صرف یہی عمل کروں گا) جب وہ دیہاتی واپس مڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا پسند کرے، تو وہ اسے دیکھ لے۔" ❁

نماز کی منادی واذان:

یہاں عبادت کی مختلف صورتوں کا ذکر ہوگا۔ سب سے اول عبادت نماز ہے اور ہر نماز کے وقت سے لوگوں کو باخبر کرنے اور باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے شریعت اسلامیہ میں احسن طریقہ اذان کا ہے۔ نماز کا وقت ہونے پر مسنون کلمات سے منادی کرنا اذان کہلاتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الجمعہ:۶۲/ ۹)

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکوٰۃ، ح ۱۳۹۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، ح: ۱۴۔

Marfat.com

"اے ایمان والے لوگو! جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جان لو۔"

اور فرمایا:

﴿وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۵۸)

"جب تم نماز کے لیے منادی کرتے ہو تو وہ (کفار) اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اسے کھیل کود سمجھتے ہیں، ایسا وہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ (درحقیقت) وہ عقل نہیں رکھتے۔"

مکہ میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے فرض ہونے سے لے کر ہجرتِ مدینہ تک بغیر اذان کے ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد آپ ﷺ نے اس بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کے لیے جب ناقوس بجانے اور بعض نے آگ وغیرہ جلانے کا مشورہ دیا تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا خواب بیان کیا جس میں اذان کا ذکر تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اذان کے متعلق اسی طرح کا اپنا خواب بیان کیا تو آپ نبی ﷺ نے اسی طریقہ کو مشروع قرار دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا:

((يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ)). ❶

"اے بلال! اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔"

وضوء اور تیمم کا بیان:

نماز کی ادائیگی کے لیے طہارت شرط ہے، بغیر طہارت کے نماز مقبول نہیں اور طہارت

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاذان، باب بدء الاذان، ح:۶۰۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ، الباب الأول، ح:۳۷۷۔
جامع ترمذی۔ أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی بدء الأذان، ح:۱۹۰۔
سنن نسائی۔ کتاب الأذان، باب بدء الأذان، ح:۶۲۶

Marfat.com

کی بہترین صورت جو نبی کریم ﷺ نے سکھلائی ہے، وہ وضوء ہے۔ اس لیے ہر نماز وضوء سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے اور اگر کسی وجہ سے پانی میسر نہ ہو تو از راہِ رخصت تیمم کا حکم ہے، جو پاکیزہ مٹی سے کیا جاتا ہے۔ انہی دونوں کا بیان اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرما رہے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۶)

"اے ایمان والے لوگو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سروں پر مسح کیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھولیا کرو اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ پس اس (مٹی) پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں تنگ نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کرے شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)).

"یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے بے وضوء شخص کی نماز قبول نہیں کرتا، جب تک کہ وہ وضوء نہ کر لے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الوضوئ، باب لا تقبل صلاۃ بغیر طھور، ح:۱۳۵۔
مسند أحمد ح:۸۰۷۸۔

Marfat.com

وضوء کا طریقِ کار حدیثِ مبارکہ میں یوں بیان ہوا ہے:

((عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ مِنْ إِنَائِهٖ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَمِیْنَهٗ فِی الْوَضُوْءِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثاً، وَیَدَیْهِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ کِلْتَا رِجْلَیْهِ ثَلَاثاً ثُمَّ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، وَقَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). ❶

"عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کا پانی منگوایا پھر برتن میں سے (کچھ پانی) اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو وضوء کے پانی میں داخل کیا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور اسے جھاڑا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک اپنے بازوؤں کو بھی تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اسی وضو کی طرح وضوء کرتے دیکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضوء کی طرح وضو کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس دوران اس کے دل میں (اللہ کی طرف دھیان دینے کے علاوہ) کوئی خیال پیدا نہ ہوا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

اور پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر لینے کی رخصت دی گئی ہے، تیمم کا حکم نازل ہونے کے بابت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محوِ سفر تھے کہ بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہار

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، ح: ۱۵۸-۱۶۲-۱۸۳۲۔
صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و کماله، ح: ۲۲۶۔

Marfat.com

ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے۔ یہ ایسا مقام تھا کہ یہاں پانی موجود نہ تھا، رات وہیں گزر گئی۔ صبح کو جب اٹھے تو بہت سے صحابہ نے پانی نہ ہونے کے باعث بغیر وضوء کے ہی نماز پڑھ لی تو تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ ❁

تیمم کا طریقہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں:

((بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ : ((إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا)) ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ)). ❁

"حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا، میں نے پانی نہ پایا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کہ جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے یہی کافی تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح کرتا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو ایک ہی مرتبہ زمین پر مارا، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں پر پھیرا اور اپنی ہتھیلیوں کی باہر والی جانب پر اور اپنے چہرے پر۔"

یہ تمام نجاستِ صغریٰ یعنی بول و براز اور دیگر نواقضِ وضوء سے پاک ہونے کی صورتیں ہیں، لیکن اگر نجاستِ کبریٰ ہو یعنی جنابت وغیرہ تو اس صورت میں غسل کرنا واجب ہے۔ غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

❁ صحیح بخاری۔ کتاب التیمم، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ ح:۳۳۴۔ صحیح مسلم۔ کتاب الوضوء، باب التیمم، ح:۳۶۷۔

❁ صحیح بخاری۔ کتاب التیمم، باب التیمم ضربۃ، ح:۳۴۰۔ صحیح مسلم۔ کتاب الحیض، باب التیمم، ح:۳۶۸۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ)). ❶

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تھے تو (پہلے) اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز والا وضو کرتے، پھر غسل فرماتے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے بالوں کا خلال کرتے، یہاں تک کہ جب محسوس کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے سر) کی چمڑی تر ہوگئی تو تین مرتبہ اس پر پانی ڈالتے، پھر اپنے سارے جسم کو دھو لیتے۔"

اور ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ پہلے شرمگاہ کو اچھی طرح دھوتے اور پھر گزشتہ حدیث میں بیان طریقے کے مطابق غسل فرماتے اور آخر میں پاؤں دھو لیتے۔ ❷

نماز قائم کرنے کا حکم:

جملہ فرائض واجبات میں سب سے پہلا اور اہم فریضہ نماز ہے کیونکہ روزِ قیامت بھی جب انسان سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوگا تو سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہوگا، اس سے اس کی اہمیت اور بھی واضح ہوتی ہے اور اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ایک اہم ستون اور بنیادی رکن قرار دیا ہے کہ اس کے قیام سے اسلام کی عمارت قائم رہتی ہے اور اس کو چھوڑنے سے اسلام کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ بنابریں قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ نے قیامِ نماز کا حکم فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الغسل، باب تخلیل الشعر، ح:۲۶۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحیض، باب صفة غسل الجنابة، ح:۳۱۶۔

❷ صحیح بخاری۔ کتاب الغسل، باب من توضأ فی الجنابة ثم غسل سائر جسده، ح:۲۶۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحیض، باب صفة غسل الجنابة، ح:۳۱۷۔

Marfat.com

﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۴۳)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

ایک مقام پہ اپنی الوہیت کا ذکر فرمانے کے بعد لوگوں کو اپنی بندگی اور اقامتِ صلوٰۃ کا حکم فرمایا:

﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝﴾ (طٰہٰ:۲۰/۱۴)

"میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ ✽

ایک مقام پہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے نہ صرف انہیں اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرنے کا حکم فرمایا، بلکہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی سخت پابندی کی تاکید فرمائی، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَ اْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْھَا ؕ لَا نَسْـَٔلُکَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکَ ؕ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی ۝﴾ (طٰہٰ:۲۰/۱۳۲)

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کیجیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے۔ ہم آپ سے کوئی رزق نہیں چاہتے (بلکہ) رزق تو ہم آپ کو دے رہے ہیں اور بہترین انجام متقین کے لیے ہے۔"

نماز پڑھنے کے نبوی طریقِ کار کے بارے میں ہم یہاں چند ایک صحیح احادیث ذکر کرتے ہیں۔

✽ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم، ح:۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان أرکان الاسلام، ح:۱۶۔

Marfat.com

٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تو قراءت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، کیا آپ بتلائیں گے کہ تکبیر اور قراءت کے درمیان جو آپ کی خاموش ہوتی ہے اس میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (یہ دُعا) پڑھتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)). ❶

"اے اللہ! میرے اور میری غلطیوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے کہ جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے میری غلطیوں سے اس طرح صاف کر دے کہ جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھ سے میری غلطیوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

٭ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع کیا کرتے تھے اور قراءت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو نہ ہی اپنے سر کو زیادہ اوپر اٹھائے رکھتے اور نہ ہی بہت جھکا دیتے بلکہ اس کے درمیان میں رکھتے، جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدہ نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ برابر ہو کر کھڑے ہو جاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ برابر ہو کر بیٹھ جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھا کرتے تھے اور (تشہد میں بیٹھتے وقت) اپنا بایاں پاؤں بچھا دیتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان (کے بیٹھنے) کی ہیئت بنانے سے منع فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی روکا کرتے کہ آدمی اپنے بازو اس

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الأذان، باب مایقول بعد التکبیر، ح:۷۴۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، ح:۵۹۸۔

Marfat.com

طرح بچھالے کہ جس طرح درندہ بچھاتا ہے اور آپ ﷺ نماز کا اختتام سلام پھیرنے سے کیا کرتے تھے۔ ❁

نماز کے فوائد وفضائل:

نماز جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی کا نام ہے وہاں یہ بے شمار فضائل وفوائد کا بھی حاصل ہے کہ انسان اس کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتا ہے جس کی بناء پر دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اور اسی طرح اس سے نیکیوں کا حصول اور بُرائیوں کی مغفرت ہوتی ہے جو کہ انسان کی اُخروی زندگی میں کامیابی کا بہترین سامان ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵﴾ (العنکبوت:۲۹/۴۵)

"اور اس کتاب کو پڑھ جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔"

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ۝۱۱۴﴾ (ھود:۱۱/۱۱۴)

"نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر، یقیناً نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ان لوگوں کے لیے ہے جو (رب کو) یاد کرنے والے ہیں۔"

❁ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ، باب مایجمع صفۃ الصلاۃ ومایفتح بہ، ح:۴۹۸

Marfat.com

فجر وعصر کی خصوصی تاکید:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/۷۸)

"نماز قائم کرو، زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے (وقت) قرآن (پڑھنے) کا بھی التزام کرو کیونکہ فجر کا قرآن حاضر کیا جاتا ہے۔"

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ✿

"جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھتا ہے، وہ جنت میں جائے گا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۸)

"اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔"

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں دورانِ نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیا کرتے تھے اور اپنی ضروریات وحاجات ایک دوسرے سے نماز ہی میں بیان کر لیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ نازل فرما دی تو پھر ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور دوران نماز گفتگو کرنے سے بھی منع کر دیا گیا۔ ✿

✿ صحیح بخاری۔ کتاب مواقیت الصلواۃ، باب فضل صلاۃ الفجر، ح:۵۴۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما، ح:۶۳۵۔

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الجمعۃ، باب ماینھی عنہ من الکلام فی الصلوۃ، ح:۱۲۰۰

Marfat.com

صلوٰۃ الخوف کا ذکر:

نماز ایسا فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دورانِ جنگ بھی اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے، جسے صلوٰۃ الخوف سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۹)

"اگر بدامنی کی حالت ہو تو خواہ پیدل ہو یا سوار، جس طرح ممکن ہو نماز پڑھو اور جب امن میسّر آجائے تو اللہ کو اس طریقے سے یاد کرو جو اس نے تمہیں سکھلا دیا ہے جس سے تم پہلے ناواقف تھے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے (اور نماز پڑھنے لگے) لوگ بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ ان کی حفاظت کے لیے دشمن کے سامنے بھی رہے۔ چنانچہ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے آپ ﷺ کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہی، آپ ﷺ کے رکوع کے ساتھ رکوع کیا اور آپ ﷺ کے سجدے کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور جنہوں نے ایک رکعت ادا کر لی تھی وہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ آپ ﷺ کے پیچھے آ کھڑے ہوئے، اسی طرح انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا اور دوسری رکعت اپنی اپنی پوری کی اور سب لوگ نماز میں ہی تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے۔ [1]

قصر نماز کی رخصت:

اللہ تعالیٰ نے سفر کی صعوبتوں اور مشکلات کے پیشِ نظر رخصت دی ہے کہ مسافر مکمل نماز کی بجائے قصر نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء:۴/۱۰۱)

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب یحرس بعضھم بعضاً فی الصلوۃ الخوف، ح:۹۴۴

Marfat.com

"اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ تم نماز میں اختصار کر لیا کرو (خصوصا) جبکہ تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے کیونکہ وہ کھلم کھلا تمھاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دورانِ سفر صرف دو رکعت (نماز مغرب کے علاوہ) نماز ادا کریں۔ ❶

خشوع و یکسوئی سے نماز کی ادائیگی:

نماز میں بندہ چونکہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے، اس لیے نماز انتہائی یکسوئی اور خشوع وخضوع سے ادا کرنی چاہیے، کیونکہ اس میں غفلت برتنا ہلاکت کا سامان پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝﴾ (الماعون: ۱۰۷/ ۴ تا ۶)

"ہلاکت ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں اور وہ لوگوں کے دکھلاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ (البینۃ: ۹۸/ ۵)

"اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خاص کرتے ہوئے، بالکل یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، یہی درست دین ہے۔"

---

❶ سنن نسائی، کتاب الصلوۃ، باب کیف فرضت الصلوۃ، ح: ۴۵۷

Marfat.com

زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم:

اسلام کا تیسرا بنیادی امر فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ مال، اناج وسونا چاندی وغیرہ کے مقررہ نصاب تک پہنچنے سے زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے جو کہ اس مال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے صاحب نصاب کے لیے یہ اسی طرح فرض ہے جیسا کہ نماز، کیونکہ قرآن کریم میں بیشمار مقامات پر جہاں نماز کے قیام کا حکم دیا گیا ہے وہیں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (مزمل: ۷۳/ ۲۰)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتے رہو، جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے اور اللہ سے بخشش طلب کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾

(لقمان: ۳۱/ ۳تا۵)

"ہدایت ورحمت ان نیکوں کاروں کے لیے ہے جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؕ

Marfat.com

أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ (التوبۃ:۹/۷۱)

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ ورسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔"

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۷۷)

"جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، یقیناً ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔"

زکوٰۃ کے مصارف:

زکوٰۃ کے مصارف یعنی شرعاً زکوٰۃ کے حق دار کون لوگ ہیں؟ اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرما رہے ہیں:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾﴾ (التوبۃ:۹/۶۰)

"یقیناً اموالِ زکوٰۃ صرف فقیروں، مسکینوں، عاملین (یعنی زکوٰۃ جمع کرنے کے اُمور سرانجام دینے والے افراد کو) اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو اور قیدیوں کو آزاد کروانے اور قرض داروں کی مدد کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی خدمت نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں (یہ ایک) فریضہ ہے، اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

اس آیت میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں اور زکوٰۃ کا مال انہی آٹھ مصارف میں ہی تقسیم کرنا مشروع ہے، ان کے علاوہ کسی کو بھی زکوٰۃ کا مال نہیں دیا جا سکتا۔

Marfat.com

عشر اور صدقات وخیرات:

صدقات وخیرات نفلی عبادات ہیں۔ان کا اہتمام جہاں بہت سے محتاجوں اور بیکسوں کی مدد کا باعث ہے وہاں اپنی مغفرت ونجات اور اکتسابِ حسنات کا بھی ذریعہ ہے۔ہر شخص کو خدمتِ خلق اور رفعتِ درجات کے لیے اپنی حیثیت واستطاعت کے مطابق صدقہ وخیرات کرنا چاہیے، تاکہ آخرت کے لیے ذخیرہ اعمال ہو سکے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۡ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۴۱)

"وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور نخلستان پیدا کیے اور کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں (ایک دوسرے کے) مشابہ اور ذائقہ میں مختلف ہیں۔ان کی پیداوار کھاؤ اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۡ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۶۷)

"اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ہے، اس میں سے بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو، ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بُری سے بُری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم اسے لینا ہرگز گوارہ نہ کرو گے اِلّا کہ تم آنکھیں بند کر لو اور جان لو کہ اللہ غنی وحمید ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

Marfat.com

﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۵)

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کا طریقہ اختیار کرو یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد و قتال میں شریک رہے یہاں تک کہ اسلام کی روشنی ہر سُو پھیل گئی اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا تو ہم (صحابہ کرام) آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اب لڑائی ختم ہو گئی ہے اور ہم نے اپنے کھیتوں اور باغوں کا بھی کچھ خیال نہیں کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ❶

لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں وہ فرماتی ہیں کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ❷

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۵)

"وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، اپنے رشتہ داروں پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھی تم بھلائی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔"

﴿وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۹)

"وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے کہ جو کچھ تمہاری ضرورت

---

❶ سنن ابوداود۔ کتاب الجهاد، باب قوله: ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة، ح:۲۵۱۲

❷ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، باب قوله: وانفقوا فی سبیل الله ۔۔۔ الخ: ح:۴۵۱۶

Marfat.com

سے زیادہ ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے صاف صاف احکامات بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو۔"

ایک جگہ یوں ارشاد ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۵۴)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جو مال ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی اور نہ ہی سفارش، ظالم اصل میں وہی ہیں جو انکار کرنے والے ہیں۔"

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۶۱)

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کرنے کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک دانا بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور وہ فراخ دست اور علم والا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جو بکری ذبح کی تھی، اس کا کچھ حصہ باقی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ سب ختم ہو گیا (یعنی صدقہ کر دیا) صرف ایک کندھا باقی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسے نہ کہو بلکہ یوں کہو) "کندھے کے سوا باقی سب باقی ہے۔"

یعنی جو صدقہ ہو چکا ہے حقیقت میں وہی باقی ہے، کیونکہ وہ آخرت میں حصول اجر کے لیے ذخیرہ ہو جاتا ہے اور جو کھا پی لیا جاتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۸۰)

"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے، پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں تو وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے بلکہ یہ تو ان کے حق میں نہایت بری ہے، جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی روزِ قیامت ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔"

صیام رمضان کی فرضیت:

اسلام کا چوتھا بنیادی رکن روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزمرّہ کی پانچ نمازوں کی طرح ہی سال بھر میں ایک ماہ کے روزے فرض کیے ہیں۔ رمضان المبارک کو دیگر بارہ مہینوں پر اسی لیے فوقیت حاصل ہے کہ اس کے تمام دن ایک ایسی عبادت میں گزارے جاتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسقدر محبوب ہے کہ اس کی جزا و ثواب لکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا انتخاب نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذمہ داری لی ہے امت محمدیہ سے پہلی اُمتوں پر بھی رمضان کے روزے فرض کیے گئے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/۱۸۳، ۱۸۴)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ چند مقرر دنوں کے روزے ہیں،

Marfat.com

اگر تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو (اور وہ روزے نہ رکھ سکے) تو وہ دوسرے دنوں میں قضائی دے لے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾﴾ (البقرۃ:۲/۱۸۵)

"جو بھی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں قضائی دے، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ مشقت کا ارادہ نہیں رکھتا (یہ طریقہ اس لیے تمہیں بتایا گیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کر سکو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم پر ہدایت عطا کرنے کا انعام کیا ہے اس پر تم اللہ کی بڑائی بیان کر سکو شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔"

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). [1]

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔"

روزے کی رخصت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے دوران سفر روزے سے متعلق فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). "اگر تم چاہو تو رکھو اور اگر تم چاہو تو چھوڑ دو۔"

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا... الخ، ح:۱۹۱۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، ح:۷۶۰۔

[2] صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب صوم فی السفر والإفطار، ح:۱۹۴۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر، ح:۱۱۲۱۔

Marfat.com

فریضۂ حج کی ادائیگی:

بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کا تیسرا رکن ہے اور یہ ہر شخص پر فرض نہیں ہے بلکہ یہ فریضہ صرف اسی پر عائد ہوتا ہے جو صاحب استطاعت ہو لیکن جو شخص استطاعت کے باوجود حج نہ کرے تو وہ فرض کی عدم ادائیگی کا مرتکب ہونے کے باعث گنہگار ہوگا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْقَآىِٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۲۶ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝۲۷ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ ۝۲۸﴾ (الحج: ۲۲/۲۶ تا ۲۸)

"اور جب ہم نے ابراہیمؑ کے لیے کعبہ کی جگہ مقرر کی (اس شرط پر) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے، لوگ تیرے پاس پیادہ اور سوار دور دراز علاقوں سے آنے لگیں گے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے فائدہ کے لیے (بیت اللہ میں) حاضر ہوں اور ان مقرر دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں، پھر تم خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۹۶ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹۷﴾

(آل عمران: ۳/۹۶، ۹۷)

"اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے، جو تمام دنیا کے

Marfat.com

لیے بابرکت اور ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی نشانیاں ہیں اور مقامِ ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن پاتا ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو اس کے راستے کی استطاعت رکھتے ہوں حج فرض کر دیا ہے، اور جو لوگ کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۶)

"اور حج وعمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو، پھر اگر تم (بیماری یا دشمن کی وجہ سے) روکے جاؤ تو جو میسر ہو قربانی بھیجو اور جب تک قربانی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ منڈواؤ، اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو (بال اتارنے کا) فدیہ دینا چاہیے؛ روزہ یا خیرات یا قربانی، پھر جب تمہارا خوف جاتا رہے اور کوئی عمرے کو حج سے ملا کر تمتع کرنا چاہے تو جیسے میسر آئے قربانی کرے یا پھر اگر قربانی مقدور نہ ہو تو تین روزے حج (کے دنوں) میں رکھ لو اور سات روزے جب تم لوٹ کر آؤ۔ یہ پورے دس ہو جائیں گے، یہ اس شخص کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"

حج وعمرہ کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ فرمایا:

((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ

Marfat.com

اِلَّا الْجَنَّةُ)). ❶

"ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/ ۱۹۷ تا ۱۹۹)

"حج کے مہینے معلوم ہیں، پھر جو کوئی ان دنوں میں حج کا احرام باندھ لے تو حج میں شہوت کی باتیں، گناہ اور جھگڑا نہ کرے اور جو بھی نیک کام تم کرو گے اللہ کو معلوم ہو جائے گا اور زادِ راہ لے لیا کرو پس بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے، اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرو۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم (حج کے دنوں میں) اپنے پروردگار کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور اسے ویسے ہی یاد کرو جیسے اس نے تمہیں بتلایا ہے اگرچہ اس سے پہلے تم گمراہ تھے۔ ایک بات اور ہے کہ اسی مقام سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

توبہ واستغفار کا بیان:

انسان خطا کا پُتلا ہے، اس سے غلطی ہو جانا ایک فطری عمل ہے لیکن دانش مندی اور

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ وفضلھا، ح: ۱۷۷۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرۃ، ح: ۱۳۴۹۔

Marfat.com

دِینی بہتری اس میں ہے کہ انسان خطا ہونے پر فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے اور اپنے گناہ کی بخشش مانگ لے، یقیناً اللہ سچے دِل سے معافی مانگنے والوں کی قدر کرتا ہے اور انہیں معاف فرما دیتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۷۱)

"جو شخص توبہ کرلیتا ہے اور نیک عمل اختیار کرتا ہے، وہ اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹ آنے کا حق ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۶۷)

"جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے، وہی یہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ (آخرت میں) فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔"

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾ (الاعراف:۷/۱۵۳)

"جو لوگ برے عمل کریں، پھر توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً اس توبہ اور ایمان کے بعد تیرا رب درگزر اور رحم فرمانے والا ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾ (الانعام:۶/۵۴)

"جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو تم

Marfat.com

پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم لازم کرلیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی نادانی سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۱۰، ۱۱۱)

"اور جو کوئی شخص برا فعل کر گزرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا مگر جو برائی کمائے تو اس کی یہ کمائی اس کے لیے وبال ہوگی، اللہ تعالیٰ سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (التحریم: ۶۶/ ۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے پکی سچی توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔"

ذکرِ الٰہی کی فضیلت و اہمیت:

اللہ کا ذکر اس کے بندوں کے لیے ایسا میٹھا نشہ ہے کہ جسے وہ کرتے ہیں تو انہیں ایسا سکون ملتا ہے جس کے فوائد اور احساس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس کی بے پناہ نعمتوں کے شکریہ کے طور پر ہم ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

Marfat.com

اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ ﴾ (الاحزاب:۳۳/۴۱،۴۲)

"اے ایمان والے لوگو! اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾﴾ (الاعراف:۷/۲۰۵)

"اور (اے پیغمبر!) اپنے رب کا ذکر کیا کیجیے اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور اونچی آواز کی نسبت آہستہ آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جایئے۔"

نیز فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾﴾ (الانفال:۸/۲)

"یقیناً ایمان والے تو وہ ہیں کہ ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾﴾ (الرعد:۱۳/۲۸)

"جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے دل اللہ کے ذکر سے ایمان حاصل کرتے ہیں، خبردار! دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہی ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَ

Marfat.com

الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵﴾ (العنکبوت:۲۹/۴۵)

"جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کیجیے یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹﴾ (المنافقون:۶۳/۹)

"اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔"

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ۝۱۵۲﴾ (البقرۃ:۲/۱۵۲)

"سو تم میرا ذکر کیے رکھو میں تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

تقویٰ و خشیت الٰہی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳﴾ (لقمان:۳۱/۳۳)

"لوگو! بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے بدلہ دینے والا ہوگا۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

Marfat.com

وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

(الزمر:۳۹/۱۰)

"(اے پیغمبر ﷺ!) کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب سے ڈرو، جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے اور خدا کی زمین وسیع ہے، یقیناً صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب پورا دیا جائے گا۔"

اور فرمایا:

﴿وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾﴾ (الشعراء:۲۶/ ۱۸۳، ۱۸۴)

"اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اور اس ذات کا خوف کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔"

نیز فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾﴾ (الحشر:۵۹/۱۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے، اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ یقیناً ان اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾﴾ (الطلاق:۶۵/۵)

"یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو اس سے دور کر دے گا اور اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔"

Marfat.com

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝﴾ (البینہ: ۹۸/ ۷،۸)

"جولوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کیے وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں، ان کی جزا ان کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے اور یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا کا حکم:

انسان کے اور اس کے پروردگار کے درمیان بہترین تعلق دعاء ہے، دعاء کرتے رہنے سے گویا یہ تعلق بحال رہتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس سے کچھ اپنی باتیں بھی منوا لیتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۹۷،۹۸)

"اور دُعا کیجیے کہ اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝﴾ (المومن: ۴۰/ ۶۰)

"تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

Marfat.com

نیز فرمایا:

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۷۷)

"کہہ دیجیے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا، تم تو جھٹلا چکے ہو، اب عنقریب اس کی سزا تمہیں چمٹ جانے والی ہوگی۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النمل:۲۷/۶۲)

"کون ہے جو بیقرار کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارے، اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے، اور تمہیں زمین میں خلیفہ مقرر کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔"

Marfat.com

اخلاقیات

حسنِ خلق کی اہمیت:

اسلام میں حسنِ اخلاق کی بہت اہمیت ہے اور بیشتر ممنوع امور اسی کے متعلق ہیں اور بہت سے محاسن امور جنہیں اپنانے کا حکم ہے مثلاً سچ، حسن گویائی، ادائے امانت اور ایفائے عہد وغیرہ بھی اخلاقیات کے تحت ہی آتے ہیں۔ اس لیے اپنی شخصیت کو نکھارنے، عنداللہ محبوب بننے اور لوگوں کی نظروں میں اپنا وقار اور دلوں میں پیار پیدا کرنے کے لیے حسن اخلاق کو اپنانا چاہیے۔ اخلاق کا معاملہ اتنا اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے پیغمبر ﷺ کو بھی خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۵۹)

"(اے پیغمبرؐ) اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان، سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گرد سے بھاگ جاتے سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کرتے وقت ان سے مشورہ کرلیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ)).

Marfat.com

"ترازو میں سب سے بھاری عمل حسن اخلاق ہوگا۔" ❶

اسی طرح ایک اور مقام پر حسنِ خلق کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً)). ❷

"مومنوں میں سے بلحاظِ ایمان کامل ترین شخص وہ ہے، جس کا اخلاق اچھا ہے۔"

لغو باتوں سے اعراض:

مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنی زبان کو فحش اور لغو و فضول باتوں سے ناپاک کرے بلکہ بامقصد اور بامطلب بات کرنی چاہیے تاکہ غیر ضروری باتوں کی وجہ سے ہمارا مواخذہ نہ کیا جائے اور ہمارا وقار بھی نہ گرے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝﴾ (الفرقان: ۲۵/ ۷۲)

"اور (رحمان کے بندے وہ ہیں) جو لغو باتوں سے بڑی شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔"

اور سورۃ المومنون میں مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے یہ صفت بھی بیان فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝﴾ (المومنون: ۲۳/ ۳)

"اور (مومنین کی یہ صفت ہے کہ) وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔"

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ)). ❸

"آدمی کے اسلام کا حسن اسی میں ہے کہ وہ فضول اور بے فائدہ باتوں کو ترک کر دے۔"

---

❶ صحيح ابن حبان: ۱/ ۳۵۰
جامع ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ح: ۲۰۰۳

❷ سنن أبوداؤد۔ كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ح: ۴۶۸۲
جامع ترمذی۔ أبواب الرضاء، باب ماجاء فی حق المراة على زوجها، ح: ۱۱۶۲

❸ جامع ترمذی۔ ابواب الزهد، باب من حسن الاسلام المرء۔۔۔ الخ، ح: ۲۳۱۷
سنن ابن ماجه۔ كتاب الفتن، باب كف اللسان فی الفتنة، ح: ۳۹۷۶

Marfat.com

مذاق کی ممانعت:

مذاق کا ایسا انداز شریعت میں ممنوع ہے جس سے مسلمان بھائی کی توہین اور ہتک ہوتی ہو، کیونکہ کسی بھی مسلمان کی عزت اچھالنا کبیرہ گناہ ہے اور عزت کی حفاظت شریعت کا اہم مسئلہ ہے۔ اسی لیے اللہ ورسولؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾

"اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں، عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ۔" (الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِداً فَتُخْلِفَهُ)). [1]

"اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا مت کر، نہ ہی اس کے ساتھ مذاق کر اور نہ اس سے ایسا وعدہ کر کہ جس کی تو خلاف ورزی کرے۔"

بُرے القابات دینے کی ممانعت:

یہ بھی تباہ کن اخلاقی بیماری ہے، جس سے دوسرے مسلمانوں کی ہتک اور توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ اس کی برائی کا اندازہ اسی بات سے کیجیے کہ خود اپنے لیے ہم اس بات کو انتہائی ناپسندیدہ سمجھتے ہیں تو پھر دوسروں کے لیے اس بری عادت کو کیوں اپناتے ہیں؟۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

"اور ایک دوسرے کو برے القابات مت دو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو (اپنے اس برے فعل سے) توبہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔"

---

[1] جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب المراء، ح: ۱۹۹۵۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)). ❶

"جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔"

جاسوسی اور بدگمانی سے بچنا:

انسان اس مکروہ عمل کا اس وقت مرتکب ہوتا ہے جب اس کا اپنے مسلمان بھائی پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے یا اس کے عیب ڈھونڈنے کے لیے یہ عمل کرتا ہے اور بدگمانی جیسی بری حرکت جس شخص میں پیدا ہو جاتی ہے تو پھر وہ ہر وقت اپنے بھائی کے بارے میں برے خیالات ہی سوچتا رہتا ہے اور اس کی اچھائیوں کو بھی اس نظر سے دیکھتا اور لوگوں میں بیان کرتا ہے کہ انہیں بھی برائیاں ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات:۴۹/۱۲)

"اے ایمان والے لوگو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی بھی مت کیا کرو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝﴾ (الذاریات:۵۱/۱۰،۱۱)

"ہلاک ہو گئے قیاس وگمان سے حکم لگانے والے لوگ، جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔"

نیز فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب أی الاسلام افضل، ح:۱۱
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام، ح:۴۲

Marfat.com

﴿وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۱۶)

"اور (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے، وہ تو محض گمان اور قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔"

ایک اور مقام پہ اسی ضمن میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۳۶)

"ان میں سے اکثر لوگ محض گمان کے پیچھے چلتے ہیں حالانکہ گمان حق کی ضرورت کو کچھ بھی پورا نہیں کرتا، جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔"

رسول معظم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا)). ❶

نہ تم ٹوہ لگاؤ، نہ ہی جاسوسی کرو، نہ دنیوی امور میں بہت زیادہ رغبت رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)). ❷

"بدگمانی سے بچو، یقیناً بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الادب، باب مایُنھی عن التحاسد والتدابر، ح:۶۰۶۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظن ... الخ، ح:۲۵۶۳۔

❷ صحیح بخاری۔ کتاب النکاح، باب لا یخطب علی خطبۃ اخیہ ....لخ، :۵۱۴۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ، ح:۲۵۶۳۔

Marfat.com

غیبت کی ممانعت:

اپنے مسلمان بھائی کی کسی ایسی بات کو اس کی پیٹھ کے پیچھے لوگوں میں بیان کرنا کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہو، خواہ وہ بات اس میں موجود ہی ہو، غیبت کہلاتا ہے اور اس کے گناہ کی شدت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ کریم میں اس عمل کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے، کیونکہ اس سے نفرتیں بڑھتی ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور باہمی تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں، اس لیے ایسے قبیح عمل سے نہ صرف خود بچنا چاہیے بلکہ آپ کسی میں یہ خصلت دیکھیں تو اس کی بھی اصلاح کریں تاکہ برائی بڑھنے سے پہلے ختم ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحجرات:۴۹/۱۲)

"اور تم میں سے کوئی بھی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ تم اسے تو ناپسند کرتے ہو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(غیبت یہ ہے) کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔" آپؐ سے پوچھا گیا کہ اگر وہ بات اس بھائی میں موجود ہو تب بھی؟ (یعنی پھر بھی اس کا ذکر کرنا غیبت کہلائے گا؟) تو آپؐ نے فرمایا: "اگر وہ بات اس میں موجود ہو جو تو نے کی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں موجود نہیں جو تو نے اس کے بارے میں بیان کی ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔" ❶

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبة، ح:۲۵۸۹۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ح:۴۸۷۴۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی الغیبة، ح:۱۹۳۴

Marfat.com

سرگوشی سے احتراز:

تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو کا آپس میں سرگوشی کرنا انتہائی برا عمل ہے کیونکہ ان کے اس عمل سے تیسرے کو ذہنی طور پر بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ سوچنے لگتا ہے کہ شاید انہوں نے میرے متعلق کوئی بات کی ہے اگرچہ انہوں نے کوئی اور بات ہی کی ہو۔ لہٰذا اگر بات کرنا ناگزیر بھی ہو تو اس کے پاس کرنے کی بجائے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے اور جب اس سے علیحدہ ہو جائیں یا پھر لوگوں میں گھل مل جائیں تو پھر بات کرنی چاہیے تاکہ وہ کسی بھی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (المجادلۃ: ۵۸/۹، ۱۰)

"اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ، زیادتی اور معصیتِ رسول کی سرگوشی نہ کرو اور تم نیکی اور تقویٰ کی سرگوشی کرو اور اللہ سے ڈر جاؤ جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے، یقیناً (بری) سرگوشیاں شیطانی کام ہیں تاکہ ایمان والوں کو رنج پہنچے، اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۱۴)

"لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر جو صدقہ و خیرات یا نیکی یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے بات کرے اور جو شخص صرف اللہ کی رضامندی حاصل

Marfat.com

کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا اجر دیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ)). ❶

"جب تم تین آدمی (ایک ہی جگہ پر موجود ہو) تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں۔"

مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ یہ بتلا رہے ہیں کہ سرگوشی صرف تین لوگوں سے مقید نہیں ہے، بلکہ پانچ لوگوں میں سے چار افراد کا پانچویں سے کوئی بات چھپا کر کرنا بھی سرگوشی ہی کہلائے گا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (المجادلۃ:۵۸/۷)

"کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان وزمین کی ہر چیز کو جانتا ہے تین آدمیوں کی سرگوشی میں چوتھا اللہ ہوتا ہے (جو سب کچھ سن رہا ہوتا ہے) اور پانچ آدمیوں کی سرگوشی میں چھٹا اللہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی سرگوشی مگر وہ (اللہ) ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں، پھر روزِ قیامت ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

سرگوشی سے ممانعت کے باوجود بھی جو لوگ باز نہیں آتے، ان کے بارے میں باری تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثۃ فلا بأس من بالمسارۃ والمناجاۃ، ح:۶۲۹۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب الأدب، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، ح:۲۱۸۴)

Marfat.com

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ (المجادلہ:۵۸/۸)

"کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں سرگوشی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس کام کو دوبارہ کر رہے ہیں جس سے انہیں روکا گیا تھا اور آپس میں گناہ کی، ظلم و زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو ان لفظوں میں سلام کہتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا اور دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کی سزا ہی کافی ہے جس میں وہ جائیں گے پس وہ برا ٹھکانہ ہے۔"

اگر تیسرے شخص سے چھپا کر آپس میں کوئی بات کرنا ناگزیر ہو اور وہ اس کے متعلق بھی نہ ہو، تو پھر بھی نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے یہ طریقہ بتلایا ہے کہ وہاں سے اٹھ کر لوگوں میں مل جل جانے کے بعد ہی ایسا کر سکتے ہو، جیسا کہ فرمایا:

((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ)). ❶

"جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے شخص کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جاؤ، اس لیے کہ (تمہارا) ایسا کرنا اس (تیسرے) کو پریشان کرے گا۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا أکثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارقة والمناجاة، ح:۶۲۹۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب الأدب، باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، ح:۲۱۸۴۔

Marfat.com

غصے کو پی جانا:

غصے کی حالت میں انسان کو سوچنے کا موقع نہیں ملتا اور وہ جذبات میں بسا اوقات وہ کچھ کر گزرتا ہے کہ جس کے بعد اسے اپنی غلطی کا شدید احساس ہوتا ہے لیکن پھر پچھتاوا بے سود ہوتا ہے، کیونکہ وہ نقصان سے دوچار ہو چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا غصے کے وقت جذبات پر قابو رکھنا چاہیے اور غصے کو پی جانا چاہیے تاکہ معاملہ بڑھنے کی بجائے وہیں پر ختم ہو جائے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۳۳، ۱۳۴)

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (وہ پرہیزگار) جو تنگی اور خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). [1]

"پہلوان وہ نہیں ہے جو بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔"

لعن وطعن سے باز رہنا:

لعن وطعن کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں ہے بلکہ مسلمان کی زبان سے تو ہمیشہ اچھی باتیں اور دعائیہ کلمات ہی ادا ہونے چاہئیں، کیونکہ اسلام کی تعلیمات حسن اخلاق کو اپنانے کا حکم دیتی

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الأحکام، باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ح: ۷۱۵۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، ح: ۲۶۰۹۔

Marfat.com

ہیں سوءِ اخلاق کو نہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١﴾ (الہمزۃ: ۱۰۴/۱)

"تباہی ہے اس شخص کے لیے جو (منہ پر) لوگوں کو طعن کرے اور (پیٹھ پیچھے) ان کی برائیاں بیان کرے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ)). ❶

"مومن نہ تو طعن زنی کرتا ہے اور نہ ہی لعنت کرتا ہے، نہ فحش گفتگو کرتا ہے اور نہ ہی زبان درازی کرتا ہے۔"

الزام تراشی کی ممانعت:

کسی کو ناکردہ کام کا موردِ الزام ٹھہرانا بھی ظلم ہی کی ایک صورت ہے۔ اس لیے عمداً یا بلاتحقیق کسی بھی شخص پر الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے، تاکہ کوئی بے گناہ ظلم کا نشانہ نہ بن سکے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝١١٢﴾ (النساء: ۴/۱۱۲)

"اور جو شخص کوئی گناہ یا خطا کر کے کسی بے گناہ پر الزام تھوپ دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو تمہارے اس (مسلمان) بھائی میں نہ پائی جاتی ہو جس کے بابت تم نے بات کی ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔" ❷

---

❶ جامع ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ح: ۱۹۷۷۔

❷ صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبة، ح: ۲۵۸۹۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ح: ۴۸۷۴۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی الغیبة، ح: ۱۹۳۴۔

Marfat.com

بات کی تحقیق کرنا:

بہت سے مسائل صرف اسی وجہ سے گھمبیر صورت اختیار کر جاتے ہیں کہ ہم کسی بات کی تحقیق وتصدیق کیے بغیر آگے بیان کر دیتے ہیں، پھر وہ لوگوں میں اس طرح مشہور ہو جاتی ہے کہ اس کے منفی نتائج برآمد ہوتے ہیں اور وہ اختلافات وتنازعات کی صورت اختیار کر جاتی ہیں۔اس لیے ہر بات کو آگے بیان کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝﴾ (الحجرات:۴۹/۶)

"اے ایمان والے لوگو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)). ❶

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنے، اسے (بغیر تحقیق کے) آگے بیان کر دے۔"

ادائے امانت کا حکم:

نبی کریم ﷺ کی وہ صفات جنہیں غیر مسلمین بھی مانے بغیر نہیں رہ پاتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ امین تھے، یعنی امانت کی حفاظت اور ادائیگی آپ کی ممتاز صفت تھی۔اس لیے ہر مسلمان کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو نمونہ اور قرآن کے ان احکامات پر عمل کرتے ہوئے امانت کی حفاظت اور اس کے اہل کو ادا کرنے کی صفت سے متصف ہونا چاہیے۔

---

❶ صحیح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، ح:۵

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۵۸)

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"

اور مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۸)

"اور (مومنوں کی یہ صفت ہے) وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰي سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝﴾

(البقرۃ: ۲/ ۲۸۳)

"ہاں اگر تم آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپا لے تو وہ گنہگار دل والا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو جاننے والا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ

Marfat.com

كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). ❶

"چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جاتی ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہیں دیتا: ① جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے، ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے، ③ جب کسی سے وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور ④ جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دے۔

ایفائے عہد کا حکم:

وعدہ خلافی نفاق کی علامت ہے اور جس شخص میں یہ خصلت پائی جائے تو گویا اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جاتی ہے، لہٰذا وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا کرنا چاہیے، کیونکہ روزِ قیامت وعدے کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۹۱﴾ (النحل:۱۶/۹۱)

"اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو بخوبی جانتا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹۵﴾ (النحل:۱۶/۹۵)

"تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو، یقیناً اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الإیمان، باب علامات المنافق، ح:۳۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب لا یدخل الجنة الا المومنون، ح:۵۸۔

Marfat.com

متقی لوگوں کی صفات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

﴿وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۷۷)

"جو عہد کریں تو پورا کرتے ہیں اور تنگی و مصیبت اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کرتے ہیں، یہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہیں۔"

یہاں مؤمنین کی متعدد صفات ذکر کرتے ہوئے ان میں ایک صفت یہ بھی ذکر فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون:۲۳/۸)

"اور (مومنوں کی یہ صفت ہے کہ) وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔"

اور گزشتہ صفحے میں ادائے امانت کی بحث کے تحت یہ حدیث بیان ہو چکی ہے کہ نبی ﷺ نے منافق کی چار خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ بیان فرمائی ہے کہ جب وہ کسی سے وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ❶

ایک مقام پہ اللہ یوں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/۳۴)

"اور وعدے کو پورا کرو کیونکہ وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

اس امر کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے یہ وعید سنائی:

﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝﴾

(الرعد:۱۳/۲۵)

"اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب علامات المنافق، ح:۳۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب لا یدخل الجنۃ الا المومنون، ح:۵۸۔

Marfat.com

اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت اور برا گھر ہے۔"

آپس میں مشاورت:

مشاورت میں خیر ہوتی ہے، جس کام کے سرانجام دینے میں کسی سے مشورہ کرلیا جائے اس میں انسان کو خیر حاصل ہوتی ہے، اسی لیے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۵۹)

"اور (اے نبی) کوئی بھی کام کرتے وقت ان سے مشورہ کرلیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۳۸)

"اور وہ اپنے رب کے حکم کو قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

دوسروں کو ترجیح دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (الحشر: ۵۹/۹)

"اور ان کے لیے جنہوں نے اس گھر (یعنی مدینہ) میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو

Marfat.com

کچھ دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے کہ) جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہے۔"

تمام انسان برابر ہیں:

انسان کو اسلام نے اگر کسی پر عزت اور مرتبت دی ہے تو وہ صرف اور صرف تقویٰ کی بنیاد پر دی ہے، اس کے علاوہ کوئی ایک بھی ایسی چیز عند اللہ معتبر نہیں ہے کہ جس کی بناء پر کوئی شخص کسی پر معزز ہونے کا فخر جتلائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾

(الحجرات:۴۹/ ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے کنبے اور قبیلے فقط اس لیے بنائے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے نزدیک تم سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔"

Marfat.com

اسلامی طرزِ معاشرت

علم وحکمت:

اسلامی طرزِ معاشرت کا اوّلین اصول یہی ہے کہ ہر انسان علم وحکمت کی دولت سے مالا مال ہو اور اسے اسلام کی بنیادی تعلیمات کے علاوہ فرائض وواجبات اور روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل میں شرعی راہنمائی کا علم ہو۔ دنیا کے شانہ بشانہ چلنے کے لیے عصری علوم وفنون میں مہارت پیدا کرے تاکہ زوالِ امت کے اسباب کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ جہالت کی زندگی گمراہی کی زندگی کے مترادف ہے، اس لیے عروج وترقی کی منازل طے کرنے کے لیے دینی و دنیوی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا مسلم معاشرے کے ہر شخص پر لازم وضروری ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو پہلی وحی نازل فرمائی، وہ تعلیم وتعلم ہی سے متعلقہ تھی۔ ملاحظہ ہو:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ۝۲ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ۝۵ ﴾ (العلق:۹۶/۱تا۵)

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، اس نے انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا ہی نہ تھا۔"

علم کی ترغیب دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ)). [1] "علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الايمان، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ح:۲۲۴۔ الجامع الصغير:۳۹۱۳۔ مسند البزار:۱/۱۷۳۔ شعب الايمان للبيهقي:۳/۱۹۵۔

Marfat.com

اصحابِ علم کے خشیتِ الٰہی کی صفت کے حامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝﴾

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ غالب اور بخشنے والا ہے۔" (فاطر:۳۵/۲۸)

علم وحکمت یقیناً خیرِ کثیر ہے، جس کا اللہ تعالیٰ یوں ذکر فرما رہا ہے:

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۶۹)

"اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے حکمت ودانائی عطا کرتا ہے اور جس شخص کو حکمت ودانائی عطا کردی گئی (وہ جان لے کہ) وہ بہت زیادہ بھلائی سے نواز دیا گیا ہے اور نصیحت صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). ❶

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"

اہلِ علم لوگوں کی بلندیٔ درجات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (المجادلۃ:۵۸/۱۱)

"تم میں سے جو ایمان رکھنے والے ہیں اور جنہیں علم عطا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا اور جو کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا، ح:۷۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ، باب النہی عن المسألۃ، ح:۱۰۳۷۔
جامع ترمذی۔ أبواب العلم، باب اذا أراد اللہ بعبد خیرا فقہہ فی الدین، ح:۲۶۴۵۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب العلم، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ح:۲۲۰۔

Marfat.com

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو بے علم لوگوں سے ممتاز کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (الزمر:۳۹/۹)

"بھلا جو شخص رات کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب سے رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں؟) بتاؤ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)). ❶

"علم والے کی فضیلت عبادت کرنے والے پر ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے کسی ادنیٰ شخص پر ہے۔"

طہارت و پاکیزگی:

طہارت و پاکیزگی ہر مسلمان کی صفت ہونی چاہیے، کیونکہ پاکیزگی اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ناپاک رہنا گویا اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے سے محروم ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی کا حکم کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾ (مدثر:۷۴/۱تا۵)

"اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور (لوگوں کو) خبردار کر اور اپنے رب کی بڑائی

---

❶ جامع ترمذی۔ أبواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ح:۲۶۷۵۔
سنن دارمی۔ کتاب العلم، باب من قال: العلم الخشیة وتقوی الله، ح:۷۹۲۔
المعجم الکبیر للطبرانی:۸/۳۳۲)

Marfat.com

بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی کو دور کر دے۔"

پاک و ناپاک کو یکساں ہونے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۱۰۰)

"کہہ دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے، اگرچہ آپ کو ناپاک کی کثرت اچھی ہی لگے، اے عقلمندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

پاک رہنے والوں سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝﴾

"جس مسجد کی روز اول سے ہی تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی تھی وہی زیادہ لائق ہے کہ تم (عبادت کے لیے) اس میں کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" (التوبۃ:۹/۱۰۸)

آدابِ گفتگو:

انسان جب تک خاموش رہتا ہے تب تک اس کے خصائل و عیوب دونوں چھپے رہتے ہیں اور جب وہ بولتا ہے تو مخاطب پر اس کی عقل و دانش کی دونوں جہتیں واضح ہو جاتی ہیں۔ اس لیے انسان کا سلیقۂ گفتگو اچھا ہونا چاہیے اور اسے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر گفتگو کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کی صفاتِ عالیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی:

﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۶۳)

"اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرتے ہیں تو وہ (ان سے اُلجھتے نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں) سلام ہو۔"

Marfat.com

یعنی وہ جُہّال سے بحث ومباحثہ کرنے اوران کی یاوہ گوئیوں میں شریک ہونے کی بجائے انہیں سلام کرتے ہوئے چلتے بنتے ہیں، تاکہ لغویات اورلایعنی وبے مقصد گفتگو سے بچا جاسکے۔

پھراسی مقام پر چندآیات کے بعد یہ خصلتِ مدیحہ ذکرفرمائی کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۷۲)

"اور وہ جھوٹ پر گواہ نہیں بنتے اور جب ان کا کسی لغوبات سے گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزرجاتے ہیں۔"

کامیاب مسلمانوں کی صفات میں ایک صفت لغوگفتگو سے اعراض بھی بیان کی، جیسا کہ فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون:۲۳/۱تا۳)

"یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ)). ✽

"آدمی کے اسلام کا حسن اسی میں ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔"

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/۵۳)

✽ جامع ترمذی۔ کتاب الزھد، باب فیمن تکلم کلمة یضحک به الناس، ح:۲۳۱۷۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنة، ح:۳۹۷۶۔
مسند أحمد ۳/۲۵۹۔ شعب الایمان للبیهقی: ۷/۵٤۔ صحیح ابن حبان: ۱/٤٦٦۔

Marfat.com

"اور (اے پیغمبر) میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ بات کیا کریں جو بہترین ہو، کیونکہ شیطان ان کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ)). * "پاکیزہ بات کرنا بھی صدقہ ہے۔"

پاکیزہ بات کرنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی بولتے ہوئے ہمیشہ اچھی بات ہی کرے اور بولنے کا انداز بھی انتہائی شائستہ اپنائے، یہاں تک کہ اگر کسی سے تلخ کلامی بھی ہو جاتی ہے تو متذکرہ بالا فرمانِ الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ بھی بیہودہ گوئی پہ اتریں، بلکہ ان کے شایانِ شان بات یہ ہے کہ وہ بدزبانی کرنے والوں سے اُلجھنے کی بجائے انہیں سلام کہہ کر چلتے بنیں۔

آدابِ مجلس:

اسلام نے زندگی کے جمیع امور کو احسن انداز سے نمٹانے کے لیے ہر ایک کے کچھ اصول و آداب مقرر کیے ہیں، اسی طرح مجلس کے بھی آداب بتلائے ہیں، جہاں انسان محفل یا مجلس لگائے تو اس کے کیا آداب ہونے چاہییں، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ کیجیے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (المجادلۃ:۵۸/۱۱)

"اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے

---

* صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، ح:۲۵۹۴۔
صحیح ابن خزیمۃ۔ کتاب الامامۃ فی الصلاۃ، باب ذکر کتابۃ الصدقۃ بالمشی الی الصلاۃ، ح:۱۴۹۴۔ صحیح ابن حبان:۲/۲۱۹۔ السنن الکبری للبیہقی:۳/۳۲۴۔

Marfat.com

ہو یا کرو، اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جو علم دیے گئے ہیں درجات بلند فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس کی خبر رکھنے والا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَايُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)). ❶

"کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ (اسے اٹھا کر خود) پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے لیکن (اگر جگہ تنگ ہو تو) کھلے کھلے ہو جاؤ اور کشادگی اختیار کر لو۔"

والدین کے حقوق:

انسان کی پیدائش کے روز اول سے لے کر جوان ہونے تک پرورش کرنے والے، اس کے تمام مطالبات وخواہشات کو پورا کرنے والے اور اس کی خاطر دکھ تکلیف خوشی سے جھیلنے والے والدین کی احسان مندی کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے اور اس کے صلہ میں جتنی بھی ان کی خدمت کی جائے کم ہے لیکن اگر انسان ان کے احسانات کا بدلہ دینا چاہے تو اتنی سی ناتمام کوشش کر سکتا ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کے سامنے بازوئے رحمت پھیلائے ہوئے ہر دم حاضر خدمت رہے تا کہ ان کی دعاؤں سے وہ اپنی دنیا بنا سکے اور آخرت سنوار سکے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(العنکبوت: ۲۹/ ۸)

"ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اگر وہ تجھے اس بات پر برانگیختہ کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں ہے

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاستئذان، باب لایقیم الرجل الرجل من مجلسه، ح: ۶۲۶۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الأدب، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق فیه، ح: ۲۸۲۷۔

Marfat.com

تو پھر ان کی اطاعت نہ کر، تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں اس کام کی جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو بروقت ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا عمل؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ ❶

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۲۳)

"اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف بھی نہ کہہ اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات کر۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! دونوں ہی زندہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر کا حصول چاہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتہا، ح: ۵۲۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال، ح: ۸۵۔
سنن نسائی۔ کتاب المواقیت، باب فضل الصلاۃ لمواقیتہا، ح: ۶۱۰۔

Marfat.com

فرمایا: تو پھر انہی میں جہاد کر (یعنی ان کی اچھے طریقے سے خدمت کر، تیرے لیے یہی جہاد ہے)۔ ❶

بندوں کو اپنے والدین کے لیے نرم گوشہ اختیار کرنے کی تلقین اور ان کے حق میں کی جانے والی دعا کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۲۴)

"عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھ اور دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب ان دونوں پر ایسا رحم فرما جیسا ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے لیے جو دعا سکھلائی ہے، وہ یہ ہے:

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ۝﴾

"اے میرے رب! ان دونوں پر ویسا ہی رحم فرما جیسا ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

ایک مقام پہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب لا يجاهد الا باذن الأبوين، ح: ۵۹۷۲۔
صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ح: ۲۵۴۹۔
سنن أبوداؤد۔ كتاب الجهاد، باب فی الرجل يغزو وأبواه كارهون، ح: ۲۵۲۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب الجهاد، باب ما جاء فيمن خرج فی الغزو وترك أبويه، ح: ۱۶۷۱۔
سنن نسائی۔ كتاب الجهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدان، ح: ۳۱۰۳۔

Marfat.com

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(لقمان:۳۱/۱۴،۱۵)

"ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو سال میں ہے کہ تو میری اور اپنے والدین کی شکر گزاری کر (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرلے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ ماننا اور (ہاں) دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی پیروی کرنا جو میری طرف جھکا ہو پھر میری ہی طرف تم سب کا لوٹنا ہوگا سنو میں تم کو خبر دوں گا اس چیز کی جو تم کرتے تھے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں: اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ۔" ❁

رشتہ داروں سے سلوک:

اسلام میں صلہ رحمی کی بہت اہمیت ہے بلکہ قطع رحمی کرنے والے کے لیے قرآن وسنت میں شدید وعید آئی ہے، کیونکہ اسلام امن وسلامتی اور پیار ومحبت کا نام ہے۔ بغض ونفرت اسلامی تعلیمات کے منافی امور ہیں، بالخصوص رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنا تو بڑا گناہ ہے۔

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ح:۵۹۷۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب بر الوالدین وأنهما أحق به، ح:۲۵۴۸۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی بر الوالدین، ح:۱۸۹۷۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الوصایا، باب النهی عن الامساک فی الحیاة والتبذیر عند الموت، ح:۲۷۰۶۔

Marfat.com

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۹۰)

"یقیناً اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بدی، بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم سبق حاصل کرو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۵)

"لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم کروگے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝﴾ (النساء:۴/۱،۲)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیے اور اس اللہ سے ڈرجاؤ جس کا واسطہ دیکر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ قرابت کے

Marfat.com

تعلقات کو توڑنے سے بچو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ، يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ)). ✿

"توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داریوں کو توڑنے والا۔"

یتیموں اور مسکینوں کے حقوق:

یتامیٰ اور مساکین جو کہ بے آسرا ہوتے ہیں؛ ان کے حقوق کو غصب کرنا کسی ظلم سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان کی دنیا تو پہلے ہی اجڑ چکی ہوتی ہے اور ایسی صورت میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا یا ان کے مال ہتھیانا ان کو دوہرے مصائب سے دوچار کرنے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کے متعلق خصوصی حکم فرمایا ہے:

﴿ أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝٣ ﴾ (الماعون: ۱۰۷/۱ تا ۳)

"تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو آخرت کو جھٹلاتا ہے وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کے کھلانے پر اکساتا نہیں ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝١٧ وَلَا تَحَٰٓضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝١٨ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝١٩ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ ﴾ (الفجر: ۸۹/۱۷ تا ۲۰)

"ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کر سکتے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب اثم القاطع، ح: ۵۹۸٤۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ح: ۲۵۵٦۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الزکاة، باب فی صلة الرحم، ح: ۱٦۹٦۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی صلة الرحم، ح: ۱۹۰۹۔

Marfat.com

دوسرے کو نہیں ابھارتے اور میراث کا سارا مال ہی تم سمیٹ کر کھا لیتے ہو اور تم مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔

نیز فرمایا:

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۚ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾﴾ (البلد:۹۰/۸تا۱۶)

"کیا ہم نے اسے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے اور ہم نے اس کی دو راستوں کی طرف راہنمائی نہیں کی مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت ہی نہیں کی، اور تو نہیں جانتا کہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟ (وہ یہ ہے کہ) کسی گردن کو آزاد کروانا، یا فاقے کے دن کسی شخص کو کھانا کھلانا یا کسی قریبی یتیم اور خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔"

اور فرمایا:

﴿وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝﴾ (النساء:۴/۶)

"اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک آزماتے رہو، پھر اگر تم ان میں عقلمندی پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مال جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کرو، مال داروں کو چاہیے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں، ہاں اگر کوئی محتاج ہو تو وہ دستور کے مطابق کھا لے، پھر جب انہیں ان کے مال سونپ دو تو گواہ بنا لو اور اللہ تعالیٰ کافی ہے حساب لینے والا۔"

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

Marfat.com

"میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔" آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا۔ ❶

یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے بالکل ساتھ ملی ہوئی ہیں اس طرح یتیم کی کفالت کرنے والا شخص نبی ﷺ کی معیت میں ہوگا۔

پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ:

شریعتِ اسلامی نے پڑوسیوں کے بھی حقوق دیے ہیں اور نبی ﷺ پڑوسیوں کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اتنی کثرت سے وصیت فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں شک گزرنے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارثت میں ہی شامل فرمادیں گے۔ یعنی اس قدر آپ پڑوسیوں کا خیال رکھنے کی ترغیب دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴾ (النساء: ۴/۳۶)

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں سے، یتیموں سے، مسکینوں سے، قرابت دار ہمسائے سے اور اجنبی ہمسائے سے، پہلو کے ساتھی سے اور مسافر سے اور ان سے جن کے تم مالک ہو (یعنی غلاموں اور لونڈیوں سے) حسنِ سلوک کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الادب، باب فضل من یعول یتیما، ح: ۹۴۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الأرملة والمسکین والیتیم، ح: ۲۹۸۲۔

Marfat.com

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). ✿

"وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔"

مقروض تنگدستوں سے سلوک:

غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے انہیں کچھ مال بطور قرض دینا مستحسن عمل ہے لیکن قرض دینے کے بعد اسے تنگ کرنا یا احسان جتلانا اور اگر وہ مقررہ تاریخ تک ادا نہ کر سکے تو اسے مجبور کرنا مذموم عمل ہے۔ اس لیے مقروض و تنگدست شخص کو مہلت دینی چاہیے تاوقتیکہ اس کے حالات بہتر ہو جائیں۔

اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/ ۲۸۰،۲۸۱)

"اور اگر کوئی قرض دار تنگدست ہو تو اسے آسانی آجانے تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے اگر یہ بات تمہارے علم میں آجائے تو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). ✿

"جو شخص کسی تنگدست کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقه، ح:۶۰۱۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، ح:۴۶۔

✿ سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر، ح:۲۴۱۷۔
صحیح ابن حبان:۵۰۴۵۔ مکارم الأخلاق للخرائطی:۱۰۷۔

Marfat.com

آخرت میں آسانی پیدا فرما دیں گے۔"

اتفاق واتحاد:

اختلافات کسی بھی قوم کے تنزل کا باعث ہوتے ہیں اور اسی سے تنازعات اور تفرقہ بازی جنم لیتی ہے۔ اس لیے اتفاق واتحاد کو اپنانا چاہیے اور تمام ملت کو ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جانا چاہیے۔ تمام فروعی اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن اور اس کی تشریح وتفسیر یعنی حدیث کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیے اور اپنے ائمہ وفقہاء کی باتوں پر اللہ ورسول ﷺ کے احکامات وفرامین کو اور اختلافی مسائل میں ان ہی کے فیصلوں کو ترجیح دینی چاہیے۔ اس سے یقیناً اختلاف وافتراق کی فضا ختم ہو سکتی ہے اور اتفاق واتحاد کا خوشگوار ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۰۳)

"اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہ پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۰۵)

"تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے

Marfat.com

بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلافات میں پڑے رہے، انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (الانعام:۶/۱۵۹)

"یقیناً جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہ ان کو ان اعمال کی خبر دے گا جو وہ کرتے تھے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ)). ✿ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔"

اس اسلامی بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان فروعی اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اتحاد و یگانگت کی مثال قائم فرمائیں اور آپس میں پھوٹ و انتشار ڈال کر خود ہی کو کمزور مت کریں۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ تمام مومن ایک ہی جسم کی مانند ہیں لہٰذا جب جسم کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارے جسم میں اضطراب پیدا ہو جانا چاہیے اور اگر جسم کے ایک حصے کو کوئی خوشی میسر آئے تو سارے جسم میں فرحت و شادگی کی لہر دوڑ جانی چاہیے۔

عزت کا معیار، تقویٰ:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال و دولت، جاہ و حشمت اور حسن و خوبصورتی معیارِ عزت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو دلوں کو دیکھتا ہے کہ کون کتنا متقی ہے؟ اس لیے اللہ کے ہاں معزز و مقرب ٹھہرنے کے لیے تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ ﴾

(الحجرات:۴۹/۱۳)

✿ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب تحریم الظلم، ح: ۲۵۸۰

Marfat.com

"اے لوگو! ہم نے تم کو (ایک ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے کنبے قبیلے تو صرف اس لیے بنائے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے باعزت شخص وہی ہے جو تم میں سے تقویٰ میں زیادہ ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا باخبر ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).[1]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔"

لوگوں کی خدمت کی ترغیب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۹۵﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۵)

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور احسان کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴﴾ (البقرۃ:۲/۲۵۴)

اے ایمان والو! ہم نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه ومالہ، ح:۲۵۶۴۔
سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب القناعة، ح:۴۱۴۳۔

Marfat.com

پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہوگی اور نہ ہی سفارش، اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

نیز فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (الحشر: ۵۹/۹)

"جنہوں نے اس گھر اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں، گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/۲۶۵)

"ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور اس پر زوردار بارش برسے اور وہ دوگنا پھل دے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ۝﴾ (الدھر ۷۶/۹ تا ۱۲)

"(نیک لوگ کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے

Marfat.com

ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔ یقیناً ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔ پس انہیں اللہ تعالیٰ نے (اس کے بدلے میں) اس دن (قیامت) کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی انہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔"

نیکی کے کاموں میں سبقت:

یہ فطری امر ہے کہ جتنے ہی برائی کے کام ہیں وہ انتہائی دلکش اور مزین لگتے ہیں اور انسانی طبع بھی انہی کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس کے برعکس نیکی کے کاموں میں جس طرح سبقت لینی چاہیے ویسے کوئی شخص اس کی تمنا نہیں کرتا، حالانکہ انسان کے لیے ذریعۂ نجات اس کی نیکیاں ہی ہوں گی۔ اس لیے نیکی کے کاموں میں سبقت کا خود کو عادی بنانا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت سنور سکے اور جنت منزل بن سکے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۴۸)

"اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن وہ چاہتا ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں ہر اس چیز کی خبر دے گا جس میں تم اختلافات کرتے تھے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۴۸)

"ہر شخص کے لیے ایک جہت ہے جس کی طرف وہ پھرتا ہے پس تم نیکی کے کاموں کی طرف سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں لے آئے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

Marfat.com

شرعی قوانین کا نفاذ:

اسلامی ریاست میں غیر اسلامی قانون نہیں چل سکتا بلکہ قرآن وسنت کو مقتن مان کر شریعت کا نفاذ ناگزیر عمل ہے۔ کیونکہ حقیقی بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر قانون بھی اسی کا چلے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (یوسف:۱۲/۴۰)

"تم صرف چند ناموں ہی کی پوجا کرتے ہو جنہیں تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ چھوڑا ہے، اللہ نے تو ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی، حکومت اور بادشاہت تو صرف اللہ ہی کو سزاوار ہے، اس نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس خطاب میں کفر والحاد کے زنگ آلود معاشرے کی جڑیں اکھاڑ کر اسلامی ریاست کی بنیاد رکھنے کی تعلیم دی جارہی ہے اور ایمان وکفر کا موازنہ کرتے ہوئے لوگوں کو سمجھایا جارہا ہے کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو، یہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے خود ہی ان کے رکھے ہیں، یعنی یہ تمہارے معبودان باطلہ اس قدر عاجز وبے بس ہیں کہ وہ اپنے نام تک رکھنے سے قاصر ہیں۔ جن کی بے بسی اس انتہاء کو پہنچ چکی ہو تو وہ تمہیں کس خیرات سے نوازیں گے؟ بلکہ حقیقت یہی ہے کہ عبادت وپرستش کے لائق صرف اور صرف معبود برحق باری تعالیٰ ہی ہے اور اسی کو بادشاہت سزاوار ہے۔

نظام عدالت:

اسلامی معاشرے میں ظالم کا ہاتھ روکنے اور مظلوم کو اس کا حق دلانے کے لیے نظامِ عدالت بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایسی عدالتیں قائم کی جائیں جن میں انگریزی قانون کی بجائے ہر فیصلہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق کیا جائے کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے روزمرہ

Marfat.com

کے جمیع معاملات کا مکمل حل قرآن وسنت میں موجود ہے تو پھر کیا مانع ہے کہ ہم انہیں فیصل نہیں مانتے؟۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۹۰)

"یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا، احسان کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور وہ فحاشی، بُرائی اور سرکشی سے روکتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

معاشرتی اُمور میں عدل:

بہت سے اختلافات وتنازعات صرف اسی وجہ سے طول پکڑ جاتے ہیں کہ فریقین میں سے ایک کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہوتی ہے لیکن اگر انصاف کے ساتھ معاملات کو نمٹایا جائے تو پرامن معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ وہ عام معاشرتی زندگی میں بھی عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور مظلوم کی مدد کرتے ہوئے ظلم کی بیخ کنی کرے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝﴾ (النساء:۴/۱۳۵)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف پر پوری طرح قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ خواہ وہ خود تمہاری ذات، تمہارے والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی ہو، اگر کوئی مال دار ہے یا فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کا ہی خیر خواہ ہے، پس تم خواہشات کی پیروی نہ کرو کہ عدل کرو اور اگر تم زبان کو پیچ دو یا پہلو تہی کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت (ذمہ داری) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حکمران ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا۔" ❶

پھر انہیں رعایا و رعیت کے بارے میں عدل و انصاف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ۔ وَکِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ۔ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا)). ❷

"بلاشبہ انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں، اپنے گھر والوں اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔"

اسلامی معاشرے میں ہر فرد کی مسئولیت یکساں ہے، ہر شخص سے اس کے زیر نگیں کے متعلق سوال کیا جائے گا، لہٰذا تمام معاملات زندگی میں ہر شخص کو عدل و انصاف سے کام لینا

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب فی الاستقراض، باب العبد راع فی مال سیدہ، ح:۲۴۰۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر، ح:۱۸۲۹۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الخراج والامارۃ، باب مایلزم الامام من حق الرعیۃ، ح:۲۹۲۸۔
جامع ترمذی۔ أبواب الجهاد، باب ماجاء فی الامام، ح:۱۷۰۵۔

❷ صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر، ح:۱۸۲۷۔
سنن نسائی۔ کتاب آداب القضاۃ، باب فضل الحاکم العادل فی حکمہ، ح:۵۳۷۹۔

Marfat.com

چاہیے۔اسی عدل وانصاف کے قیام کے لیے اسلام کا نظام عدالت ہے، جس میں کسی بھی متنازعہ مسائل کے حل کے لیے اقدامات کیے جاتے ہیں اور (اسلامی معاشرے میں) قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق فیصلے کیے جاتے ہیں۔

عائلی زندگی میں عدل:

اسلام نے اگر مرد کو چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے تو اس کے ساتھ عدل ومساوات کی بھی شروط لگائی ہیں۔یہ نہیں کہ نکاح کر چھوڑ دو اور پھر ان کا کوئی پرسانِ حال نہ ہو۔نہیں بلکہ ہر ایک کو ان کا پورا پورا حق دیا جائے اور اگر کوئی ایسا کرنے سے عاجز ہو تو اسے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ایک سے زائد بیویاں رکھے۔اسلام نے عورت کو یہ عزت بخشی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ﴾ (النساء:۴/۳)

"اور اگر تم ڈرو کہ یتیموں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو، پھر اگر ڈرو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی سے (نکاح کر لو) یا پھر لونڈی سے۔یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم انصاف سے نہ ہٹو۔"

ازدواجی زندگی میں عدل کی تعلیم دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ جب تو کھائے تو اسے (اپنی بیوی کو) کھلا اور جب تو (نیا) لباس پہنے تو اسے بھی پہنا اور تو (اس کے) چہرے پر مت مار، اسے یوں بھی مت کہہ کہ اللہ تعالیٰ تجھے بدصورت بنا دے اور (اگر اس کی طرف سے کوئی تنگی ہو) تو گھر کے اندر ہی اسے علیحدہ چھوڑ (یعنی گھر سے مت نکال)۔ ❶

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی حق المرأۃ علی زوجھا، ح:۲۱۴۲۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب النکاح، باب حق المرأۃ علی زوجھا، ح:۱۸۵۰۔

Marfat.com

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ)). ❁

"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس (کے جسم) کا ایک حصہ جھکا ہوا ہوگا۔"

عدالتی معاملات میں عدل:

عدالتی معاملات میں یہ کالا قانون زور پکڑ گیا ہے کہ فریقین اپنا اپنا وکیل کرتے ہیں اور جو فریق مالی اعتبار سے جتنا مستحکم ہوگا وہ اتنا ہی مہنگا اور قابل وکیل کر سکے گا۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے علمی زور اور چرب لسانی سے اپنے اپنے موکل کو جتانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ مسلم ہے کہ فریقین میں سے لازماً ایک شخص مجرم ہے لیکن اس حقیقت کو کسی اور پہلو سے جاننے کی بجائے جو وکیل زیادہ بولنے اور زیادہ دلائل دینے میں، اگرچہ جھوٹے ہی ہوں، کامیاب ہو گیا وہی سچا سمجھا جائے گا۔ بصد افسوس کہ ایک مسلم معاشرے میں بھی انگریز کا قانون رائج ہے اور ہم مسلمان ہونے کے باوجود قرآن وسنت کا قانون نافذ کرنے سے ہنوز قاصر ہیں یہی وجہ ہے کہ عدالتیں ہونے کے باوجود بھی لوگ انصاف سے محروم ہیں اور بے گناہوں کی ایک کثیر تعداد پس زنداں سزا بھگت رہی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝﴾

(النساء: ۴/ ۵۸)

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو، اور جب تم لوگوں کے درمیان کوئی فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بہت ہی اچھی نصیحت کر رہا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"

❁ سنن أبو داؤد، كتاب النكاح، باب فى القسم بين النساء، ح: ۲۱۳۳۔

Marfat.com

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

"تین قسم کے لوگ جنتی ہیں: ① منصف حکمران جسے عدل وانصاف کرنے کی توفیق سے نوازا گیا ہو۔ ② رحم دل آدمی، جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو۔ ③ ایسا عیال دار آدمی جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور سوال کرنے سے بچتا ہے۔ [1]

عدل وانصاف کے قیام کی مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ جب ایک مخزومیہ عورت نے چوری کر لی تھی تو قریش کے لوگوں نے اس کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کی سفارش کے لیے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس بابت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟!)).

"کیا تُو اللہ تعالیٰ کی (قائم کردہ) حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہا ہے؟!"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور فرمایا:

((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَأَيْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). [2]

"تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں کوئی بااثر شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے لیکن جب ان میں کوئی کمزور شخص چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے، اور ہاں، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ح:۲۸۶۵۔

[2] صحیح بخاری۔ کتاب الحدود، باب كراهية الشفاعة في الحد إذا رفع إلى السلطان، ح:۳۴۷۵۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحدود، باب قطع السارق الشريف، ح:۱۶۸۸۔

Marfat.com

رشوت ستانی کی ممانعت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۸۸)

"اور اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی انہیں حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ، حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ)). ❶

"فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔"

چوری وڈاکہ کی ممانعت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۳۸،۳۹)

"چوری کرنے والے مرد وعورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے کام کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے، جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح ابن حبان، کتاب القضاء، باب الرشوۃ، ح:۵۰۷۶۔ مستدرک حاکم:۷۰۶۷۔

Marfat.com

((تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)). ❶

"چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت) کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔"

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر جس کی قیمت تین درہم تھی، ایک چور کا ہاتھ کاٹا تھا۔ ❷

اور اگر جرم چوری سے بڑھ کر ہو، یعنی ڈاکے وغیرہ کی یا بہت زیادہ ظلم وفساد کی صورت ہو تو اس کے بارے میں قرآنِ کریم میں سخت وعید آئی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

(المائدۃ:۵/۳۳)

"جو اللہ ورسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی چڑھا دیا جائے یا مخالف سمت سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت وخواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

شراب وجوا کی ممانعت:

شراب سے عقل کا نقصان اور جوئے سے مال کا ضیاع، دونوں ہی اسلامی حکمتوں کے متضاد امر ہیں کہ جن سے انسان بہر صورت نقصان ہی اٹھاتا ہے جبکہ اسلام تو دفع مضرّت کے لیے آیا ہے۔ اس لیے دونوں ہی حرام ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الحدود، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: والسارق والسارقة فاقطعوا أیدیهما، ح:۶۷۸۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحدود، باب مایجب فیه القطع۔ سنن نسائی، کتاب قطع السارق، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت، ح:۴۹۱۴۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب القطع فی ما قیمته ثلاثة دراهم۔

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۹)

"لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیوی فائدہ تو ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)). ✿

"ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔"

امن وسلامتی:

اسلام امن وسلامتی کا درس دیتا ہے، چاہے ملکی ہو یا عالمی۔ اسلامی تعلیمات تنازعات اور جنگ وجدال کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے تمام دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے سنہری اصول وقوانین مہیا کرتی ہیں، جن پر عمل پیرا ہونے سے ہر شخص پرامن اور خوشگوار زندگی گزار سکتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۵۶)

"اور تم زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کو خوف وأمید

✿ صحيح مسلم۔ كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ح:۲۰۰۳۔
سنن أبوداؤد۔ كتاب الأشربة، باب النهي عن المسكر، ح:۳۶۷۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب الأشربة، باب ماجاء في شارب الخمر، ح:۱۸۶۱۔
سنن نسائی۔ كتاب الأشربة، باب اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشربة، ح:۵۵۸۵۔

Marfat.com

کے ساتھ پکارو، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۸۳)

"آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ ہی فساد کرنا چاہتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔"

اور فرمایا:

﴿وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۷۷)

"اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح اچھا سلوک کر، اور زمین میں فساد کا متلاشی نہ بن، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔" ❁

احسان اور اس کی جزا:

ہر شخص کی زندگی کے کسی نہ کسی شعبے میں کوئی ایسا نقص اور کمی ضرور ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور ان کا احسان لیے بغیر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جس سے اسے احتیاج ہو اس کو بھی چاہیے کہ وہ اس کی مدد کرنے سے نہ کترائے بلکہ نیکی سمجھتے ہوئے اس کے کام آئے اور دوسرا شخص بھی اس کا احسان مند رہے کہ وہ اس کی مصیبت میں اس کے کام آیا۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب من حمل علینا السلاح فلیس منا، ح:۷۰۷۲۔

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۹۰)

"یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا، احسان کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾

"احسان کا بدلہ تو صرف احسان ہی ہے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔" (الرحمٰن:۵۵/۶۰،۶۱)

احسان جتلانے کی ممانعت:

اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے بھی تو اسے خالص رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے ہی اس کے اجر کی اُمید رکھنی چاہیے، نہ کہ احسان کر کے جتلاتا پھرے اور اسے مرعوب کرنے کی کوشش کرے، جس سے نہ تو اس کے ممنون کے دل میں اس کی کوئی قدر رہے گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ سے کوئی اجر حاصل کر پائے گا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۶۴)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر برباد مت کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ و یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی مثال ایک صاف چٹان کی مثال جیسی ہے جس

Marfat.com

پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر ایک زوردار بارش برسے اور اسے بالکل صاف چٹان کی صورت میں چھوڑ جائے، انہوں نے جو کمایا اس میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں پاتے اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی (رحمت کی نظر سے) ان کی طرف دیکھے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا: ایسے ناکام و نامراد اور خسارہ پانے والے کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، احسان کر کے جتلانے والا اور اپنا مال جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔ ✿

مقروض و حاجت مندوں سے احسان:

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو یا کسی حاجت و ضرورت کا شکار ہو تو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور حسب استطاعت اس کی مدد کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اسی شخص کی مدد فرماتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور اگر تم نے کسی کو قرض دیا ہو تو اسے بلاوجہ تنگ نہیں کرنا چاہیے بلکہ خوشحالی اور آسانی تک اسے مہلت دینی چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۡ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۸۰، ۲۸۱)

"اگر کوئی (قرض دار) تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینا لازم ہے اور یہ کہ تم صدقہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جان لو۔ اور ڈر جاؤ اس دن سے جس دن تم اللہ

✿ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب غلظ تحریم اسبال الازار والمن، ح: ۱۰۶۔
سنن أبو داؤد۔ کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، ح: ۴۰۸۷۔
سنن نسائی۔ کتاب الزکاۃ، باب المن بما أعطی، ح: ۲۵۶۳۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب التجارات، باب ماجاء فی الأیمان فی الشراء والبیع، ح: ۲۲۰۸۔

Marfat.com

کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عہد رسالت میں درخت پر میوہ خریدا جو قدرتی آفت سے تلف ہوگیا اور بہت زیادہ مقروض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا لیکن اس سے بھی اس کا قرض ادا نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا: جو تمہیں مل گیا ہے یہ لے لو اور اس کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ ❶

اہل خانہ سے احسان:

اہل خانہ کے سربراہ کو حاکم اور جلاد نہیں بننا چاہیے کہ نہ تو ان کی ضروریات کا خیال رکھے اور نہ ہی انہیں وقت دے بلکہ والدین، بیوی اور بچوں سب کو ان کا اپنا اپنا حق اور نان ونفقہ دینا چاہیے۔ ہر ایک کی ضروریات پوری کرتے ہوئے والدین کے ساتھ حسن سلوک، بچوں پر رحم وشفقت اور بیوی کو اس کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۶/ ۱۵۱)

"کہہ دیجیے کہ آؤ میں تم کو وہ کچھ پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (وہ

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب البیوع، باب استحباب الوضع من الدین، ح: ۱۵۵۶۔
سنن أبوداؤد۔ باب ماجاء فی وضع الجائحة، ح: ۳۴۶۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب الزکاة، باب من تحل له الصدقة من الغارمین وغیرهم، ح: ۶۵۵۔
سنن نسائی۔ کتاب البیوع، باب وضع الجوائح، ح: ۴۵۳۰۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الأحکام، باب تفصیل المعدم والبیع علیه لغرمائه، ح: ۲۳۵۶۔

Marfat.com

یہ ہے کہ) اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں، ظاہر و مخفی ہر قسم کی بے حیائی کے قریب نہ جاؤ، اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؛ ہاں مگر حق کے ساتھ، یہ اس نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)). ❁

"جب آدمی اجر کی اُمید رکھتے ہوئے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو وہ (بھی) اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔"

اہلِ خانہ کی تربیت:

انسان اپنے اہلِ خانہ کے جن افراد کا والی و سرپرست ہو تو ان کی مالی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اصلاح و تربیت کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت اسلامی نقطۂ نظر سے کیجیے تاکہ وہ تاحیات آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہیں اور ان کے بگاڑ کا سبب آپ کی طرف سے تربیت نہ ہونا یا تربیت میں کوئی کمی رہ جانا ہے۔ اس لیے اس کی اہمیت کے پیش نظر اچھی طرح ان کی تربیت کرنی چاہیے کیونکہ والدین اپنی اولاد کے متعلق کل روزِ قیامت جوابدہ ہوں گے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝﴾ (التحریم: ۶۶/۶)

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب ماجاء أن الأعمال بالنیة والحسبة، ح: ۵۵۔
صحیح مسلم۔ کتاب الکسوف، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد، ح: ۱۰۰۲۔
سنن نسائی۔ کتاب الزکاة، باب أی الصدقة أفضل، ح: ۲۵۴۵۔

Marfat.com

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچالو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس آگ پر سخت دل اور بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے، اور جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے وہ فوراً بجالاتے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)). ❶

"آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

اہل خانہ کے لیے دُعا:

اصلاح وتربیت کا سلسلہ جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا گو بھی رہنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے اہل خانہ کے متعلق یہ پیاری سی دُعا ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراہیم: ۱۴/ ۴۰، ۴۱)

"اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! میری دعا کو قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور تمام مومنین کو بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاستقراض، باب العبد راع فی مال حصرت ولا یعمل الا باذنه، ح: ۲۴۰۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الامارة، باب فضیلة الامام العادل وعقوبة الامام الجائر۔

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴾ (الفرقان:۲۵/۷۴)

"اور جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

خاوند اور بیوی کا سلوک:

خاوند اور بیوی کا تعلق بہت گہرا اور پیار و محبت والا ہوتا ہے۔ اس میں اختلافات و شبہات کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے اور ہر کام باہمی رضامندی اور مشاورت سے طے پانا چاہیے تاکہ رشتہ ازدواج میں کسی قسم کی دراڑ پیدا نہ ہونے پائے۔ لیکن اختلافات کا ہونا بعید از مکان نہیں البتہ انہیں آپس میں صلح و صفائی سے سلجھا لینا یقیناً دانشمندی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ جب ہر ایک دوسرے کے حق کو اپنا فرض سمجھ کر بہ حسن و خوبی ادا کرے گا تو پھر اختلاف و تنازع کی کوئی صورت ہی نہیں پیدا ہوتی۔ اس لیے گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے خاوند کو بیوی کا اور بیوی کو خاوند کا حق پہچاننا چاہیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾ (النساء:۴/۱۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور نہ انہیں اس لیے روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں (ایسا کر سکتے ہو کہ) وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو

Marfat.com

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت ساری بھلائی رکھی ہوئی ہو۔"

نظامِ تعلیم:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا عطا کردہ نظامِ تعلیم یقیناً دنیا کے تمام نظام ہائے تعلیم سے افضل و بہتر ہے، بشرطیکہ کوئی شخص اعتدال کے ساتھ جدت پسندی کا لبادہ اتار کر اس پر غور کرے تو اس کو اس میں ہر وہ طریقۂ تعلیم نظر آئے گا جس کو وہ جدید دنیا کا وضع کردہ طریقے سے بھی بہتر ماننے لگے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۵۱، ۱۵۲)

"جس طرح ہم نے تم میں سے ہی ایک رسول تم میں مبعوث کیا، جو تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے۔ سو تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میری شکر گزاری کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صرف دو ہی آدمی قابل رشک ہیں، ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی سے نوازا تو وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔" ✿

اہل علم کی فضیلت:

جو لوگ انبیاء کے ورثاء ہوں ان کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور ہو بھی کیا سکتی ہے۔ ورثاء وہ خاص لوگ ہوتے ہیں کہ جن کا مورث سے قریبی تعلق ہو اور علماء کا انبیاء علیہم السلام سے قریبی

✿ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب فی الاغتباط فی العلم والحکمۃ، ح:۷۳۔
صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ، ح:۸۱۶۔

Marfat.com

تعلق ہونا، اس سے بڑھ کر کوئی شان اور فضیلت کسی کی نہیں ہو سکتی لیکن اس پر مستزاد بھی بہت سے فضائل ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (المجادلہ:۵۸/۱۱)

"اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور اہل علم لوگوں کے درجات بلند فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۹)

"کہہ دیجیے (اے پیغمبر!) کیا وہ لوگ جو علم والے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو بس عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔"

ایک اور مقام پہ فرمایا:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝﴾ (فاطر:۳۵/۲۸)

"اللہ تعالیٰ سے تو درحقیقت اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ)). *

"جو شخص علم کی تلاش کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔"

---

* صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، ح:۲۶۹۹۔ جامع ترمذی، أبواب العلم، باب فضل طلب العلم، ح:۲۶۴۶۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب الایمان وفضائل الصحابۃ والعلم، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ح:۲۲۳۔

Marfat.com

اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)). ❶

"علم والے شخص کی فضیلت عبادت کرنے والے پر ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔"

علم میں اضافہ کی دُعا:

جہاں حصول علم کے لیے محنت ضروری ہے وہاں علم میں اضافہ کی دعا بھی اسی قدر اہمیت کی حامل ہے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین دعا سکھلائی ہے، جسے ہر طالب علم کے ورد زبان ہونا چاہیے۔ وہ دعا یہ ہے:

﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۱۴)

"اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

علم پر عمل کرنا:

قرآن وسنت میں علم پر عمل نہ کرنے پر شدید وعید آئی ہے اور یہ بیماری اکثر اصحاب علم کو لاحق ہے إلّا ماشاء اللہ۔ جہالت کی بناء پر کوئی گناہ کرنا کم درجے کا جرم ہے کیونکہ جاہل شخص علم نہ ہونے کی بناء پر معذور ہے۔ لیکن ایک عالم شخص علم ہونے کے باوصف اگر گناہ کرتا ہے تو دوہرا جرم ہے کیونکہ اس نے علم کی ہتک کرتے ہوئے ڈھٹائی سے گناہ کیا۔ لہٰذا ہر صاحب علم کو اس بارے میں شدید احتیاط برتنی چاہیے اور عالم باعمل کا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝﴾ (الصف: ۶۱/ ۲، ۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بُری بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے ہو۔"

---

❶ جامع ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ح: ۲۶۸۵۔

Marfat.com

عالم بے عمل کی مثال:

یہاں اللہ تعالیٰ عالم بے عمل کی مثال دے رہے ہیں اور اس مثال میں اسے گدھے سے تشبیہ دی ہے کہ ایسا شخص بالکل گدھے جیسا ہے کہ جیسے اس پر کتابیں لاد دی جائیں تو اسے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا، بعینہٖ عالم بے عمل بھی چاہے سالہا سال علم حاصل کرتا رہے، لیکن اگر عمل نہیں تو گویا وہ بھی علم سے عاری ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الجمعہ: ۶۲/۵)

"ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ لادا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا، گدھے کی مثال جیسی ہے جو کئی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوتے ہیں (لیکن ان سے اسے فائدہ کچھ حاصل نہیں) بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں عطا فرماتا۔"

مسجد کی اہمیت:

مسجد مسلمانوں کا روحانی مرکز ہوتی ہے اور روزانہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے لیے مسلمان مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک امام کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، جس سے اتفاق و اتحاد کا درس ملتا ہے اور بار بار ملنے جلنے کی وجہ سے پیار و محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کی بناء و تعمیر اور آبادکاری ہر مسلمان کا دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۝﴾ (النور: ۲۴/۳۶)

"ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، ان گھروں (مساجد) میں اس کی صبح و شام تسبیح کرتے ہیں۔"

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝١٨﴾ (التوبۃ:۹/۱۸)

"اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا، تو یہ لوگ امید ہے کہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔"

نظامِ تبلیغ:

حصولِ علم کے بعد دعوت وتبلیغ کا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ دین کی ہر ہر بات کی تبلیغ کرنا فرض ہے اور صاحبِ علم شخص اس بارے میں جوابدہ ہے کہ اس نے علم کو کس حد تک لوگوں تک پہنچایا اور کسقدر دینی معاملات میں لوگوں کی راہنمائی کی۔ لہٰذا دعوت وتبلیغ کے مشن کو اپنانا چاہیے اور اپنے علم سے لوگوں کو فیضیاب کرنا چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٦٧﴾

(المائدۃ:۵/۶۷)

"اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (اس کی) تبلیغ کیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچا لے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"

اور نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً)). ❁

"مجھ سے (جو بھی بات سنو اس کو) آگے پہنچا دو، اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو۔"

❁ بخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ماذکر عن بنی إسرائیل، ح:۳۴۶۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب العلم، باب ماجاء فی الحدیث عن بنی إسرائیل، ح:۲۶۶۹۔

Marfat.com

انفرادی واجتماعی تبلیغ:

تبلیغ کے لیے ہر ممکن اور ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ جہاں خطبات ودروس میں اجتماعی طور پر لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے وہاں ہر شخص کو انفرادی طور پر بھی اپنے اہل خانہ، اعزاء واقرباء اور دوست واحباب کو تبلیغ کرنی چاہیے۔ اگر آپ اپنے کسی قریبی میں کوئی کوتاہی دیکھتے ہیں تو اس کی احسن انداز سے اصلاح کیجیے، فرائض وواجبات کا پابند کیجیے اور اوامر کا حکم دیتے ہوئے نواہی سے اجتناب کی نصیحت کیجیے۔ اگر آپ کی انفرادی تبلیغ ایک شخص کی زندگی میں بھی انقلاب برپا کر دیتی ہے تو یہ سلسلہ بہت دور تک پہنچ سکتا ہے اور ہر ایک کی ہدایت آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ لہٰذا اس کا اہتمام ہر شخص کو کرنا چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۱۰)

"تم سب سے بہترین امت چلے آئے ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے مومن بھی ہیں لیکن اکثر فاسق ہیں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ: ۹/۷۱)

"مومن مرد اور مومن عورتیں ان کے بعض، بعض کے دوست ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔"

Marfat.com

اُصولِ تبلیغ:

دعوت وتبلیغ اگرچہ اہم فریضہ ہے، لیکن شریعت نے اس کے بھی اصول واسالیب مقرر فرمائے ہیں کہ مبلغ کے لیے کن امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی تبلیغ مخاطب کی ہدایت وراہنمائی میں مؤثر کردار ادا کرسکتی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہے، یقیناً تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے اس شخص کو جو اس کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی ہدایت پانے والوں کا علم رکھتا ہے۔" (النحل:۱۶/۱۲۵)

ابووائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے آپ سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! میری خواہش ہے کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں تمہیں روزانہ اس لیے وعظ نہیں کرتا کہ کہیں تم اکتا نہ جاؤ اور میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی طرح ہی وعظ کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ ❁

اسی ضمن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)). ❁

"آسانیاں پیدا کرو اور سختی نہ برتو، لوگوں کو خوش خبری سناؤ اور انہیں متنفر نہ کرو۔"

❁ صحیح بخاری۔ کتاب العلم، باب من جعل لأهل العلم أياما معلومة، ح:۷۰۔

❁ صحیح بخاری۔ کتاب العلم، باب ما كان النبی يتخولهم بالموعظة ... الخ، ح:۶۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الجهاد والسير، باب فی الأمر بالتيسير وترک التنفير۔

Marfat.com

باہمی تعاون وامداد:

ہر شخص کسی نہ کسی امر میں دوسرے کا محتاج ہے اور زندگی کی یہ گاڑی باہمی تعاون وامداد سے ہی رواں دواں ہے۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے میں اپنی سعادت سمجھے اور کسی طمع کے بغیر خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول کے لیے مدد کا جذبہ رکھے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے شعائر کی، حرمت والے مہینوں کی، قربانی کی، پٹوں والے جانوروں کی، زائرین حرم کی جو اپنے رب کا فضل اور خوشنودی چاہتے ہیں، بے حرمتی نہ کرو۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو، اور کسی قوم کی دشمنی؛ اس لیے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا، تمہیں اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ حد سے بڑھ جاؤ، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون اور مدد کرو اور برائی اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"

سلہ رحمی وقطع رحمی:

اسلام میں دلوں کو جوڑنے کے احکامات ملتے ہیں اور توڑنے کی مذمت کے ساتھ ساتھ ید بھی مذکور ہے۔ یہ اسلام کی بنیادی خوبی ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں امن وسلامتی اور یار محبت برقرار رکھنے کے لیے آپس میں میل جول کی تاکید کرتا ہے اور یہی حکم یہاں اعزاء واقرباء کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

﴿وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾﴾ (الرعد: ۱۳/ ۲۱)

"اور (عقلمند لوگ وہ ہیں) جو ان رشتوں کو ملاتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں ملایا جائے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾﴾

(الرعد: ۱۳/ ۲۵)

"اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے پختہ کر لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان رشتوں کو توڑتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے اس گھر کی خرابی ہے۔"

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)). [1]

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔"

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب فضل صلة الرحم، ح: ۱۳۹۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان الذی یدخل به الجنة، ح: ۱۲۔
سنن نسائی۔ کتاب الصلاة، باب ثواب من أقام الصلاة، ح: ۴۶۸۔

Marfat.com

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). ❁ "قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

ہمسایوں سے سلوک:

اسلام نے انسان کو صرف نسبتی رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمسائے کو بھی بہت اہمیت دی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہمسایہ کسی دکھ، مصیبت یا فاقہ کشی میں مبتلا ہو تو اس کے متعلق بھی انسان جوابدہ ہے کہ اس نے خود کی تو تمام تر ضروریات پوری کیں لیکن اپنے ہمسائے کا کیوں خیال نہیں رکھا؟ اسی کے متعلق تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝﴾ (النساء: ۴/۳۶)

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ، قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں مسکینوں کے ساتھ، قرابت والے ہمسائے کے ساتھ، اجنبی ہمسائے کے ساتھ پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ احسان کرو اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے تم مالک ہو (یعنی غلام اور لونڈی) یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا اور شیخی مارنے والا ہو۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). ❁

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب اثم القاطع، ح: ۹۲۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها۔
❁ صحیح بخاری۔ کتاب الأدب، باب الوصاة بالجار، ح: ۶۰۱۵۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب الوصیة بالجار والإحسان الیه، ح: ۲۶۲۵۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الأدب، باب فی حق الجوار، ح: ۵۱۵۲۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ح: ۱۹۴۲۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الأدب، باب حق الجوار، ح: ۳۶۷۳۔

Marfat.com

"جبرائیل مجھے ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک کی مسلسل تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شامل کر دیں گے۔"

مذہبی حقوق:

اسلام کسی کو اپنا دین چھوڑ کر اسے قبول کرنے کے لیے جبر نہیں کرتا بلکہ ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن آفاقی اور الہامی دین ہونے کے ناطے سے اس کی دعوت و تبلیغ بھی فرض ہے اور اسے قبول نہ کرنے والوں کو شریعت کے اصولوں کے پیشِ نظر یعنی جزیہ ادا کرنے کے بعد انہیں زندگی کا مکمل حق حاصل ہے اور پھر ان پر کسی طرح کا ظلم و زیادتی کی اسلام مخالفت کرتا ہے بلکہ انہیں آزادانہ طور پر تمام حقوق مہیا کرتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۵۶)

"دین میں جبر نہیں ہے، ہدایت، گمراہی سے واضح ہو چکی ہے، پھر جو کوئی باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ہے جو کسی صورت ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔"

سیاسی حقوق:

اسلام میں حکمرانی کا نظریہ صرف خلافت ہے اس کے علاوہ جمہوریت و ملوکیت وغیرہ سب غیر اسلامی نظام ہیں۔ لہٰذا خلافت کے تحت امارت کے عہدہ پر براجمان ہونے والے شخص کو اپنی رعایا اور ملک و دین کے جمیع حقوق و فرائض کا خیال رکھنا چاہیے، ہر معاملہ میں فیصلہ قرآن و حدیث سے کرنا چاہیے، اپنی ذات پر قوم کو ترجیح دینی چاہیے اور اجتماعی معاملات میں اصحابِ نظر سے مشاورت کرنی چاہیے۔ یہی بنیادی اسلامی اصول حکمرانی ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ (الشوریٰ:۴۲/۳۸)

Marfat.com

"اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم کی، ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے طے پاتا ہے اور ہم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے امور و معاملات کا والی اور نگران بنا دے اور وہ ان کی ضرورتوں، حاجتوں اور فقر سے بے پرواہ ہو جائے (یعنی انہیں پورا نہ کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہو جائے گا۔" ❁

معاشی حقوق:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾﴾۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت کی کوئی صورت ہو اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔" (النساء: ۴/ ۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)). ❁

"لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا جب بندہ اس بات کی پرواہ ہی نہیں کرے گا کہ اس نے مال حلال یا حرام، کس ذریعہ سے کمایا ہے۔"

❁ سنن أبو داؤد۔ كتاب الخراج والإمارة، باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ح: ۲۹۴۸۔

جامع ترمذی۔ أبواب الأحكام، باب ما جاء في إمام الرعية، ح: ۱۳۳۲۔

❁ صحيح بخاری۔ كتاب البيوع، باب من لم يبال من حيث كسب المال، ح: ۲۰۵۹۔

سنن نسائی۔ كتاب البيوع، باب اجتناب الشبهات في الكسب، ح: ۴۴۵۴۔

Marfat.com

امارت وحکومت

حاکم مطلق۔ اللہ کی ذات:

اللہ تعالیٰ درج ذیل آیات میں اپنی حاکمیت کے بارے میں بیان فرما رہا ہے:

﴿وَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (الزخرف:۴۳/۸۵)

"وہ بہت برکتوں والا ہے، اسی کے پاس آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝ وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ:۴۲/۲۹،۳۰)

"آسمان وزمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا ان دونوں کو ہی جمع کر دیتا ہے یعنی بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم وقدرت والا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۲)

"اسی کے لیے آسمان وزمین کی سلطنت ہے اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا، نہ ہی اس کی

Marfat.com

سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾﴾ (المومنون: ۲۳/ ۸۸، ۸۹)

"(ان سے) پوچھیے کہ تمام چیزوں کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾﴾ (المائدۃ: ۵/ ۴۰)

"کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے لیے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے۔ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

اور فرمایا:

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾﴾ (الحدید ۵۷/ ۲، ۳)

"آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول اور آخر ہے، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

حاکمیت کا معیار دولت نہیں:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حکومت عطا کرنے کا معیار دولت نہیں ہے کیونکہ اگر دولت معیار ہوتی تو ہر صاحبِ زر حکمران ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حاکمیت کا معیار علم و حکمت رکھا ہے۔ جو شخص علم و حکمت، فہم و فراست اور دانائی و بینائی کا مالک ہوگا وہی عہدۂ حاکمیت کا اہل ہے۔ جیسا کہ اس

Marfat.com

آیت میں بھی اسی بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے:

﴿وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۴۷)

"اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے تو کہنے لگے کہ بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے تو زیادہ بادشاہت کے حق دار ہم ہیں اور وہ تو کثرتِ مال سے بھی نہیں نوازا گیا۔ نبی نے فرمایا: سنو! اللہ تعالیٰ ہی نے اس کو تم پر (بادشاہ) منتخب کیا ہے اور اسے علمی و جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی بادشاہت عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت و علم والا ہے۔"

حکومت کرنے کے اصول وضوابط:

اللہ تعالیٰ نے زمین کے حکمرانوں کو زمین میں حاکمیت کے بہترین اصول وقوانین مہیا کیے ہیں، جنہیں اپنا کر نہ صرف وہ اپنے ملک کا نظام بہتر طور پر چلا سکتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (الحج:۲۲/۴۱)

"یہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور تمام امور کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حکمران تمہیں نماز پڑھائیں گے، سو اگر وہ درست پڑھائیں گے تو تمہارے لیے

Marfat.com

اجر ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو بھی تمہارے لیے اجر ہے اور غلطی کا وبال انہی پر ہے۔" ✿

ارشادِ ربانی ہے:

﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝﴾ (صٓ:۳۸/۲۶)

"اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، پس تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی خواہش کے پیچھے مت چلو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝﴾ (الکہف:۱۸/۲۸)

"اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ تو دنیوی زندگی کو چاہنے لگے۔ دیکھ! اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الاذان، باب اذا لم یتم الامام... الخ، ح:۶۹۴۔

Marfat.com

مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾ (آل عمران ۳/۱۵۹)

"اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور کام کرتے وقت ان سے مشورہ کرلیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝﴾ (النساء: ۴/۶۰)

"کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا اس پر ان کا ایمان ہے لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں ڈال دے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ: ۵/۴۹)

"آپ ان کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کیا کریں، ان کی خواہشات کے پیچھے مت چلیں اور ان سے ہوشیار رہیں کہ کہیں یہ اللہ کے نازل کردہ حکم سے آپ کو پھیر نہ دیں۔"

نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو رشک کے قابل فرمایا ہے جو لوگوں کے فیصلے حکمت (یعنی

Marfat.com

کتاب وسنت کے علم) کے مطابق کرتا ہے۔ ❶

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۵۱)

"اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان سے دوستی کرے گا وہ یقیناً انہی میں سے ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

حاکم وامیر کی اطاعت:

اسلام نے حاکم وامیر کی اطاعت کو بہت اہمیت دی ہے جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کے حکم کے متصل بعد امیر کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے جو کہ اس کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (الانعام:۶/۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اور رسول (ﷺ) کی اور صاحب اختیار لوگوں کی اطاعت کرو، پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے (فیصلہ کے لیے) اللہ ورسول کی طرف لوٹا دو، اگر تمہارا اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت اچھا ہے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ما جاء فی اجتہاد القضاۃ بما أنزل اللہ تعالیٰ، ح:۷۳۱۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ، ح:۸۱۶۔

Marfat.com

اجتماعی کام میں حاکم سے اجازت:

انفرادی اُمور میں ہر انسان اپنا ذمہ دار ہوتا ہے لیکن اجتماعی کاموں میں چونکہ ساری عوام کا فائدہ ونقصان پیش نظر ہوتا ہے اس لیے ان کے متعلق حاکم سے اجازت لے لینی چاہیے تاکہ کسی ناخوشگوار نتیجہ پر کسی بڑے نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (النور: ۲۴/ ۶۲)

"مومنین تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملے میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں کہیں نہیں جاتے۔ جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ ورسول پر ایمان لا چکے ہیں۔ پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

فیصلہ احکام الٰہی ونبوی ﷺ کے مطابق:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۶۵)

"قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح تنگی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔"

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾

"یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" (النساء: ۴/ ۱۰۵، ۱۰۶)

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ﴾ (المائدۃ: ۵/ ۴۹)

"آپ ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کیجئے اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں اور ان سے ہوشیار رہیں کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے پھیر نہ دیں۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (النور: ۲۴/ ۵۱)

"ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ان میں فیصلہ کر دیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہیں۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"دو ہی آدمی قابل رشک ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے (کتاب وسنت) کا علم دیا ہے

Marfat.com

اور وہ اس کے ذریعے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔" ❶

جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ نہ کرے:

اس امر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آئندہ آیات میں اللہ نے ایسے لوگوں کو جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، کافر، فاسق اور ظالم جیسے اوصاف رزیلہ سے متصف کیا ہے اور ایسے شخص کو گمراہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۴۴)

"اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۴۵)

"اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۴۷)

"اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۶)

"اور کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ماجاء فی اجتہاد القضاۃ بما أنزل اللہ تعالی، ح:۷۳۱۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ، ح:۸۱۶۔

Marfat.com

اختیار باقی نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔"

انسان اللہ کا خلیفہ ہے:

انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اس معنی میں ہے کہ اس کے احکام وفرامین کی تبلیغ کرے، اس کے اوامر ونواہی کی لوگوں کو تعلیم دے، اس کے امور وسنن کی دنیا میں ترویج کرے، اس کے فیصلوں اور تقاضوں سے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے اس کی بندگی کے انعامات اور اس سے بغاوت کے عقوبات سے آگاہ کرے، زمین پر اس کا نظام چلائے اور اسی کے دین کا ڈنکا بجائے۔

اللہ تعالیٰ نے بوقتِ تخلیق آدم علیہ السلام فرشتوں کو فرمایا:

﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۳۰)

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تو ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔ اور ہم جو ہیں تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کے جواب میں) فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔"

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾

"اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو ان چیزوں میں آزمائے جو تم کو دی ہیں۔ یقیناً آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور مغفرت ومہربانی کرنے والا ہے۔" (الانعام:۶/۱۶۵)

اسی طرح فرمایا:

Marfat.com

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾﴾ (فاطر:۳۵/۳۹)

"وہی ذات ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا، سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا، اور کافروں کے لیے ان کا کفر ان کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَیَنْظُرُ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ)). ✿

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس دُنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے تا کہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔"

خلافتِ ارضی کے وارث:

اللہ تعالیٰ مال و دولت اور شکل وصورت نہیں دیکھتا بلکہ اس کے ہاں دل دیکھے جاتے ہیں کہ کس کے دل میں کس قدر تقویٰ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بھی متقی لوگ ہی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اخروی انعامات کے علاوہ دنیا میں بھی خلافت کے وارث بناتا ہے اور اس کا یہ احسان اس کے نیک بندوں کے لیے ہے۔

جیسا کہ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾﴾ (الانبیاء:۲۱/۱۰۵،۱۰۶)

"ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔ یقیناً اس میں عبادت گزار بندوں کے لیے ایک بڑا پیغام ہے۔"

✿ صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب أکثر أهل الجنة الفقراء۔
جامع ترمذی۔ أبواب الفتن، باب ماجاء ما أخبر النبی أصحابه بما هو کائن إلی یوم القیامة، ح:۲۱۹۱۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الفتن، باب فتنة النساء، ح:۴۰۰۰۔

Marfat.com

اللہ ہی اقتدار دیتا اور چھینتا ہے:

حاکم مطلق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور یہ زمینی ٹکڑوں کی حکومتیں اور بادشاہتیں عارضی، ناپائیدار اور اللہ کی نظر میں ہیچ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی آزمائش کرنا چاہتا ہے اسے حکومت سپرد کر دیتا ہے اور جس میں بغاوت دیکھتا ہے اس سے چھین لیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ذات ہے جس کو چاہتا ہے عزت و رفعت سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾﴾ (آل عمران: ۳/۲۶)

"کہہ دیجئے، اے اللہ! تو ہی بادشاہت کا مالک ہے، تو جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے، اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

Marfat.com

زُہد وقناعت

دُنیا کی حقیقت:

دُنیا کی حقیقت اللہ تعالیٰ اس مثال میں بیان فرما رہا ہے:

﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۲۴)

"دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہو کر نکلیں جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ زمین اپنی رونق کے زوروں پر ہو گئی اور اس کی خوب زیبائش ہو گئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قادر ہو چکے ہیں تو دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے عذاب آ پڑا، سو ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہ یہاں موجود ہی نہ تھی، ہم اس طرح آیات کو تفصیل سے روایت کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝﴾ (الکہف:۱۸/۴۵)

Marfat.com

"ان کے سامنے دنیوی زندگی کی مثال بیان کیجیے کہ (دنیا کی مثال) اس پانی کی طرح ہے جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، اس سے زمین کا ملا جلا سبزہ نکلتا ہے پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾ (الحدید: ۵۷/ ۲۰)

"جان لو کہ دُنیا کی زندگی صرف کھیل، تماشہ، زینت، آپس میں فخر وغرور اور مال واولاد میں ایک دوسرے پر کثرت جتلانے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد رنگ کی ہو جاتی ہے جس کے بعد وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت ورضامندی ہے۔ دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔"

دُنیا سے بے رغبتی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (ہود: ۱۱/ ۱۵، ۱۶)

"جو شخص دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت (حاصل کرنا) چاہتا ہے تو ہم ایسوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پورا پورا دے دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی (لیکن) ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں ماسوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ

Marfat.com

انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (النساء:۴/۳۲)

"اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝﴾ (آل عمران:۳/۱۴)

"لوگوں کے لیے رغبت رکھنے والی چیزوں کی محبت مزین کر دی گئی ہے جیسے عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے، نشان زدہ گھوڑے، چوپائے اور کھیتی، یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہیں اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے۔"

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((صَلَاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِيْنِ وَيَهْلِكُ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ)). ✿

"اس اُمت کے شروع حصے کے لوگوں کی دوستی کا باعث دنیا سے بے رغبتی اور اللہ تعالیٰ

✿ شعب الایمان للبیهقی:۱۰۸۴۵۔

Marfat.com

پر یقین تھا اور اس امت کے آخری حصے کے لوگوں کی ہلاکت کا باعث بخل اور لمبی اُمیدیں ہیں۔"

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ۝﴾ (الکہف:۱۸/۴۶)

"مال اور اولاد تو دنیا ہی کی زینت ہے اور البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۪ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝﴾ (سبا:۳۴/۳۷)

"تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں (مرتبہ کے لحاظ سے) ہمارے قریب کر دیں، ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ جنت کے بالاخانوں میں امن سے رہیں گے۔"

رزق اللہ ہی کے ذمہ ہے:

انسان جب اللہ تعالیٰ سے توکل اور بھروسہ چھوڑ کر خود اپنا پیٹ پالنے کی ذمہ داری اٹھا لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے اسی کام کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حالانکہ رزق کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے اور وہی انسانوں، حیوانوں، کیڑے مکوڑوں، چیونٹیوں حتیٰ کہ سمندر کی تہہ اور پتھر کی کھوہ میں بھی موجود تمام مخلوقات کو وہی رزق پہنچاتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ قائم رکھنا چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (ھود:۱۱/۶)

Marfat.com

"زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے بھی جاندار ہیں سب کا رزق اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے، وہی ان کے رہنے سہنے اور سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝۵۸﴾ (الذاریات:۵۱/۵۸)

"یقیناً اللہ تعالیٰ خود ہی سب کا روزی رساں، توانائی والا اور زور آور ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳﴾ (الطلاق:۶۵/۳)

"اور اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے اسے رزق دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ ہی پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جائے گا۔"

نفس اور خواہش نفس:

انسان کی یہ فطری کمزوری ہے کہ اسے جتنا بھی مال و اسباب ملے وہ اتنی ہی زیادہ طمع کرتا ہے نفسانی خواہش کبھی ختم نہیں ہوتی لیکن زہد و قناعت سے متصف شخص کے لیے جب دنیا ہی کوئی معنی نہیں رکھتی تو پھر اس کی نظر میں دُنیا کا مال و زر کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اس لیے خواہشات نفس کو جتنا ہو سکے بڑھنے سے روکنا چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۳﴾ (الجاثیہ:۴۵/۲۳)

"کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پہ مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے

Marfat.com

سکتا ہے؟"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾﴾ (یوسف:۱۲/۵۳)

"میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا، یقیناً نفس تو برائی پر ابھارتا ہی ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم فرمادے، یقیناً میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

مال کی حرص باعث ہلاکت:

مال کی حرص ایسی بری خصلت ہے کہ جس سے انسان جرائم کا بھی ارتکاب کر گزرتا ہے اور حلال وحرام کی بھی تمیز کھو بیٹھتا ہے۔ جس کے بموجب دنیا وآخرت کا خسارہ مول لیتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾﴾ (التکاثر:۱۰۲/۱،۲)

"تمہیں مال کی کثرت کی چاہت نے ہلاک کر ڈالا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچو گے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۚ﴿۴﴾﴾ (الہمزۃ:۱۰۴/۱تا۴)

"تباہی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے اور غیبت کرنے والا ہو۔ جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا۔ ہرگز نہیں (بلکہ) وہ تو توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔"

مال ودولت کی آزمائش:

انسان فقر وفاقہ کشی میں رب کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور جونہی خوشحالی اور مال کی ریل پیل ہو تو عیش ومستی میں ایسا کھوتا ہے کہ اپنے پروردگار کو ہی بھول جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

Marfat.com

انسان کی بہت بڑی آزمائش ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ امیری چھین کر اور غریبی دے کر آزمائش کرتا ہے کہ یہ کس حد تک میرا شکر گزار رہتا ہے اور تنگدستی پر کتنا صبر کرتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۵۵)

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔"

اور فرمایا:

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (آل عمران:۳/۱۸۶)

"یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننا پڑیں گی اور اگر تم صبر کر لو اور پرہیز گاری اختیار کر لو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۱۶۸)

"اور ہم نے دنیا میں ان کی مختلف جماعتیں کر دیں، بعض ان میں نیک تھے اور بعض اور طرح کے تھے اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں۔"

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور

Marfat.com

کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ (مال) دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے مجھے (مال) دے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے (اور) دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر دے دیا اور ساتھ ہی فرمایا: "اے حکیم! یہ مال بہت خوبصورت اور میٹھا ہے، جو اس کو نفس کی سخاوت (یعنی بغیر حرص وطمع) کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو شخص نفس کے طمع ولالچ کے ساتھ لے گا اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا چلا جاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔" ❶

کنجوسی اور فضول خرچی:

کنجوسی اور فضول خرچی دونوں مذموم ہیں۔ کنجوسی سے انسان اہل وعیال کا نان ونفقہ بھی صحیح طرح ادا نہیں کر پاتا اور دینی امور میں بھی انفاق سے ہاتھ کھینچ کر رکھتا ہے۔ اس کے برعکس فضول خرچی میں انسان ضروری اور غیر ضروری امور میں ضرورت سے زیادہ ہی خرچ کرتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے تنگیٔ حالات اور افلاس وغربت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسی لیے ان دونوں سے انسان کو منع کیا گیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران ۳/۱۸۰)

"جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے۔ عنقریب قیامت کے دن انہیں ان کی کنجوسی کی چیز کے طوق پہنائے جائیں گے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقائق، باب قول النبی ﷺ هذا المال خضرة حلوة، ح: ٦٤٤١۔
صحیح مسلم۔ کتاب الکسوف، باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی، ح: ١٠٣٥۔
جامع ترمذی۔ أبواب صفة القیامة، باب منه، ح: ٢٤٦٣۔

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴾ (النساء:۴/۳۷)

"جولوگ خود کنجوسی کرتے ہیں اور کنجوسی کی ہی دوسروں کو تلقین کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں، ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ۝ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ۝﴾ (اللیل ۹۲/۸ تا ۱۱)

"جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کو تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے، اس کا مال اسے اوندھا گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝﴾

"رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف و فضول خرچی سے بچو۔ یقیناً فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔" (الاسراء:۱۷/۲۶، ۲۷)

اعتدال اور میانہ روی:

کنجوسی و فضول خرچی کی دونوں انتہاؤں کا شکار ہونے کی بجائے اعتدال و میانہ روی اختیار کرنی چاہیے اور اپنے تمام اُمور کو منظم اور معتدل طریقے سے سرانجام دینا چاہیے تاکہ کسی بھی صورت میں پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/۲۹،۳۰)

"نہ ہی اپنے ہاتھ کو کھینچ کر گردن سے باندھ لے اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑ دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔ یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور دیکھنے والا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ۝﴾

(الفرقان:۲۵/۶۷)

"اور (رحمان کے بندوں کی یہ صفت ہے کہ) وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں۔"

دستِ سوال دراز کرنے کی ممانعت:

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۷۳)

"صدقہ وخیرات ان فقراء کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں روکے ہوئے ہیں، زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے، ناواقف لوگ انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے مالدار سمجھتے ہیں، تو ان کو ان کے چہرے سے پہچان لے گا کہ وہ لوگوں سے چمٹ

Marfat.com

کر سوال نہیں کرتے۔"

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)). ❶

"اُوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے۔"

تقویٰ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو دیکھتا ہے کہ کس دل میں اللہ تعالیٰ کا کتنا ڈر اور خوف ہے اور کون شخص کتنا متقی اور پرہیز گار ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا مقرب و محبوب ہونے کا معیار تقویٰ ہے اور اسی کی بدولت فلاح و نجات ممکن ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۶۰،۶۱)

"جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تم روز قیامت انہیں دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے، کیا جہنم میں متکبرون کے لیے ٹھکانہ نہیں ہے؟ اس کے برعکس جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کے اسباب کامیابی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نجات دے گا، ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۹۶)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقائق، باب قول النبی ﷺ هذا المال خضرة حلوة، ح:۶۴۴۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب الکسوف، باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی، ح:۱۰۳۵۔
جامع ترمذی۔ أبواب صفة القیامة، باب منه، ح:۲۴۶۳۔

Marfat.com

"اگر بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (یوسف:۱۲/۱۰۹)

"پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں ان قوموں کا انجام نظر نہ آیا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں، یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے اور زیادہ بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا اب بھی تم نہیں سمجھتے؟"

صبر کی فضیلت:

اگر کبھی فاقہ کشی یا تنگدستی ہو تو ناشکری نہیں کرنی چاہیے بلکہ جس طرح خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے اسی طرح بدحالی پر صبر کرنا چاہیے تاکہ زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے ہی تر رہے۔ صبر کی فضیلت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت:۲۹/۵۸،۵۹)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم جنت کی بلند وبالا منازل میں رکھیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔ ان لوگوں کے لیے جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب پر توکل وبھروسہ کرتے ہیں۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

Marfat.com

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۗ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

"کہہ دیجیے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب سے ڈرو، جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے اور صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔" (الزمر:۳۹/۱۰)

اسی طرح فرمایا:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾﴾ (النحل:۱۶/۹۶)

"جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو کوئی بچنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے اور جو بے نیازی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرماتا ہے اور صبر سے بہتر وسیع چیز کسی کو نہیں ملتی۔" ❶

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾﴾ (الحج:۲۲/۳۴،۳۵)

"اور (اے نبی!) ایسے لوگوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دیجیے جو عاجزی اختیار کرتے

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسئلۃ، ح:۱۴۶۹۔
صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ح:۱۰۵۳۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الزکاۃ، باب فی الاستعفاف، ح:۱۶۴۴۔
جامع ترمذی۔ أبواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصبر، ح:۲۰۲۴۔

Marfat.com

ہیں، اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، کوئی مصیبت ان پر آپڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝﴾ (الانفال:۸/۴۶)

"اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (لہٰذا) صبر سے کام لو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۵۵ تا ۱۵۷)

"ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے، ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ یقیناً ہم اللہ ہی کے لیے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ایسے لوگوں پر رب تعالیٰ کی طرف سے بڑی عنایت ہوں گی اور رحمت ہوگی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

اللہ پر توکل و بھروسہ:

انسان کو اپنی روزی و رزق کی ذمہ داری خود نہیں اٹھانی چاہیے کیونکہ انسان ناتواں اور بے بس ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتا ہے لیکن اپنے آپ کو خود کھلا پلا نہیں سکتا، کیونکہ اس

Marfat.com

کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہے، لہٰذا انسان کو طمع و حرص کی بجائے محنت کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ کرنا چاہیے، کیونکہ وہ ہی ساری مخلوق کا روزی رساں ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۵۸)

"اللہ پر توکل کرو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اس کا باخبر ہونا کافی ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (الشعراء:۲۶/۲۱۷،۲۲۰)

"اس زبردست اور رحیم پر توکل کرو جو اس وقت تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے جب تم اٹھتے ہو اور وہ سجدہ گزار لوگوں میں تمہاری نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے، وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (لقمان:۳۱/۲۲)

"جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ عملاً نیک ہو تو اس نے واقعی ایک قابل توکل سہارا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾ (آل عمران:۳/۱۵۹)

Marfat.com

"پس جب تو پختہ ارادہ کرلے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کر، یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (آل عمران: ۳/۱۶۰)

"اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو تمہاری مدد کرسکتا ہے؟ پس جو سچے مومن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔"

شکر گزاری کی اہمیت:

انسان پر جب برے حالات آتے ہیں تو تب اسے اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے جبکہ خوشحالی میں وہ اپنی موج و مستی میں غرق ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز کسی مسلمان کی شان کے شایاں نہیں، بلکہ اچھے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کو نہیں بھلانا چاہیے اور شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴾

(النمل: ۲۷/۴۰)

"جو کوئی شکر کرتا ہے تو اس کا شکر اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور بزرگی والا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴾ (سبا: ۳۴/۱۳)

"اور آلِ داؤد کے شکر کے طریقے پر عمل کرو (کیونکہ) میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں۔"

Marfat.com

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾﴾

(العادیات: ۱۰۰/۶ تا ۱۰)

"حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور وہ خود اس پر گواہ ہے اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۵۲)

"پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

Marfat.com

حلال وحرام

تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں:

شریعتِ اسلامیہ نے حلال وحرام میں ایک اُصول مقرر فرمایا دیا ہے کہ تمام پاکیزہ چیزیں حلال اور تمام ناپاک چیزیں حرام ہیں۔ جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۶۸)

"اے لوگو! زمین میں جو پاکیزہ حلال چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

حرمات کی تفصیل کا بیان:

حلال چیزیں کون سی ہیں اور حرام کون سی؟ اس کی تفصیل قرآن وسنت نے بیان کردی ہے۔ بعض امور کا قرآن میں اجمالاً ذکر ہے تو اس کی تشریح وتفصیل احادیث میں مذکور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۱۹)

"اور یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو، حالانکہ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کردی ہیں جو اس نے تم پر حرام کردی ہیں مگر جس کی طرف تم مجبور کر دیے جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی

Marfat.com

خواہشات کے ساتھ علم نہ رکھنے کی بناء پر (لوگوں کو) گمراہ کرتے ہیں، یقیناً تیرا رب ہی حد سے بڑھنے والوں کو زیادہ جانتا ہے۔"

پاک چیزیں حلال اور ناپاک حرام ہیں:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (الاعراف: ۷/۱۵۷)

"وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو امّی نبی ہے جسے وہ اپنے پاس کی تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے، سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا، وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

چار حرام اصناف کا ذکر:

یہاں محرمات میں سے ان چار حرام اصناف کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ جو اپنی شدت اور نوعیت کے اعتبار سے اہم ہیں۔ قابل غور و فکر یہ بات بھی ہے کہ اس آیت میں مردار و خنزیر کی حرمت کے ساتھ ہی غیر اللہ کے نام کی نیاز کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جس سے اس اعتقادی مسئلہ کی شدت اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز دینا یا کھانا اسی طرح حرام ہے جس طرح خنزیر اور مردار کا گوشت کھانا حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۴۵)

"کہہ دیجئے (اے پیغمبر ﷺ!) اس وحی میں جو میری طرف کی گئی میں کسی کھانے والی چیز کو حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے؛ سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ یقیناً وہ گندگی اور نافرمانی کا باعث ہے، (اور) جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو (وہ بھی حرام ہے) پس جو کوئی مجبور کر دیا جائے اس حال میں کہ نہ وہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ ہی حد سے گزر جانے والا ہو تو یقیناً تیرا رب نہایت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔"

جو جانور اور ذبیحے حرام ہیں:

یہاں ان چند جانوروں اور ذبیحوں کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ جو قرآن و سنت کی نظر میں حرام ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۳)

"تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کیا گیا ہے اور گلا گھٹنے سے مرنے والا جانور، چوٹ لگ کر مرنے والا جانور، گر کر مرنے والا جانور، سینگ لگنے سے مرنے والا جانور اور جس جانور کو درندے نے کھایا ہو (حرام کیا گیا ہے) اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تم تیروں کے ذریعے قسمت معلوم کرو، یہ سراسر نافرمانی ہے۔ آج وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے تمہارے دین سے

Marfat.com

مایوس ہو چکے ہیں تو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا، پھر جو بھوک کی کسی صورت میں مجبور کر دیا جائے اس حال میں کسی گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔"

شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حلال ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۴)

"وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جو تم نے سدھائے ہیں، جنہیں اچھی طرح سدھانے والے ہو، انہیں تم اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھا رکھا ہے تو جو وہ (شکاری جانور) تمہاری خاطر روک رکھیں تو اس میں سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے (ہر دم) ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"

بحری جانوروں کی حلت کا بیان:

یہاں سمندری جانوروں کے شکار کی حلت کا بیان ہے لیکن تمام سمندری جانور حلال نہیں ہیں بلکہ بعض سمندری جانور حرام ہیں۔ حلال جانوروں کا ذکر اس آیت کی تشریح میں مذکور حدیث مبارکہ میں دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۹۶)

Marfat.com

"تمہارے لیے سمندر کا شکار حلال کر دیا گیا ہے اور اس کا کھانا بھی (حلال ہے) کیونکہ وہ تمہارے لیے اور قافلے کے لیے فائدے کا سامان ہے اور تم پر خشکی کا شکار (اس وقت تک) حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب اکٹھے کیے جاؤ گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/ ۱۴)

"اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کر دیا تا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زینت کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو، اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ سمندر میں پانی کو چیرتی چلی جاتی ہیں، تا کہ تم اس کا فضل تلاش کر سکو اور شکر گزاری کر سکو۔"

اللہ کے نام کی چیز حلال ہے:

اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور یا دی گئی نذر و نیاز بلا شبہ حلال ہے اور اس آیت میں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ:

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/ ۱۱۷، ۱۱۸)

"یقیناً تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے اس شخص کو جو اس کے راستے سے بھٹکتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔ تو جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ، اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھنے والا ہو۔"

غیر اللہ کے نام کی چیز حرام ہے:

غیر اللہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ذات شامل ہے، خواہ وہ نبی، ولی، فرشتے یا پیر و فقیر جو بھی ہوں۔ اللہ کے علاوہ ان میں سے کسی کے نام پر بھی دی گئی چیز حرام ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝﴾

"اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ اور یقیناً یہ تو سراسر نافرمانی ہے اور یقیناً شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ضرور باتیں ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو یقیناً تم ضرور مشرک ہو۔" (الانعام:۶/۱۲۱)

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)). ✿

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے۔"

اہلِ کتاب کا کھانا حلال ہے:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اہلِ کتاب کا کھانا اور اہلِ کتاب کے لیے مسلمانوں کا کھانا حلال قرار دیا ہے، بشرطیکہ اہلِ کتاب کا کھانا کسی حرام صنف میں سے نہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۖ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۵)

"آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے جنہیں کتاب دی گئی اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور ایمان والیوں میں سے پاک دامن عورتیں اور ان میں سے پاک دامن عورتیں جنہیں تم سے

✿ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ، ح:۱۹۷۸

Marfat.com

پہلے کتاب دی گئی؛ جب تم انہیں ان کے مہر دے دو، اس حال میں کہ تم قیدِ نکاح میں لانے والے ہو نہ کہ مستی نکالنے والے اور چوری چھپے آشنائیں بنانے والے۔ اور جو ایمان کا انکار کرے تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہے۔"

شراب، جوا، فال اور پانسے کی حرمت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۹۰،۹۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندگی ہیں اور شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچو؛ تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں (ان میں مبتلا کر کے) اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے رکھے، تو کیا تم (ان برے کاموں سے) باز آ سکتے ہو؟"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۹)

"وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ اور لوگوں کے لیے عارضی منافع بھی ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے منافع سے کہیں بڑا ہے، اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، کہہ دیجئے کہ جو بھی (تمہاری

Marfat.com

ضروریات سے) زائد ہو (وہ خرچ کردو) اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور فکر کرو۔"

اور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)). ❶

"ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر خمر حرام ہے۔"

مضر اشیاء کی حرمت کا بیان:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۹۵﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۵)

"اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیک کام کرو یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝۲۹ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۝۳۱﴾ (النساء:۴/۲۹ تا ۳۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الأشربه، باب تحریم الخمر، ح:۲۰۰۳۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الأشربة، باب النهی عن المسکر، ح:۳۶۷۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب الأشربة، باب ماجاء فی شارب الخمر، ح:۱۸۶۱۔
سنن نسائی۔ کتاب الأشربة، باب اثبات اسم الخمر لکل مسکر من الأشربة، ح:۵۵۸۵۔

Marfat.com

آپس کے رضامندی سے تجارت کی کوئی صورت ہو اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔ اور جو زیادتی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو ہم جلدی اسے آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تم سے تمہاری برائیاں دور کر دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ میں داخل کریں گے۔"

گھر، لباس اور زینت کی حلت:

گھر انسان کے اہل و عیال اور عزت و مال کو محفوظ رکھنے کی بہترین جگہ ہے اور جسم کو ڈھانپنے اور طہارت و نظافت کے لیے لباس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسراف و تبذیر سے بچتے ہوئے ان دونوں کا مناسب اہتمام کرنا ممدوح عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝﴾ (النحل:۱۶/۸۰)

"اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے گھروں میں رہنے کی جگہ بنادی اور تمہارے لیے چوپاؤں کی کھالوں سے ایسے گھر بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے دن اور اپنے قیام کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو، ان کی اونوں سے، ان کی پشموں سے اور ان کے بالوں سے گھر کا سامان اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کی چیزیں بنائیں۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۲۶)

"اے آدم کی اولاد! ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے

Marfat.com

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/ ۳۲)

"کہہ دیجیے کہ کس نے حرام کی ہے اللہ تعالیٰ کی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے اتاری ہے اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں؟ کہہ دیجیے یہ چیزیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے، دنیا کی زندگی میں (بھی ہیں) جبکہ روزِ قیامت (انہی کے لیے) خاص ہوں گی، اسی طرح ہم تفصیل سے روایت کرتے ہیں آیات کو ایسی قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے۔"

حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

((طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ، وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهِ)). [1]

"اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جس کی زبان اس کے کنٹرول میں ہو اور اس کا گھر اس کے لیے وسیع (یعنی رہن سہن کا ٹھکانہ کافی) ہو اور وہ اپنی غلطیوں پر اشک بہاتا ہو۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"تم سفید کپڑے پہنا کرو، اس لیے کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ عمدہ وصاف ہوتے ہیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی انہی میں دیا کرو۔" [2]

کچھ کپڑے ایسے ہیں کہ جنہیں پہننے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، جیسا کہ براء بن

---

[1] المعجم الأوسط للطبرانی: ۳/۲۱۔

[2] جامع ترمذی۔ أبواب الأدب، باب ماجاء فی لبس الثیاب، ح:۲۸۱۰۔
سنن نسائی۔ کتاب الجنائز، باب أی الکفن خیر، ح:۱۸۹۶۔

Marfat.com

عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں مذکور ہے، وہ روایت کرتے ہیں کہ:

((أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، (أَوِ الْمُقْسِمِ) وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ -أَوْ- عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ)). ❶

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات امور کا حکم فرمایا اور سات کاموں سے منع فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شریک ہونے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول کرنے اور زیادہ سے زیادہ سلام کرنے کا حکم فرمایا، اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے یا پہنانے سے، چاندی کے برتنوں میں پینے سے، ریشم سے آراستہ سواری، ٹسر کے کپڑوں سے، باریک ریشم، بہت قیمتی کپڑا اور موٹا ریشم پہننے سے منع فرمایا۔"

تجارت اور روزی کمانے کی حلت کا بیان:

مال کی حرص وطمع اگرچہ مذموم عمل ہے لیکن محنت کے ساتھ کسبِ معاش کی اسلام نے حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اس لیے یہ بھی احتیاط ضروری ہے کہ روزی کمانے کے تمام ذرائع حلال ہوں اور حرام کمائی کا شائبہ تک موجود نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝﴾ (النساء: ۴/۲۹، ۳۰)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الأشربة، باب آنیة الفضة، ح: ۵۳۱۲۔
صحیح مسلم۔ کتاب اللباس، باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة ...، ح: ۲۰۶۶۔

Marfat.com

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت کی کوئی صورت ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ سے مہربان ہے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا ظلم و زیادتی سے، تو عنقریب ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝﴾

(الحجر:۱۵/۱۹، ۲۰)

"اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ ڈال دیے اور اس میں ہر نپی تلی چیز اگائی۔ اور ہم نے اس میں تمہارے لیے روزی کے ذرائع بنائے ہیں اور ان کے لیے بھی جنہیں تم ہرگز روزی دینے والے نہیں ہو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۸)

"تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اللہ اور اس کو اس طرح یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو لکڑیاں کاٹ کر ان کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے؛ وہ اس شخص سے بہتر ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرے۔" ✿

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، ح:۱۴۷۱۔

Marfat.com

حلال کو حرام کرنے کی ممانعت:

حلال وحرام کا اختیار اللہ و رسول کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے۔لہٰذا اپنے فقہی اصولوں اور علمی مظاہروں کے ذریعے شریعت کے حلال کردہ امور کو حرام اور حرام کردہ کو حلال قرار دینا گویا شارع کے معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور اس آیت میں اسی بات سے منع فرمایا گیا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۸۷ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۸۸﴾ (المائدۃ:۵/ ۸۷،۸۸)

"اے ایمان والے لوگو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کر رکھی ہیں اور نہ ہی تم حد سے بڑھ جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو۔"

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ یہود کو غارت فرمائے کہ ان پر چربی کو حرام کیا گیا تھا تو وہ اسے پگھلا کر بیچ دیا کرتے تھے اور اس کی قیمت کھا لیا کرتے تھے۔" ❶

زنا کی حرمت کا بیان:

مرد و زن کے ناجائز ملاپ کو زنا کہتے ہیں، اس بے حیائی اور فحاشی کی آخری حد کو چھونے والے قبیح اور شنیع عمل سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۳۲﴾ (الاسراء:۱۷/ ۳۲)

"اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو، یقیناً وہ بڑی بے حیائی اور برا راستہ ہے۔"

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب البیوع، باب لا یذاب شحم المیتۃ ولا یباع ودکہ، ح:۲۲۲۳۔
صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والأصنام، ح:۱۵۸۲۔

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"شرک کے بعد کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑھ کر نہیں ہے، جس کو کوئی شخص کسی ایسے رحم میں رکھے جو شرعاً اس کے لیے حلال نہیں ہے۔" (تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۵)

پھر شریعت نے اسے حرام ہی قرار نہیں دیا بلکہ اس کے لیے حد مقرر کی گئی ہے، قرآنِ کریم نے زانی کے لیے سو کوڑوں کی حد بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (النور: ۲۴/۲)

"زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر نرمی نہ دکھاؤ اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہو، اور ضروری ہے کہ (بوقت سزا) مومنوں کی ایک جماعت وہاں موجود ہو۔"

اغلام بازی کی حرمت:

اغلام بازی انتہائی قبیح اور رزیل خصلت ہے۔ حضرت لوطؑ کی قوم میں یہی عادتِ بد پائی جاتی تھی اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ اس کی سزا و حرمت کا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/۱۶)

"اور تم میں سے جو دو مرد اس برائی کا ارتکاب کریں تو ان کو ایذاء دو، پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو ان سے خیال ہٹالو، یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

بدنظری کی حرمت:

ہر برائی کی جڑ بدنظری ہے، اگر انسان کی نظر میں حیا نہ رہے تو وہ کوئی بھی برائی کر

Marfat.com

گزرنے سے دریغ نہیں کرتا۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں دونوں کو ہی نظر کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ (النور: ۲۴/ ۳۰،۳۱)

"مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جو وہ کرتے ہیں ان کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرتی پھریں۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ)). ❶

"کوئی مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر دیکھے۔"

والدین سے بدسلوکی کی حرمت:

ماں انسان کو نو ماہ تک پیٹ میں اٹھائے رکھنے کی تکلیف کے بعد جنم دینے کی اذیت برداشت کرتی ہے اور والد اسے پالنے پوسنے کے لیے اپنا آرام وسکون سب داؤ پر لگا کر اس کی خاطر شدید محنت اور صعوبتیں اٹھاتا ہے۔ گویا دونوں ہی اس کی پرورش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑتے، تو اگر انہی والدین سے انسان جوان ہو کر بدسلوکی کرے تو اس سے بڑھ کر شقی وبدبخت کوئی نہیں۔ اسی کی حرمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، ح:۳۳۸۔
جامع ترمذی۔ أبواب الأدب، باب فی کراهیة مباشرة الرجال والمرأة المرأة، ح:۲۷۹۳۔
سنن نسائی۔ کتاب الطهارة، باب النهی أن یری عورة أخیه، ح:۶۶۱۔

Marfat.com

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/ ۲۳، ۲۴)

"اور تیرے رب نے طے کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو، ان دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان دونوں کو "اف" بھی نہ کہہ اور نہ ہی انہیں جھڑک اور ان کو اچھی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے چھوٹی عمر میں پالا۔"

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)).

"اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو۔"

پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کس آدمی کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)). ✱

"جس نے اپنے والدین کو، یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت حاصل نہ کر سکا۔"

والدین کی نافرمانی کے جواز کی صورت:

والدین بہر حال اور بہر صورت اطاعت و فرمانبرداری کے لائق ہیں لیکن اگر وہ خلاف شرع کوئی حکم دیں تو اس صورت میں ان کی بھی فرمانبرداری جائز نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

✱ صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة، باب رغم أنف من أدرک أبویه أو أحدهما عند الکبر فلم یدخل الجنة، ح:۲۵۵۱۔

Marfat.com

﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (لقمان:۳۱/۱۵)

"اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں اس بات پر کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو اس صورت میں ان دونوں کی اطاعت نہ کر اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے۔"

ناحق قتل کی حرمت:

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام:۶/۱۵۱)

"کہہ دیجئے کہ آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی، اور بے حیائیوں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہر ہوں یا مخفی۔ اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ، یہ اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النساء:۴/۹۳)

"اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوگی۔ اور اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر

Marfat.com

رکھا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝﴾ (المائدۃ:۵/۳۲)

"جس نے ایک جان کو بغیر کسی جان (کے بدلے) کے یا زمین میں فساد پھیلانے کی غرض سے قتل کیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر دیا اور جس نے ایک جان کو زندگی بخشی تو گویا اس نے ساری انسانیت کو زندگی بخش دی، اور بلاشبہ اس کے پاس ہمارے رسول دلائل لے کر آئے پھر ان میں سے بہت سے لوگ اس کے بعد بھی زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔"

رشوت کی حرمت:

رشوت سے چونکہ ایک نااہل شخص کو حقدار اور اہلیت کے حامل شخص کو اس کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے، چنانچہ اس ظلم کے بیخ کنی اور حقدار شخص کو اس کا حق موصول کرانے کے لیے شریعت نے رشوت کو حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۸۸)

"اور اپنے مال باطل طریقے سے مت کھاؤ اور نہ انہیں حاکموں تک پہنچاؤ، تاکہ لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ)). ✽

✽ سنن ابی داؤد۔ کتاب الأقضیۃ، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، ح:۳۵۸۰۔
جامع ترمذی۔ أبواب الأحکام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی، ح:۱۳۳۷۔

Marfat.com

"رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّارِ)). ✿

"رشوت لینے والا اور دینے والا (دونوں) جہنمی ہیں۔"

سود کی حرمت:

سود سے انسان کو بغیر محنت سے پیسہ ملتا ہے جو کہ اسلامی اصول معیشت کے خلاف ہے۔ اسی لیے قرآن وسنت نے نہ صرف اس کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس سے باز نہ رہنے والے کے لیے سزا بھی مقرر فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ:۲/۲۷۸،۲۷۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ و رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے اصل مال تمہارے ہی ہوں گے، نہ تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ:۲/۲۷۵)

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا تجارت

✿ مجمع الزوائد: ۴/۱۹۹۔

Marfat.com

بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے وہی لوگ آگ والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ)). [1]

"رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔"

اسراف وتبذیر کی حرمت:

ضروری اور غیر ضروری کاموں میں ضرورت سے زیادہ خرچ کر دینا اسراف وتبذیر کہلاتا ہے۔ عدمِ احتیاج پر مال کو وافر اڑا دینے سے احتیاج وضرورت کے وقت پشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ انسان کے مال کا تحفظ بھی اسلامی تعلیمات میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ یہاں اسراف وتبذیر کی حرمت بیان فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ﴾

(الانعام: ۶/ ۱۴۱)

"اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے، چھپروں پر چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے اور کھجوروں کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار جو

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب البیوع، باب ثمن الکلب، ح: ۲۲۳۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب المساقاة، باب لعن أکل الربا، ح: ۱۵۹۷۔
جامع ترمذی۔ أبواب البیوع، باب ماجاء فی أکل الربا، ح: ۱۲۰۶۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ح: ۲۲۷۷۔

Marfat.com

ایک دوسرے سے ملتی جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ جب یہ پھل لائیں تو اس کا کھاؤ اور اس کے کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور اسراف نہ کرو یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اور فرمایا:

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝﴾

(الاسراء: ۱۷/ ۲۶، ۲۷)

"اور رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے اور فضول خرچی نہ کر۔ یقیناً فضول کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔"

Marfat.com

عائلی قوانین

نکاح کا حکم اور تعددِ ازواج:

انسان کو گناہوں سے بچانے اور نمودِ نسل کے لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا حکم فرمایا ہے۔ شرعی طریقے سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر انسان محرمات کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے۔ انسان کی حاکمیت اور غلبہ قوت کی وجہ سے اسے چار تک نکاح کرنے کی بھی رخصت دی گئی بشرطیکہ وہ انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۳)

"اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے (نکاح کرو) لیکن اگر تمہیں نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا پھر تمہاری ملکیت کی لونڈی ہو، یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم (ناانصافی اور) ایک طرف جھکنے سے بچ جاؤ۔"

اور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرَجِ)). ❶

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب النکاح، باب من لم یستطع منکم الباءة فلیصم، ح: ۵۰۶۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الحج، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه، ح: ۱۴۰۰۔
جامع ترمذی۔ أبواب النکاح، باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیه، ح: ۱۰۸۱۔
سنن نسائی۔ کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ح: ۳۲۰۹۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، ح: ۱۸۴۵۔

Marfat.com

"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی شخص شادی کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ نکاح کر لے، اس لیے کہ وہ نظر کی حفاظت کے زیادہ لائق ہے اور شرمگاہ کو بچا کر رکھتا ہے۔"

مشرکہ عورت سے نکاح:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۲۱)

"اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں (یعنی اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو نکاح جائز ہے) اور مومنہ لونڈی، (خاندانی) مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھی ہی لگے، اور نہ ہی تم (اپنی لڑکیوں کا) مشرک مردوں سے نکاح کرواؤ یہاں تک کہ وہ (مشرک مرد) ایمان لے آئیں اور مومن غلام، مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہتر ہی لگے، یہی (مشرک) وہ لوگ ہیں جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور لوگوں کے لیے اپنی نشانیوں کو بیان کرتا ہے کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔"

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے:

یہاں ان رشتوں کا ذکر ہے جو محرم ہیں یعنی جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ

Marfat.com

بِهِنَّ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۚ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾ (النساء:۴/۲۳)

"تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، دودھ کی مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور دودھ کی بہنیں، تمہاری ساسیں اور تمہاری بیویوں (جن سے تم صحبت کر چکے ہو) کی پچھلی لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں، یہ سب (مذکورہ عورتیں) تم پر حرام ہیں۔ ہاں اگر تم نے ان بیویوں سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (کہ ان کی بیٹیوں سے نکاح کرلو) اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں کرنا بھی حرام ہے، مگر جو گزر گیا (اس کی معافی ہے) یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾﴾ (النساء:۴/۲۲)

"اور تم ان عورتوں سے بھی نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہوا ہو مگر جو کچھ گزر گیا (سو وہ معاف ہے) اس لیے کہ یہ بڑا بے حیائی کا کام اور برا رستہ ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٢٤﴾﴾ (النساء:۴/۲۴)

"اور خاوندوں والی عورتیں بھی (تم پر) حرام ہیں مگر جو تمہاری ملکیت میں ہوں (یعنی لونڈیاں) یہ اللہ تعالیٰ کا تمہارے لیے حکم ہے اور ان کے علاوہ تمام عورتیں بذریعہ مال کی

Marfat.com

ادائیگی (یعنی حق مہر ادا کر) کے تم پر حلال ہیں بشرطیکہ گھر بسانے کی نیت سے (نکاح کیا) ہو نہ کہ (چند دنوں کی) عیاشی کے لیے، اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو، اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔"

منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے:

متبنیٰ یعنی منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ پہلے وہ خوشی سے اور بلا جبر اسے طلاق دے تو پھر اس کے ساتھ نکاح جائز ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی بیوی سے نکاح فرمایا تھا جب زید رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے:

﴿وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾﴾

"اور جب (اے پیغمبر!) تو اس شخص کو جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور تو نے بھی انعام کیا تھا، کہہ رہا تھا کہ تو اپنے آپ پر اپنی بیوی کو روک لے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر، اور جب (اے نبی) تو اپنے دل میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں (کو پتہ چل جانے) سے بھی ڈرتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے کہ اسی سے ہی ڈرا جائے، پس جب زید (نبی ﷺ کے منہ بولے بیٹے) نے اس سے اپنا تعلق توڑ لیا تو ہم نے اس عورت (زیدؓ کی بیوی) کا نکاح تجھ سے کر دیا تاکہ (آپ ﷺ کے اس نکاح کے بعد) مسلمانوں پر اس بات میں کوئی حرج اور مضائقہ نہ ہو کہ جب ان کے منہ بولے بیٹے اپنی بیویوں سے تعلق توڑ لیں تو وہ ان سے نکاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہو کر ہی رہتا ہے۔" (الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

Marfat.com

بحالتِ حیض جماع کی ممانعت:

قرآن میں حیض کو چونکہ گندگی قرار دیا گیا ہے، اس لیے عورت کے مخصوص ایام یعنی ایام حیض میں اس کے ساتھ جماع کرنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۲۲)

"اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ بتا دیجیے کہ وہ گندگی ہے، لہٰذا تم حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاک ہو جانے تک ان کے قریب نہ جاؤ، پس جب وہ پاک ہو جائیں تو ان سے ملاپ کرو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

رمضان کی راتوں میں عورت سے جماع:

اسلام میں رمضان کی راتوں میں مسلمانوں کو عورتوں سے جماع کرنے سے پہلے منع کیا گیا تھا لیکن دن کو روزہ اور رات کو اس کی ممانعت کی وجہ سے جب معاملہ دشوار ہوا تو بعض اس معاملہ میں خیانت کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے انسانی طبع کو اس کمزوری کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ ممانعت ختم فرما دی اور رمضان کی راتوں میں جماع کرنا جائز قرار دے دیا۔

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ۭ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا

Marfat.com

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (البقرۃ:۲/۱۸۷)

"تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں سے جماع کرنا حلال کیا گیا ہے، وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو، اللہ تعالیٰ نے جان لیا ہے کہ تم اپنے آپ میں خیانت کرتے ہو، سو اس نے تم پر رجوع کیا اور تمہیں معاف کر دیا، پس اب تم ان سے مباشرت کر کے اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو تلاش کر سکتے ہو، کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے فجر کے طلوع ہونے سے، پھر تم رات (غروب آفتاب) تک روزوں کو پورا کرو اور تم ان سے (روزے کی حالت میں) مباشرت نہ کرو اور (اس حال میں بھی کہ) تم مساجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں سو تم ان کے قریب مت پھٹکو، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے شاید کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سارا رمضان اپنی بیویوں کے قریب نہ جاتے تھے۔ لیکن کچھ لوگ جو اس سلسلے میں خیانت کے مرتکب ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی فطری کمزوری کا لحاظ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرما دی۔ ❶

طلاق کے مدارج:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب أحل لکم لیلة الصیام ۔۔۔ الخ، ح:۴۵۰۸

Marfat.com

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ (البقرۃ:۲/۲۲۹)

"(رجعی) طلاق دو مرتبہ ہے پھر یا تو اچھے طریقے کے ساتھ روک لینا ہوگا یا پھر احسان کرتے ہوئے رخصت کرنا ہوگا، اور تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم نے جو انہیں دے رکھا ہے اسے واپس لو مگر اس صورت میں کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اس بات سے ڈریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، پس اگر تم بھی یہ بات جان لو کہ وہ واقعی اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر حرج نہیں ہے کہ عورت کچھ دے دے، یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں سو تم ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ تعالیٰ کی حدود سے متجاوز ہوتا ہے وہی ظالم ہے۔"

مطلقہ کی عدت:

یہاں مطلقہ کی عدت بیان کی جارہی ہے کہ وہ کتنی مدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے اور اس مقررہ مدت سے قبل اس کے لیے دوسرا نکاح حرام ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۲۸)

"اور مطلقہ عورتیں تین حیضوں تک اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں، (یعنی تین حیض کی مدت پوری ہوجانے سے پہلے دوسرا نکاح نہ کریں) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کر رکھا ہے اس کو نہ چھپائیں اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں، اور ان کے لیے (پہلے) خاوند اس چیز کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ وہ ان کو اس مدت کے اندر ہی اپنی طرف لوٹا لیں۔ اگر وہ صلح کا ارادہ رکھیں تو مردوں کے عورتوں پر ویسے ہی دستور کے مطابق حقوق ہیں جیسے عورتوں کے مردوں پر ہیں، (بلکہ) مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔"

پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۲)

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت بھی پوری کر چکیں تو تم ان کو پہلے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ دونوں آپس میں بدستور راضی ہو جائیں، یہ ہر اس شخص کو نصیحت کی جا رہی ہے جو بھی تم میں سے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، یہ تمہارے تزکیہ اور پاکیزگی کے زیادہ لائق ہے، اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔"

چھونے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق:

نکاح کے بعد بیوی کو چھونے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے یا پھر مہر تو مقرر کر دیا ہو لیکن ابھی چھوا نہ ہو کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس پر کیا حکم لاگو ہوگا؟

اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۶، ۲۳۷)

Marfat.com

"اور اگر تم عورتوں کو چھونے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، وسعت والا اپنی استطاعت کے مطابق اور تنگی والا اپنی استطاعت کے مطابق اسے خرچ دیتا رہے، دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچانا نیک لوگوں پر واجب ہے، اور اگر تم مہر باندھ چکے ہو لیکن چھونے سے پہلے ہی انہیں طلاق دے دو تو مقرر مہر سے نصف مہر ادا کرنا تم پر واجب ہے مگر جب سب معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، لیکن اگر تم معاف ہی کر دو تو یہ پرہیز گاری کے قریب تر ہے، اور تم آپس کے احسانات کو مت بھولو، یقیناً اللہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔"

بیوہ کی عدت اور دوسرا نکاح:

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اسے دوسرا نکاح کرنے کے لیے کتنی مدت انتظار کرنا اور اپنے خاوند کا سوگ منانا ہوگا؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۴)

"اور جو لوگ تم میں سے فوت کر دیے جائیں اور وہ اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ (بیویاں) چار مہینے دس دن انتظار کریں، پھر جب وہ عدت پوری کر چکیں تو جو کچھ وہ اپنے حق میں عرف کے لحاظ سے (دوسرے نکاح کے لیے زیب و زینت) کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔"

نکاح کے لیے اشارے سے پیغام دینا:

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ آگے نکاح بھی کرنا چاہتی ہو تو اگر کوئی آدمی اسے اپنے معیار پر سمجھے اور اس سے نکاح کرنا چاہے تو اشارۃً اسے نکاح کا پیغام دے سکتا ہے، شریعت نے اسے اتنی رخصت دی ہے لیکن میل ملاپ اور عہد و پیمان کرنا جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۳۵)

"اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عورتوں کو نکاح کے لیے اشارے سے پیغام دو یا اپنے دل میں چھپائے رکھو (اس نیت سے کہ عدت گزر جانے کے بعد اس سے نکاح کرلوں گا) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ان کو ضرور یاد کرو گے (لہٰذا اتنی تو تمہیں اجازت ہے) لیکن تم چوری چھپے ان سے (شادی کے) وعدے نہ لو، ہاں اتنی سی اجازت ہے کہ تم اچھے طریقے سے ان سے بات کرلو اور پھر تم نکاح کی گرہ کو اس وقت تک پختہ نہ کرو جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے، جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے راز بھی جانتا ہے سو تم اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا بردبار ہے۔"

خاوند کی وفات کے بعد عورت کے لیے وصیت:

اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ میں بیوہ عورتوں کو حکم فرما رہا ہے کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۴۰)

"اور جو کچھ تم میں سے فوت کر دیے جائیں اور وہ اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں اور ان کے لیے (گھر سے) نکالنے کے بغیر سال بھر تک خرچ دینے کی وصیت بھی کر گئے ہوں تو پھر (بھی وہ عورتیں عدت پوری کر کے) اگر نکلنا چاہیں تو تم پر ان کے معاملے میں جو

Marfat.com

وہ اپنے بارے میں کریں گی کچھ گناہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔"

عدت میں طلاق دینے کا حکم:

یہاں یہ حکم دیا جارہا ہے کہ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو حیض وطہر کے ایام کا لحاظ رکھو اور اسے اس عدت میں طلاق دو جب وہ حالت طہر میں ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝﴾ (الطلاق:۶۵/۱)

"اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت کے مطابق طلاق دو (یعنی حالت طہر میں) اور (طلاق کے بعد) عدت شمار کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (طلاق دینے کے بعد) ان کو گھر سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکل جائیں مگر اس صورت میں (تم گھر سے نکال سکتے ہو) کہ وہ کسی واضح بدکاری کا ارتکاب کرلیں، یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں سو تم ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑے گا تو وہ گویا اپنے آپ پر ہی ظلم کرے گا، تم نہیں جانتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ (طلاق کے بعد صلح کا ہی) کوئی امر پیدا فرمادے۔"

حاملہ اور بوڑھی عورتوں کی عدت:

یہاں دو طرح کی عورتوں کی عدتوں کا ذکر ہے۔ ایک تو وہ کہ جس کو حیض آنا ہی بند ہو چکا ہے یعنی وہ بوڑھی ہو چکی ہے اور دوسری وہ جو حالت حمل میں ہو تو اگر یہ مطلقہ ہو جائیں تو ان کی عدت کیا ہے؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ الّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَ مَنْ

Marfat.com

يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝﴾ (الطلاق:۶۵/۴،۵)

"اور جو تمہاری عورتیں حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں یا جن کو ابھی تک حیض آیا ہی نہیں ہے تو اگر تم انہیں طلاق دینے کے ارادے میں ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جو حمل والی عورتیں ہیں ان کی عدت وضع حمل تک ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے معاملہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اس سے وہ اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔"

نان ونفقہ اور دودھ خرچ باپ کے ذمہ ہے:

طلاق دینے کے بعد بھی بیوی، بچوں کا نان ونفقہ آدمی کے ذمہ ہی رہتا ہے اور اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل کے بعد بچے کے دودھ کا خرچ اور اس کے بچے کو دودھ پلانے کی مزدوری بھی اسے اپنی بیوی کو ادا کرنا ہوگی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝﴾ (الطلاق:۶۵/۶،۷)

"ان (مطلقہ عورتوں) کو اپنی استطاعت کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو اور تم ان کو تکلیف نہ دو کہ تم انہیں تنگ کرنے لگو، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کو خرچ دیا کرو یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے، پھر اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو ان کو (دودھ پلانے کی) اجرت دیا کرو، اور تم دستور کے مطابق ہر کام باہمی مشورہ سے کرو، اور اگر تم کوئی تنگی

Marfat.com

محسوس کرو تو کوئی اور عورت اس (بچے) کو دودھ پلا سکتی ہے۔ تاکہ وسعت والا اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگ رزق والا ہے وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جس کی اس میں طاقت ہو، عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔"

حمل اور دودھ پلانے کی مدت:

یہاں اللہ تعالیٰ عورت کے حمل اور وضع حمل کے بعد بچے کو دودھ پلانے کی مدت کا ذکر فرما رہا ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (الاحقاف:۴۶/۱۵)

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کی ہے، اس کی ماں نے اسے سخت تکلیف میں حمل میں رکھا اور سخت تکلیف میں ہی اسے جنا اس کے حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ ہیں، یہاں تک کے جب وہ جوانی کے زور اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو دعا کرنے لگا: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں اور (اس کی بھی توفیق دے کہ) میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کے بارے میں میری اصلاح فرما، یقیناً میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔"

میاں بیوی کے درمیان صلح:

ہر گھر میں کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کچھ ناراضگی اور تلخی پیدا ہونا بعید از

Marfat.com

امکان نہیں، البتہ ناراضگی کو برقرار رکھنا اچھا عمل نہیں ہے بلکہ فوراً دونوں میں سے کسی ایک کو صلح میں پہل کر لینی چاہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۲۸)

"اور اگر عورت اپنے خاوند کی بدمزاجی یا بے پرواہی سے خوف کھائے تو ان دونوں کے باہمی صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور صلح ہی بہتر ہوتی ہے، ہر نفس اپنے ہی فائدے کے لیے فکرمند ہوتا ہے، اگر تم احسان کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی بخوبی خبر رکھنے والا ہے۔"

میاں بیوی کی صلح کرانے کا طریقہ:

اگر میاں بیوی دونوں میں سے کوئی بھی صلح میں پہل نہ کرے اور دونوں ایک دوسرے سے ناراض رہیں تو تیسرے شخص کو چاہیے کہ وہ ان کی صلح کرا دے۔ اس صلح کا طریق کار اللہ تعالیٰ یوں بیان فرما رہے ہیں:

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝﴾

"اور اگر تم ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان پھوٹ پڑ جانے سے ڈرو تو ایک فیصلہ کرنے والا آدمی مرد کے گھر والوں سے لے لو اور ایک عورت کے گھر والوں سے، اگر وہ دونوں ان دونوں کی صلح کا ارادہ کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی انہیں صلح کی توفیق دے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔" (النساء: ۴/ ۳۵)

تعددِ ازدواج میں ایک طرف عدم اجحاف کی ممانعت:

اسلام میں آدمی کو ایک سے زائد عورتوں سے نکاح کی رخصت دی گئی ہے لیکن اس میں ایک اہم شرط بھی رکھی گئی ہے کہ سب بیویوں کے ساتھ ایک سا سلوک اور برتاؤ کرنا ضروری ہے

Marfat.com

اور ناانصافی کرتے ہوئے قصداً ایک بیوی کی طرف میلان رکھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝﴾

"اور تم بیویوں کے درمیان عدل کرنے کی ہرگز استطاعت نہیں رکھتے، اگرچہ تم ایسا کرنا بھی چاہو (اور یہ صحیح نہیں ہے) لہٰذا تم ایک ہی کی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکا ہوا چھوڑ دو، لیکن اگر تم صلح کرلو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالیٰ بھی (معمولی کوتاہیوں کو) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ دونوں (یعنی دونوں بیویاں) علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی فراخ دستی کے ساتھ بے پرواہ کردے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت وحکمت کا مالک ہے۔" (النساء: ۴/۱۲۹، ۱۳۰)

ایلاء اور اس کی مدت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

(البقرۃ: ۲/۲۲۶، ۲۲۷)

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں ان کے لیے چار مہینے مدت انتظار کرنا (ضروری) ہے، پھر اگر وہ پلٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ لیکن اگر وہ طلاق کا ارادہ کرلیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ (اسے بھی) سننے والا جاننے والا ہے۔"

لعان اور اس کی کیفیت:

اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی اور مرد کے ساتھ نازیبا حالت میں دیکھے تو اس وقت لعان کا حکم ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾ (النور: ۲۴/ ۶ تا ۹)

"اور جولوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور اپنے علاوہ ان کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک یعنی جس نے تہمت لگائی ہے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی حلفیہ شہادت لی جائے گی کہ وہ سچا ہے۔ پانچویں دفعہ وہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ (اس کے بعد عورت اپنی صفائی دے گی) اور اس سے سزا اس صورت میں ختم ہو سکتی ہے کہ وہ بھی چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے کہ وہ (یعنی اس کا خاوند) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ وہ (عورت) یہ کہے کہ اگر وہ (میرا خاوند) سچا ہے تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ (پھر اس کے بعد قاضی ان کے درمیان تفریق کر دے گا اور ان دونوں کو جدا کر دے گا)۔"

ظہار اور اس کا کفارہ:

آدمی کا اپنی بیوی کو یوں کہہ دینا کہ تو میرے لیے میری ماں یا بہن کی طرح ہے ظہار کہلاتا ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی حکم اللہ تعالیٰ ان آیات میں بیان فرما رہا ہے:

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

Marfat.com

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾ (المجادلہ ۵۸/ ۱تا۴)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے خاوند کے بارے میں تجھ سے جھگڑ رہی تھی اور اللہ کے آگے اپنی (تکلیف کی) شکایت کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں درحقیقت (ایسا کہنے سے) وہ (بیویاں) ان کی مائیں تو نہیں بن جاتیں بلکہ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اور یقیناً وہ بہت بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔ (لہٰذا) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھتے ہیں پھر وہ اپنے کہے کو واپس لینا چاہتے ہیں تو (ان کے لیے ضروری ہے کہ) وہ (اپنی بیویوں کو) چھونے سے پہلے ایک گردن (یعنی غلام) آزاد کریں، اس بات کی تمہیں نصیحت کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔ پس جو کوئی (غلام) نہ پائے تو وہ مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھے بیوی کو چھونے سے پہلے اور جو کوئی اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ یہ حکم اس لیے ہے کہ تمہارا اللہ و رسول پر ایمان پختہ ہو جائے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں (جن سے تجاوز کرنا جرم ہے) اور منکروں کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔"

نافرمان اور سرکش بیوی کا علاج:

شریعت نے بیوی کے حقوق میں اس امر کو بالخصوص ذکر کیا ہے کہ اسے مارا نہ جائے، لیکن اگر وہ سرکشی اختیار کرے اور نافرمانی پر اتر آئے تو اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا

Marfat.com

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ﴾ (النساء: ۴/ ۳۴)

"مرد، عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اپنے مالوں کو خرچ کرنے کے سبب بھی (وہ عورتوں پر افضل ہیں) نیک پاکباز عورتیں (جو خاوند کی) عدم موجودگی میں اس چیز کی حفاظت کرتی ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی ہے (یعنی عفت و عصمت کی) اور وہ عورتیں جن کے شر سے تمہیں خوف ہو تو تم ان کو پیار سے سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں) تو ان کو الگ بستر پر چھوڑ دو (یعنی ان سے ملاپ ختم کر دو) اور (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو) ان کو مارو، پس اگر وہ فرمانبرداری اختیار کر لیں تو تم (بلاوجہ) ان کے خلاف کوئی اور راستہ نہ نکالو، یقیناً اللہ تعالیٰ بلند اور بڑا ہے۔"

خاوند اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور کو نہ دیکھے:

بیوی اپنے خاوند کی خدمت و اطاعت کرتے ہوئے اس کے ہر حکم کو بجالاتی ہے، اس کی تمام حاجات و ضروریات کا خیال رکھتی ہے، اس کے بچوں کی پرورش کرتی اور اس کے مال و عزت کی حفاظت کرتی ہے۔ اسقدر تابعداری کے باوصف بھی اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی غیر عورت پر نظر رکھے تو اس سے بڑھ کر احسان فراموش اور حیا باختہ شخص کوئی نہیں ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ ﴾ (المومنون: ۲۳/ ۵ تا ۷)

"اور (مومنین وہ لوگ ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا کسی سے نہیں ملتے پس یہ ملامت زدہ نہیں ہیں۔ لیکن جو شخص ان

Marfat.com

(بیوی اور لونڈی) کے علاوہ کسی اور کو تلاش کرے گا تو ایسے ہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔"

پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں:

یہاں اللہ تعالیٰ طیّب لوگوں کا بلند مقام اور خبیث لوگوں کا پست مقام اس معنی میں ذکر فرما رہا ہے کہ خبیث مرد یا عورت کسی پاکیزہ صفت عورت یا مرد کے اہل نہیں ہو سکتے اور اسی طرح طیّب مرد و عورت کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ ناپاک عورت و مرد سے نکاح کریں۔ چنانچہ جو جیسا ہوگا، اس کے لائق ویسا ہی شخص ہوگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝﴾

(النور: ۲۴/۲۶)

"گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے ہیں، پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں، یہ لوگ ان عیوب سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔"

میاں بیوی کی آپس میں محبت:

اللہ تعالیٰ نے خاوند کے دل میں بیوی کی انس و محبت اور بیوی کے دل میں خاوند کی چاہت و پیار رکھ دیا ہے۔ یہ فطری میلان ہوتا ہے اور اسی میلان کو جائز طریقے سے محبت کا عملی جامہ پہنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر مرد و عورت کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کا حکم فرمایا ہے، تاکہ وہ ایک دوسرے سے سکینت و مودت حاصل کر سکیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الروم: ۳۰/۲۱)

"اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے ہی تمہارے لیے بیویاں پیدا کی ہیں تاکہ تم ان سے سکینت حاصل کرو اور اس نے تم میں محبت و رحمت بھی

Marfat.com

پیدا فرمادی ہے، یقیناً اس میں غور فکر کرنے والی قوم کے لیے نشانی ہے۔"

بیوی کا خاوند کے ساتھ جنت میں داخلہ:

نیک صفت خاوند اور تابع فرمان بیوی کو اللہ تعالیٰ جنت میں بھی ایک دوسرے کا ساتھ نصیب فرمائے گا اور انہیں اکٹھے ہی جنت میں داخلے کا ٹکٹ دیا جائے گا کہ جس سے بڑھ کر ان کے لیے سعادت اور خوش بختی نہیں ہو سکتی۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ ﴾ (الزخرف: ۴۳/۶۹، ۷۰)

"وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبرداری کرتے رہے، (آج اس کی جزا میں) تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

Marfat.com

قانون تحفظِ عفت وعصمت

پردے کا حکم:

ہر بُرائی اور بے حیائی اسی سے جنم لیتی ہے کہ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلتی ہے۔ پھر شیطان حملہ آور ہوتا ہے اور خبیث طبع کے لوگوں کو اس عورت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پھر اگر عورت بھی حیا باختہ ہو اور خود کو لوگوں کی نظروں کا محور بننا پسند کرتی ہو تو پھر صرف یہی بے پردگی آنکھوں کے زنا سے لے کر شرمگاہ کے زنا تک کا کردار ادا کرتی ہے تمام فواحش و بے حیائی کے کاموں کا سدِ باب صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر عورت اپنی عزت کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے پردے کا اہتمام کرے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾﴾

"اے نبی! اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی (کہ یہ پاکدامن عورتیں ہیں) پھر ستائی نہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" (الاحزاب: ۳۳/۵۹)

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَ

Marfat.com

اٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ﴿۳۳﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۳)

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو، نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو، اے نبی کے گھر والیو! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔"

بات میں نرمی کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۲)

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کر لو، پس تم نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرنے لگے اور قائدے کے مطابق کلام کرو۔"

پاؤں مار کر چلنے کی ممانعت:

بعض حیا سے عاری عورتیں زمین پر زور سے پاؤں مار کر چلتی ہیں جس سے آواز پیدا ہونے کی بناء پر لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مومنہ حیادار عورت کے قطعی یہ شایان شان نہیں ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ:

﴿وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾﴾ (النور:۲۴/۳۱)

"اور اس طرح زور زور سے (زمین پر) پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت معلوم ہو جائے، اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی آپ کی صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے

Marfat.com

گئی۔لڑکی کے پاؤں میں بجنے والا زیور پہنا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَاناً)). ❶

"یقیناً ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔"

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ (النور: ۲۴/ ۳۰، ۳۱)

"(اے نبی) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی خبر رکھنے والا ہے۔اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔"

بے پردگی کی حرمت:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، ح: ۴۲۳۰۔

Marfat.com

﴿وَتُوبُوٓا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٣١﴾ (النور: ۲۴/۳۱)

"اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں، مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے باپوں کے لیے یا اپنے سسروں کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لیے (یعنی خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے) یا اپنے بھائیوں کے لیے یا اپنے بھتیجوں کے لیے یا اپنے بھانجوں کے لیے یا اپنی عورتوں کے لیے یا اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے لیے یا تابع رہنے والے ایسے مردوں کے لیے جو شہوت سے عاری ہوں یا ان بچوں کے لیے جو عورتوں کی پردے والی باتوں سے واقف نہیں ہوئے۔ (ان تمام سے پردہ نہ کرنے کی رخصت ہے) اور اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے اور اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، کاش آپ اُمہات المومنین کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو اس پر پردہ کی آیت نازل ہو گئی۔ ✿

بعض عورتوں کے لیے بے پردگی کا جواز:

اس آیت میں ان معمر خواتین جو نکاح کی امید و طاقت سے عاری ہو چکی ہوتی ہیں، کو پردے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لیکن یہ بھی فرما دیا کہ پھر بھی اگر وہ اس کا اہتمام کریں تو افضل و اولیٰ ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ

✿ صحیح بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر قولہ تعالیٰ: لا تدخلوا بیوت النبی الا أن یؤذن لکم ... الخ، ح: ۴۷۹۰۔

Marfat.com

يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ (النور:۲۴/۶۰)

"اور عورتوں میں سے بیٹھ رہنے والیاں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے کپڑے (چادریں) اتار دیں جبکہ وہ کسی قسم کی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہوں اور یہ کہ اگر وہ اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔"

بعض مردوں سے پردے کا استثناء:

یہاں اللہ تعالیٰ ان چند افراد کا ذکر فرما رہا ہے کہ جن سے پردہ کرنے کے لیے عورت کو استثناء حاصل ہے کہ وہ ان سے پردہ نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾﴾ (النور:۲۴/۳۱)

"اور (مومن عورتیں) اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں، اپنے باپوں، اپنے سسروں، اپنے بیٹوں، اپنے خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنی عورتوں، اپنے غلاموں اور لونڈیوں، تابع رہنے والے مردوں جو شہوت والے نہیں ہیں یا ان لڑکوں کے لیے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہیں (ان تمام مردوں کے لیے اگر زینت ظاہر کر دی جائے تو

Marfat.com

کچھ حرج نہیں)۔"

بناؤ سنگھار کی حرمت:

یہاں عورتوں کو زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار سے منع کیا جا رہا ہے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کے طریقے ہیں لہٰذا جاہلیت کی چادر کو اتار پھینکو، نہ کہ اسے اوڑھتے ہوئے تم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۚ﴾ (الاحزاب: ۳۳/۳۳)

"اور اپنے گھروں میں ہی ٹھہری رہو اور جاہلیت کے پہلے زمانے کی طرح زینت ظاہر نہ کرتی پھرو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ و رسول کا حکم مانو، اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔"

فواحش سے اجتناب کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے فحاشی اور بے حیائی کے ہر کام سے منع فرما دیا ہے؛ چاہے وہ ظاہری ہو یا مخفی، بڑا ہو یا چھوٹا۔ کسی بھی طرح کے فحش کام کا ارتکاب ممنوع ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۶/۱۵۱)

"اور فواحش و بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ، اسی کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے۔ شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

Marfat.com

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۹۰)

"یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

گھروں میں داخلہ کے لیے طلبِ اجازت:

گھر ہر انسان کی عزت وحرمت کا مقام ہوتا ہے لہٰذا بلا اجازت کسی کی حرمت گاہ میں داخل ہو جانا اخلاقی گراوٹ کی علامت اور صاحب گھر کی عزت کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے گھر میں داخلہ کے لیے طلب اجازت کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝﴾ (النور:۲۴/۲۷،۲۸)

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں نہ جاؤ، جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور اس گھر والوں کو سلام نہ کرلو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ اور اگر تمہیں لوٹ جانے کو کہا جائے تو لوٹ جاؤ، یہی بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے، جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثاً فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ))

"جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے تو وہ

Marfat.com

واپس پلٹ جائے۔" ❶

پاک دامن عورتوں پر بہتان کی سزا:

نیک صفت اور پاکدامن عورتوں کو کسی بے حیائی کے کام کا مورد الزام ٹھہرانا اور بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے اور اس کی سزا اللہ تعالیٰ اس آیت میں بیان فرما رہا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾﴾ (النور: ۲۴/ ۲۳ تا ۲۵)

"جو لوگ پاکدامن، بھولی بھالی، ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دُنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف اس کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ اس دن اللہ انہیں ان کا صحیح بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ ہی برحق ہے جو ظاہر کرنے والا ہے۔"

مومنین کی صفات:

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی نمایاں صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾﴾ (المومنون: ۲۳/ ۵، ۶)

"اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثا، ح: ۶۲۴۵۔
صحیح مسلم۔ کتاب الآداب، باب الاستئذان، ح: ۲۱۵۳۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الأدب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، ح: ۵۱۸۰۔

Marfat.com

لونڈیوں کے، یقیناً یہ ملامت کیے گئے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔"

دوسری جگہ میں فرمایا:

﴿وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۵)

"اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

Marfat.com

اُصولِ دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ، اہم فریضہ:

انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اور یہ خلافت اسے اسی لیے بخشی گئی کہ اس پر اللہ کے احکام و فرامین اور شرعی تعلیمات کی لوگوں کو تبلیغ کا فریضہ عائد کیا گیا ہے۔ اسی طرح علماء کو انبیاء کے وارث اسی لیے قرار دیا گیا ہے کہ وہ بھی انبیاء کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے ان کے مشن کو آگے بڑھاتے ہیں اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو اسلامی احکام و تعلیمات سے روشناس کرتے ہیں۔ اسی کی فرضیت پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۰۴، ۱۰۵)

"تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

Marfat.com

الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (آل عمران: ۳/۱۱۰،۱۱۱)

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔ یہ تمہیں ستانے کے سوا اور زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر لڑائی کا موقع آ جائے تو پیٹھ پھیر لیں گے، پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم نیکی کا حکم ضرور کیا کرو اور برائی سے بھی ضرور منع کرو (اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن قبول نہیں کی جائیں گی۔" ❶

حکمت و نصیحت سے دعوت دینا:

زندگی کے ہر معاملے میں حکمت کو اپنانا چاہیے تاکہ نفع و ضرر دونوں پیشِ نظر رہیں اور ایسی حکمت اپنائی جائے کہ جس میں حصولِ منفعت اور دفعِ مضرت ہو سکے۔ اس حکمت کے ساتھ جو وعظ و نصیحت کی جائے وہ مؤثر اور سود مند ثابت ہوتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾﴾ (النحل: ۱۶/۱۲۵،۱۲۶)

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔ اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی

❶ جامع ترمذی، أبواب الفتن، باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۱۶۹

Marfat.com

جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لیے یہی بہتر ہے۔"

تبلیغ میں نرمی ہو:

جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام فرعون کو ایک اللہ کی پرستش کی دعوت دینے کے لیے جانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اصحاب کو یہ نصیحت فرمائی:

﴿اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۴۲، ۴۴)

"(اے موسیٰؑ) تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور خبردار! میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ (کیونکہ) اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ پس تم اسے نرمی سمجھاؤ، شاید کہ نصیحت حاصل کر لے یا (اللہ کے عذاب سے) ڈر جائے۔"

عملی نمونہ پیش کیا جائے:

مبلغ جب دعوت دے تو اس میں اس حرکت کا کہیں بھی شائبہ تک نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کو تو تبلیغ کرے لیکن خود ان کاموں سے بہت دُور ہو، اس لیے کہنے سے پہلے خود عمل کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/ ۴۲ تا ۴۴)

"اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ، تمہیں تو خود اس کا علم ہے۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، باوجود یکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تمہیں سمجھ نہیں۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ

Marfat.com

تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (الصف:۶۱/۲،۳)

"اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، تم جو کرتے نہیں اس کا (لوگوں کو) کہنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔"

سائل کی راہنمائی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝﴾ (الانفال:۸/۷۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تو تمہارے لیے ان میں کچھ بھی رفاقت نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں (یعنی کسی مسئلہ میں استفسار کریں) تو تم پر مدد کرنا لازم ہے، سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے اور اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔"

جس کا علم نہ ہو وہ بات نہ کہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝﴾ (الاسراء:۱۷/۳۶)

"جس بات کا تجھے علم ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ، کیونکہ کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک کے بارے میں باز پرس ہوگی۔"

Marfat.com

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ علماء کو فوت کر دینے کے ذریعے سے علم کو ختم کرے گا پھر لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، یوں وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔" ❶

سختی سے کام لینے کی ممانعت:

اگر کوئی شخص آپ کی بات کو قبول نہ کرے تو اس پر سختی نہیں کرنی چاہیے کہ تم اسے ضرور قبول کروا کر ہی رہو، نہیں بلکہ نرمی کے ساتھ اسے عقلی و نقلی دلائل دیے جائیں اور ہر طرح سے اسے متاثر کرتے ہوئے حق قبول کرانے کی کوشش کی جائے۔ سختی کی ممانعت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾﴾ (الغاشیہ: ۸۸/ ۲۲ تا ۲۴)

"پس آپ نصیحت کیجئے (کیونکہ) آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ (لیکن) آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں مگر جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑے عذاب سے دوچار کرے گا۔"

برا بھلا کہنے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾﴾ (الانعام: ۶/ ۱۰۸)

"اور تم ان لوگوں کو گالی مت دو جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں (اگر تم ایسا کرو گے تو ردِعمل میں) وہ بھی جہالت اور دشمنی کی بناء پر اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے۔ ہم نے اسی طرح ہر امت کے لئے ان کے عمل کو مزین کر رکھا ہے۔ پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ح: ۱۰۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضہ، ح: ۲۶۷۳۔

Marfat.com

ہے، سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔"

لوگوں کی باتوں پر صبر کرنا:

اللہ تعالیٰ یہاں مبلغ کو عمل تبلیغ میں پیش آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرما رہا ہے:

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝﴾ (مزمل ۷۳/ ۱۰)

"اور جو کچھ وہ کہیں تو ان پر صبر کر اور وضع داری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہ۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/ ۱۲۷)

"اور آپ صبر کیجیے، بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر غمگین نہ ہوں اور جو مکر و فریب یہ کرتے ہیں اس پر تنگ دل نہ ہوں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا ہر کام ہی اس کے لیے خیر و بھلائی ہے، اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو شکر ادا کرتا ہے، وہ بھی اس کے لیے خیر (یعنی اجر و ثواب کا باعث) ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر سے کام لیتا ہے، وہ بھی اس کے لیے خیر ہوتا ہے۔" ✿

کوشش جاری رکھنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝﴾ (النجم: ۵۳/ ۳۹، ۴۱)

"اور یہ کہ انسان کے لیے وہ ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ یقیناً اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی اور پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔"

✿ صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن أمرہ کلہ خیر، ح: ۲۹۹۹۔

Marfat.com

جہاد وقتال

مسلمانوں کو جہاد وقتال کا حکم:

اسلام کے علو وسربلندی کے لیے اللہ تعالیٰ نے دعوت وتبلیغ سے نہ ماننے والے منکرین کا علاج جہاد تجویز فرمایا ہے اور جو لوگ اسلام کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوں اور مدمقابل آجائیں تو پھر ان کی اس شیطانی جسارت میں انہیں منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو جہاد کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۶)

"تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں ناپسند ہے، ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی شے کو اچھا سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ تعالیٰ کو ہی حقیقی علم ہے اور تم اس سے لاعلم ہو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۰)

"ان لوگوں سے اللہ کی راہ میں قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

اسی طرح فرمایا:

Marfat.com

﴿ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۱)

"انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو اور انہیں نکال کر باہر کرو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے قتال نہ کرو جب تک کہ وہ خود تم سے قتال نہ کریں، اگر وہ تم سے قتال کریں تو تم بھی ان سے قتال کرو، کافروں کا بدلہ یہی ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۹۳)

"ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کا دین غالب آجائے، پس اگر وہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ:۲/۲۴۴)

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ)). [1]

"اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔"

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل الله، ح:۲۷۹۲۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان بالله تعالیٰ أفضل الأعمال، ح:۱۳۶۔

Marfat.com

نبی ﷺ کو جہاد وقتال کا حکم

اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھی مخاطب کرتے ہوئے اس کا خصوصی حکم فرمایا ہے آپ ﷺ کو اس کا مکلف بناتے ہوئے مومنین کو بھی ترغیب دینے کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝﴾

"تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہ، تجھے صرف تیری جان کا ہی مکلف بنایا گیا ہے اور مومنین کو (جہاد کی) رغبت دلاتا رہ، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور وہ سزا دینے میں بھی سخت ہے۔" (النساء: ۴/ ۸۴)

اسی طرح فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (التوبہ: ۹/ ۷۳)

"اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر، ان کی اصل جگہ جہنم ہی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

کفار کے مقابلہ کے لیے بھرپور تیاری کا حکم:

کفار کی یہ فطرت ہے کہ وہ ہر دم اسلام کے خلاف عصبیت وتنفر کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام پر حملہ آور ہونے کے لیے کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ان کی اسی شیطانی سوچ وفکر کے باعث اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار سے نبرد آزما ہونے کے لیے ہر دم بھرپور تیاری رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝﴾

Marfat.com

"تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق قوت تیار رکھو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی بھی (تیاری رکھو) کہ اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم تو نہیں جانتے (لیکن) اللہ انہیں خوب جانتا ہے اور تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا حق مارا نہیں جائے گا۔" (الانفال:۸/۶۰)

عقبہ بن عامر جہنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: (آپ نے یہ تلاوت فرمائی: ﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ "تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق قوت تیار رکھو" (پھر فرمایا) آگاہ رہو کہ قوت (سے مراد) تیر اندازی ہے، خبر دار! قوت (سے مراد) تیر اندازی ہے، سن لو! قوت (سے مراد) تیر اندازی ہے۔" ❁

مومنوں کو قتال کی ترغیب دلانے کا حکم:

مومنین میں ذوق و رغبت پیدا کرنے اور اس فریضہ کی اہمیت باور کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکم فرما رہا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ (الانفال:۸/۶۵،۶۶)

"اے نبی! مومنوں کو قتال کی ترغیب دلاؤ، اگر تم میں سے بیس بھی صبر کرنے والے ہوں

❁ صحیح مسلم۔ کتاب الأمارة، باب فضل الرمی والحث علیه، ح:۱۹۱۷۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الجهاد، باب فی الرمی، ح:۲۵۱۴۔
جامع ترمذی۔ أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الأنفال، ح:۳۰۸۳۔

Marfat.com

گے تو دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اس لیے کہ وہ (کافر) بے سمجھ قوم ہیں۔ اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے (کیونکہ) اس نے جان لیا ہے کہ تم میں ناتوانی آ گئی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

کفر کے اماموں سے قتال کا حکم:

دین اسلام پر طعن زنی کے مرتکبین کو اللہ تعالیٰ نے ائمہ کفر سے موسوم کیا ہے اور جب اس روئے زمین پر کفر کے وجود کی ہی اسلام کی نظر میں کوئی گنجائش نہیں ہے تو پھر کفر کے اماموں کو جینے کا کیا حق ہے، بلکہ انہیں تو بالاولیٰ قیدِ حیات سے آزاد کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝﴾ (التوبۃ:۹/ ۱۲)

"اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی کفر کے (ان) اماموں سے قتال کرو، ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں، ممکن ہے کہ اس طرح ہی وہ باز آ جائیں۔"

مظلوموں کی مدد کے لیے قتال:

اسلام ظلم کی بیخ کنی کرتا ہے اور جہاں ظلم ہوتا ہے وہاں اسلام مظلوموں کی مدد کے لیے حرکت میں آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کی مدد کے لیے جہاد کا بھی حکم فرمایا ہے کہ اگر ظالم اپنے ظلم سے باز نہ آئیں تو ان کا ہاتھ روکنے کے لیے اگر ان سے قتال بھی کرنا پڑے تو کرو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ

Marfat.com

الصّٰلِحِیْنَ ۝﴾ (التوبہ:۹/۷۵)

"تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے (چھٹکارے کے) لیے قتال نہیں کرتے؟ جو یوں دعائیں مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نکال لے اور ہمارے لیے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر اور ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار بھیج۔"

شیطان کے دوستوں سے قتال:

شیطان چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آکر خاسر و نامراد اور مردود ٹھہرا ہے، اس لیے اس کے چیلے جو کہ اسی کے افکار و خیالات کی ترویج کے لیے سرگرم ہوتے ہیں ان کے خلاف بھی قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا ۝﴾

"جو لوگ ایمان لائے وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اللہ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو، یقیناً شیطان کا مکر کمزور ہے۔" (النساء:۴/۷۶)

اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا:

کفار کے لیے دنیا و آخرت دو جہانوں میں ہی عذاب و رسوائی ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ انہیں مسلمانوں کے ہاتھوں جہاد کی برکت سے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور آخرت میں ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ انہیں واصل جہنم کرے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَ یُخْزِهِمْ وَ یَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَ یُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝﴾ (التوبہ:۹/۱۴، ۱۵)

"ان سے قتال کرو، اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا اور انہیں ذلیل و رسوا

Marfat.com

کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے کرے گا، ان کے دلوں کا غم وغصہ دور کرے گا اور وہ جس پر چاہتا ہے رجوع فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

جزیہ کی ادائیگی تک قتال کا حکم:

یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسی کا دینی نظام اس پر چلنا چاہیے، لیکن اگر کوئی کافر قوم دین حق کو قبول نہ کرے تو اسے جینے کا حق صرف اسی صورت میں حاصل ہے کہ وہ اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جزیہ کی وصولی تک مسلمانوں کو جہاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝﴾ (التوبہ:۹/۲۹)

"ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے، جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام نہیں جانتے اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔"

ہر حال میں جہاد کے لیے نکلو:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (التوبہ:۹/۴۱)

"نکل کھڑے ہو جاؤ، ہلکے ہو تو بھی اور بھاری بھرکم ہو تو بھی (جہاد کے لیے نکلو) اور اللہ کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

Marfat.com

قتال نہ کرنے پر سرزنش:

جہاد ایک فرض ہے جو تغیر حالات کے ساتھ عین وکفایہ کی حیثیت اختیار کرتا ہے لیکن اس کے فرض ہونے میں دو رائے نہیں ہیں، لہٰذا اس فرض کا انکار کرنا یا اس سے روگردانی کرنا ناقابل مواخذہ گناہ ہے۔ ایسے ہی لوگوں کو سرزنش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (التوبہ:۹/ ۱۳)

"تم ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے کیوں قتال نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی پہلے انہوں نے ابتدا کی ہے، کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ ہی زیادہ حق دار ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو، اگر تم ایمان والے ہو۔"

مال وجان کے بدلے جنت کا سودا:

جو شخص اپنا مال اللہ کی راہ میں لٹانے کے علاوہ اس کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی اس قربانی کو کچھ کم قیمت عمل کا درجہ نہیں دیتے بلکہ اس کے خون کے بدلے اس سے جنت کا سودا کر لیتے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التوبہ:۹/ ۱۱۱)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ (کفار کو) قتل کرتے ہیں اور (خود بھی) قتل کر دیے جاتے ہیں۔ اس پر تورات وانجیل

Marfat.com

اور قرآن میں سچا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو تم لوگ اپنی اس تجارت پر جو تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی ہے خوشیاں مناؤ (کیونکہ) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

مجاہدین کی صفات:

یہاں اللہ تعالیٰ مجاہدین کی نمایاں اور امتیازی صفات حسنہ کا تذکرہ فرما رہا ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (التوبۃ:۹/۱۱۲)

"وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (ایسے) مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے۔"

مجاہدین کے فضائل:

اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے کیا فضائل بیان فرمائے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھ بلکہ وہ زندہ ہیں (اور) اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اپنا فضل

Marfat.com

عطا کیا ہے اس سے وہ بہت خوش ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوشیاں منا رہے ہیں جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، یہ کہ نہ تو ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔" (آل عمران: ۳/۱۶۹، ۱۷۱)

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾﴾ (النساء: ۴/۹۵، ۹۶)

"اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے، اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجات میں بہت فضیلت دی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اپنی طرف سے درجات کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ مومن جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔" ❶

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد، باب أفضل الناس، ح: ۲۷۸۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ح: ۱۸۸۸۔

Marfat.com

مجاہدین کے لیے اجر وثواب:

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے اعزاز واکرام کے علاوہ اس کے لیے اجر وثواب میں کیا انعامات وعنایات کر رکھی ہیں؟ ان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾

"پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں انہیں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہنا چاہیے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غلبہ حاصل کرلے تو یقیناً ہم اسے بہت بڑے اجر سے نوازیں گے۔" (النساء: ۴/ ۷۴)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ- وَاللهُ أَعْلَمُ- بِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ . كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ إِنْ تَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِماً مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)). ❶

"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ میں (خلوصِ نیت سے) کون جہاد کرتا ہے۔ کھڑا رہنے والے روزے دار کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ اٹھایا ہے کہ اگر وہ اسے فوت کرے گا تو اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے اجر وغنیمت کے ساتھ زندہ سلامت (اپنے گھر) لوٹائے گا۔"

جہاد کے آداب:

اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں لڑنے والوں کو صرف جہاد کا حکم ہی نہیں دیا بلکہ انہیں جہاد کے آداب بھی سکھلائے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد والسیر، باب أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ح: ۲۷۸۷۔

Marfat.com

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾

"اے ایمان والو! جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو جائے تو تم پشت پھیر کر نہ بھاگنا اور جو شخص اس موقعہ پر ان سے پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لیے (حکمت عملی سے) پینترا بدلتا ہو یا (اپنی) جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو تو وہ مستثنیٰ ہے، باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب کو مول لے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" (الانفال: ۸/ ۱۵، ۱۶)

اسی طرح فرمایا:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ (الانفال: ۸/ ۴۵، ۴۶)

"اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ دشمن سے مقابلہ کے وقت خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)).

"اے لوگو! دشمن سے ملنے کی خواہش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے بچاؤ کا ہی سوال کرتے رہو،

Marfat.com

لیکن جب تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے کتاب نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے اللہ! انہیں شکست سے دوچار فرما اور ہماری ان کے خلاف نصرت فرما!۔" ❶

نبی ﷺ کی دعا اور نزول نصرت:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور پھر جب میدان جنگ میں کی گئی دعا کے مستجاب ہونے میں کیا شک ہے؟ لیکن اس پر بھی متزاد یہ کہ جب دعا کرنے والی ہستی خود نبی کریم ﷺ ہوں۔ ایسے ہی منظر کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں یوں بیان فرما رہا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝﴾ (الانفال: ۸/ ۹ تا ۱۰)

"اس وقت کو یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو پے در پے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لیے کی کہ بشارت ہو اور اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے میدانِ قتال میں دشمن کے خلاف یہ دعا فرمائی تھی:

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)):

"اے کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد، باب کان النبی ﷺ إذا لم يقاتل أول النهار۔۔۔، ح: ۲۹۶۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمني لقاء العدو۔۔۔، ح: ۱۷۴۲۔

Marfat.com

والے اللہ! ان (دشمنوں) کو شکست دے دے اور ہماری ان کے خلاف مدد فرما۔" ❶

اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (الانفال:۸/۱۷،۱۸)

"سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا ہے اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب صلہ دے، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ (ایک بات تو) یہ ہوئی اور (دوسری بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنا تھا۔"

فرشتوں کے ذریعے مدد:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد، باب كان النبی ﷺ إذالم يقاتل أول النهار أخر القتال حتى تزول الشمس، ح:۲۹۶۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الجهاد والسير، باب كراهية تمنى لقاء العدو والأمر بالصبر عندالقاء، ح:۱۷۴۲۔
سنن أبوداؤد۔ كتاب الجهاد، باب فی كراهية تمنى لقاء العدو، ح:۲۶۳۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب الجهاد، باب ماجاء فی الدعاء عند القتال، ح:۱۶۷۸۔
سنن ابن ماجه۔ كتاب الجهاد، باب القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالى، ح:۲۷۹۶۔

Marfat.com

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهٖ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾

(آل عمران: ۳/ ۱۲۳ تا ۱۲۶)

"جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جبکہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے، پس تم اللہ ہی سے ڈرو تا کہ تم شکر ادا کر سکو۔ جب آپ (پیغمبر ﷺ) مومنوں کو تسلی دے رہے تھے، کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہوگا؟ کیوں نہیں، بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو اور وہ لوگ اسی وقت تمہارے پاس آجائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جو نشاندار ہوں گے، اور یہ محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمینان قلب کے لیے ہے، ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔"

عہد شکنی اور عہد توڑنے والوں کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾﴾

"یقیناً تمام جانداروں میں سے بدتر، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہیں جو کافر ہیں اس لیے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ جن سے آپ نے عہد و پیمان کر لیا پھر بھی وہ ہر بار اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیتے ہیں اور بالکل پرہیز نہیں کرتے۔ پس جب کبھی تو لڑائی میں ان پر غالب آجائے تو انہیں ایسی مار مار کہ ان کے پچھلے بھی بھاگ کھڑے ہوں، شاید کہ ایسے ہی وہ نصیحت پکڑیں۔" (الانفال: ۸/ ۵۵ تا ۵۷)

پناہ مانگنے والوں کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

Marfat.com

اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (التوبۃ:۹/۶)

"اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کلام سن کے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے، یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔"

مالِ غنیمت کا حکم:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الانفال:۸/۱)

"یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ غنیمتیں اللہ اور رسول کی ہیں، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (الانفال:۸/۴۱)

"اور جان لو کہ تم جس قسم کا بھی مال غنیمت حاصل کرو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ و رسول کا اور قریبی رشتہ داروں کا اور یتیموں و مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر (ایمان لائے ہو) جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن نازل کی جو حق و باطل کی جدائی کا دن تھا (اور) جس دن دو فوجیں بھڑی تھیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

Marfat.com

حرمت کے مہینوں میں قتال کی ممانعت:

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۫ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۱۷)

"لوگ آپ سے حرمت کے مہینوں میں قتال کے بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا، مسجدِ حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے، یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے ہی مرتد کر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر گیا اور اسی کفر کی حالت میں مر گیا تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے دنیوی اور اخروی سب اعمال ضائع ہو جائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔"

جہاد نہ کرنے پر وعید:

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾﴾ (التوبۃ:۹/۳۸،۳۹)

Marfat.com

"اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کے راستے میں (لڑنے کے لیے) تو زمین سے لگ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ہی راضی ہو گئے ہو؟ دنیا کی زندگی تو درحقیقت آخرت کے مقابلے میں تھوڑے سے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تم (جہاد کے لیے) نہ نکلے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہارے بدلے میں تمہارے علاوہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا اور تم اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

Marfat.com

امن وسلامتی

اُخوت کا درس:

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ یہ نہ صرف انسان کے اپنے جان ومال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی امن وآشتی کا ماحول سازگار رکھنے کا حکم دیتا ہے اور ہر اس عمل وعادت سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے۔ جو کہ کسی بھی انسان کے جان ومال کے لیے نقصان دہ ہو۔ اسلام اخوت وبھائی چارے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (الحجرات:۴۹/۱۰)

"تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔ سو تم اپنے بھائیوں کے درمیاں صلح کراؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ)). ❶

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے مصیبت میں ڈالتا ہے۔"

فتنہ وفساد کی ممانعت:

فتنہ خواہ کسی قسم کا ہو اسلام نے اس کی بیخ کنی کی ہے اور سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، ح:۲۴۴۲۔
صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ح:۲۵۸۰)

Marfat.com

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/۵۶)

"اور تم زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کو خوف و اُمید کے ساتھ پکارو، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۷۷)

"احسان کر جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۸۳)

"آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ ہی فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)). [1]

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون، ح:۱۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الإسلام وأی أمورہ أفضل، ح:۴۱۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الجهاد، باب الهجرة هل انقطعت، ح:۲۴۸۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب الایمان، باب ماجاء فی أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدہ، ح:۲۶۲۷۔
سنن نسائی۔ کتاب الایمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ح:۴۹۹۶۔

Marfat.com

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

ممانعت کے بعد بھی جو بدعمل شخص امن تباہ کرنے پر تُل جاتا ہے اور فتنہ وفساد سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ تو جس پر اللہ تعالیٰ لعنت فرمادے پھر اس سے بڑھ کر کون بدبخت ہوسکتا ہے؟

فساد برپا کرنے والے پر لعنت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝﴾ (محمد: ۴۷/ ۲۲ تا ۲۴)

"اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جن کی سماعت اور روشنی چھین لی ہے، کیا قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔"

ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی مدد:

اسلام ظلم کو پنپنے نہیں دیتا بلکہ اسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینکنے کا حکم دیتا ہے، تاکہ کوئی زیادتی وناانصافی کا شکار نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی حمایت و مدد کا حکم فرمایا ہے تاکہ ظالم زیادتی نہ کرسکے اور مظلوم زیادتی کا شکار نہ بن سکے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۹)

"اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروادیا کرو، پھر اگر ان

Marfat.com

دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس جماعت سے لڑو جو زیادتی کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان میں عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

"ظلم (کرنے) سے بچو، کیونکہ ظلم روزِ قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا۔"

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت یا اس کی کسی چیز کے متعلق حق تلفی کی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ آج ہی اس سے عہدہ برآ ہو جائے، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس دن نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ درہم۔ اگر اس شخص کے نیک اعمال ہوئے تو وہ (مظلوم کو دینے کے لئے) اس کے ظلم کے مطابق لے لئے جائیں گے اور اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو پھر صاحبِ حق (مظلوم) کی برائیاں لے کر اس کے سر پر لاد دی جائیں گی۔ ❷

ناحق قتل کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب المظالم والغصب، باب الظلم ظلمات یوم القیامۃ، ح:۲۴۴۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ح:۲۵۷۸

❷ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ، ح:۶۵۳۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ح:۲۵۸۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شأن الحساب والقصاص، ح:۲۴۱۸۔

Marfat.com

اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (الانعام:۶/۱۵۱)

"کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، تمہیں اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے جتنے بھی طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت پھٹکو۔ خواہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ۔ اور جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا اسے قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ۔ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

اسی طرح حکم فرمایا:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾﴾ (الاسراء:۱۷/۳۳)

"اور جس جان کو (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل کرو مگر حق کے ساتھ اور جو مظلوم ہونے کی حالت میں قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کے لئے پورا اختیار رکھا ہے۔ پس وہ بھی قتل میں حد سے نہ بڑھ جائے، یقیناً وہ مدد دیا ہوا ہوگا۔"

ایک کا قتل ساری انسانیت کا قتل:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾﴾ (المائدۃ:۵/۳۲)

"جو شخص کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلے) کے یا زمین میں فساد پھیلانے کی غرض سے قتل کر ڈالے تو اس نے گویا ساری انسانیت کا قتل کر دیا اور جس شخص نے کسی ایک کی جان بچائی تو اس نے گویا ساری انسانیت کو زندہ کر دیا۔ اور ان کے پاس بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں ظلم و

Marfat.com

زیادتی اور زبردستی کرنے والے رہے۔"

فساد پھیلانے والے کی سزا:

حکم شرع کی مخالفت کرتے ہوئے اگر بدامنی اور فساد پھیلانے کی کوشش کرے تو اس قبیح عمل کی سزا اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ﴾

"جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کریں اور زمین میں فساد کرتے پھریں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی چڑھا دیا جائے یا پھر مخالف سمت سے ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیاوی ذلت وخواری اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔" (المائدۃ:۵/۳۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). [1]

"جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا؛ وہ ہم میں سے نہیں۔"

عباد الرحمٰن کی صفات:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی امتیازی صفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ صفت بھی بیان کی ہے کہ وہ امن وسلامتی کے خواہاں ہوتے ہیں اور کسی کا ناحق قتل نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الدیات، باب قول اللہ ومن أحیاها۔۔۔ الخ، ح:۶۸۷۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ: من حمل علینا السلاح فلیس منا، ح:۹۸۔
جامع ترمذی۔ أبواب الحدود، باب ماجاء فیمن شهر السلاح، ح:۱۴۵۹۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الحدود، باب من شهر السلاح، ح:۲۵۷۵۔

Marfat.com

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۶۷۔۷۱)

"اور رحمان کے بندے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بحق کے اسے قتل نہیں کرتے اور نہ ہی وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔"

خودکشی پر وعید:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝﴾ (النساء:۴/۲۹،۳۰)

"اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے۔ اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"جو شخص اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کرلے تو جہنم میں وہی ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کو ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا، جو شخص زہر پی کر مر جائے گا تو وہ اسی زہر کو جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا۔" ❶

قتلِ عمد کی سزا:

عمداً وقصداً قتل کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا جرم ہے اور اس کی اہمیت وشدت کے پیش نظر اس کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہے، تاکہ کوئی بھی شخص اس عمل کے ارتکاب پر ملنے والی سزا کو سوچے تو از خود ہی اس جرم سے باز رہے، لیکن اگر پھر بھی کوئی باز نہ آئے تو اس پر قتل کی حد لگائی جائے تاکہ وہ دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے اور آئندہ کوئی بھی اس کی جرأت نہ کر سکے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾﴾ (النساء: ۴/ ۹۳)

"اور جو کوئی جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اور حدیثِ مبارکہ میں متعدد روایات میں اس کی سزا یہ بیان کی گئی ہے کہ مقتول کے بدلے میں قاتل کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ

❶ صحیح مسلم، کتاب الدماء، وذکر القصاص والدیه، باب من قتل نفسه بشیء عذاب به فی النار۔

Marfat.com

لِلْجَمَاعَةِ)). ❶

"کوئی بھی مسلمان آدمی، جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون حلال نہیں ہے، سوائے ان تین لوگوں میں سے کسی ایک کے: شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان اور جماعت سے الگ ہوتے ہوئے اپنے دین کو چھوڑ دینے والا۔"

قتل خطا کی دیت:

اگر غلطی سے اور غیر ارادی طور پر کسی کا قتل ہو جائے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۹۲)

"کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کرنا زیب نہیں دیتا مگر غلطی سے قتل سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس پر ایک مسلمان کی گردن آزاد کرانا اور مقتول کے اہل کو دیت ادا کرنا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ بطورِ صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو بھی مسلمان، تو صرف ایک مسلمان گردن (یعنی غلام) آزاد کرانا ضروری ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تو دیت دینا ضروری ہے جو اس کے اہل کو پہنچائی جائے گی

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الدیات، باب قولہ تعالیٰ: اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ــــ، ح: ۶۸۷۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب القسامة، باب مایباح بہ دم المسلم، ح: ۱۶۷۶۔

Marfat.com

اور ایک مسلمان آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)، پس جو اس کی ہمت نہ پائے تو اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، (اور یہ رخصت) اللہ سے توبہ کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُحد کے دن ایسا ہوا کہ (لعین) ابلیس چلّا کر (مسلمانوں سے) کہنے لگا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں سے بچو۔ (حالانکہ پیچھے بھی مسلمان ہی تھے) یہ سنتے ہی آگے والے (مسلمان) پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ مسلمان حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان رضی اللہ عنہ کو (غلطی سے) مارنے لگے، حذیفہ رضی اللہ عنہ پکارتے ہی رہے کہ یہ تو میرے والد ہیں، تم نے اسے جان سے مار ڈالا، پھر کہنے لگے اللہ تمہاری خطا کو معاف فرمائے (یعنی انہوں نے نہ تو دیت لی اور نہ ہی قصاص، بلکہ معاف فرما دیا)۔ [1]

قصاص کی فرضیت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۷۸)

"اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت (کو قصاص میں قتل کیا جائے گا)۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے تو اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیے۔ اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ (تمہارے لئے) تخفیف اور رحمت ہے، اور اس کے بعد بھی سرکشی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب العفو من الخطاء بعد الموت، ح:۱۷۸۱۔

Marfat.com

اور رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). ✿

"کوئی بھی مسلمان آدمی، جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون حلال نہیں ہے مگر تین میں سے کسی ایک کا: بوڑھا زانی، جان کے بدلے جان اور جماعت سے الگ ہوتے ہوئے اپنے دین کو چھوڑ دینے والا۔"

ہر ہر عضو میں قصاص ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾

"اور ہم نے تورات ہی میں یہ بات لکھ ڈالی تھی کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بھی قصاص (فرض) ہے، پھر جو شخص اس کو معاف کر دے گا تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے، اور جو لوگ ظالم ہیں۔" (المائدۃ:۵/۴۵)

قصاص میں زندگی ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۷۹)

"اور عقل والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، شاید کہ تم تقویٰ اختیار کر لو۔"

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الدیات، باب قولہ تعالیٰ: إن النفس بالنفس ....، ح:۶۸۷۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب القسامۃ، باب ما یباح بہ دم المسلم، ح:۱۶۷۶۔

Marfat.com

ایمان اور اہل ایمان

اہل ایمان کون ہیں؟:

مومنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ، انبیاء ورسل، ملائکہ اور آسمانی کتب وصحف پر زبان و دل سے ایمان رکھتے ہیں، ایسے لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقرب اور برگزیدہ لوگ ہیں، اور یہ لوگ کون ہیں؟۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ﴿۴﴾﴾

"جولوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔اور جولوگ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔" (البقرۃ:۲/۳،۴)

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۭ﴿۲۸۵﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۸۵)

"رسول ﷺ اور مومنین اس چیز پر ایمان لے آئے ہیں جو اس کی طرف اس کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، ہر ایک ایمان لے آیا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ، ہم رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور

Marfat.com

اطاعت قبول کرلی اے ہمارے رب تیری ہی بخشش ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ٹھکانہ ہے۔"

مومنین کی اوصافِ جمیلہ:

یوں تو اللہ کے محبوب بندوں کی ہر عادت ہی عادتِ حسنہ اور وصفِ جمیلہ کی حیثیت رکھتی ہے مگر یہاں اللہ تعالیٰ ان چند اوصاف کا ذکر فرمارہے ہیں کہ جو مومنین کا خاصہ اور نمایاں صفات ہوتی ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴿۱۱﴾﴾ (المومنون: ۲۳/۱ تا ۱۱)

"ایمان والے کامیاب ہوگئے ہیں جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر کیونکہ یہ ملامت کی جانے والی نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہ حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں، جو (مومنین) اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں اور اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے ہیں، یہی لوگ تو وارث ہیں جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا

Marfat.com

سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ (المومنون: ۲۳/ ۵۷ تا ۶۱)

"یقیناً جولوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اور جولوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائی کے حاصل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ہیں جوان کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔"

ایک مقام پہ یہ صفات بیان فرمائیں:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۵)

"یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ وخیرات کرنے والے مرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (التوبۃ:۹/۱۱۲)

"توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) حمد بیان کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، بُرائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور (ایسے) مومنین کو (جنت کی) خوشخبری سنا دیجئے۔"

ایمان والوں پر اللہ کے انعامات:

جولوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنی جان و مال سے بھی بڑھ کر محبوب سمجھنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنی عنایات و انعامات کی برکھا برسا دیتا ہے۔ جیسا کہ ان آیات میں مذکور ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾﴾ (ھود:۱۱/۲۳)

"یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف جھکے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾﴾ (النساء:۴/۵۷)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، عنقریب ہم انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں جگہ دیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

Marfat.com

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ (الحج:۲۲/۲۳)

"ایمان والوں اور نیک عمل والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی، وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾﴾ (العنکبوت:۲۹/۵۸)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کا کتنا ہی اچھا اجر ہے۔"

ایک اور مقام پہ فرمایا:

﴿وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۚ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾﴾ (الزمر:۳۹/۷۳، ۷۴)

"اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو، تم خوش حال رہو پس تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ (مومنین) کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔"

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝﴾ (محمد: ۴۷/ ۱۲)

"جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں چل رہی ہیں۔ اور جولوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے رہیں، اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝﴾ (البینہ: ۹۸/ ۷، ۸)

"یقیناً جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہی لوگ تو بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے، یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔"

مومن کے لیے اجر وثواب:

دین کی خاطر دنیا میں مصائب وابتلاء پر صبر کرنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اجر کے دریا بہا رکھے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۷۷)

"یقیناً وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، جنہوں نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔"

Marfat.com

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝﴾ (النساء:۴/۱۵۲)

"جو لوگ اللہ اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ پورا پورا اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا رحم والا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ ۝﴾ (القصص:۲۸/۵۵)

"یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیے جائیں گے، یہ نیکی سے بدی کو مٹا دیتے ہیں اور اس نے جو (مال) ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم سے کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو جائے اور پھر اس کے بعد جو بھی وہ نیکی کرے گا، وہ دس گنا سے سات سو گنا تک (بڑھا کر) لکھی جائے گی اور جو وہ برائی کرے گا وہ ویسی ہی (یعنی ایک ہی برائی) لکھی جائے گی۔" ✿

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہیں کرے گا (یعنی اس کی کسی نیکی کا اجر مارا نہیں جائے گا) اس کی جزا (اللہ تعالیٰ) دُنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کے اچھے کاموں کی جزا دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے، آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔" ✿

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب حسن اسلام المرء، ح:۴۰۔
✿ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب جزاء المومن بحسناته ... الخ، ح:۶۰۔

Marfat.com

مومنین کو عبادت کا حکم:

مومنین چونکہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اس لیے ان سے تعلق استوار رکھنے اور رشتہ مضبوط رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادت کا حکم دیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان رابطہ قائم رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (الحج: ۲۲/۷۷)

"اے ایمان والو! رکوع اور سجدے کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

نماز قائم کرنے اور خرچ کرنے کی تلقین:

یہاں اللہ تعالیٰ مومنین کو نماز پنجگانہ کی ادائیگی اور نادار و محتاج لوگ پر مال خرچ کرنے کا حکم فرما رہا ہے:

﴿ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴾ (ابراہیم: ۱۴/۳۱)

"میرے ایماندار بندوں کو کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا اس میں سے ظاہر اور مخفی طور پر خرچ کرتے رہا کریں، اس سے قبل کہ وہ دن آجائے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی اور محبت۔"

ذکر الٰہی اور صدقات کا حکم:

مومنین کے دلوں میں تو ویسے بھی ہر دم اللہ ہی کی یاد رہتی ہے مگر اس یاد کو مزید جلا بخشنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کا حکم فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ

Marfat.com

أَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ (المنافقون: ۶۳/۹،۱۰)

"اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کریں تو یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں، جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار مجھے تو تھوڑی دیر مہلت کیوں نہیں دے دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہوجاؤں۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ ﴾

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذِکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔" (الاحزاب: ۳۳/۴۱،۴۲)

اہل ایمان کو سچی توبہ کا حکم:

گناہ ہوجانے پر اظہار ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے سے گناہ ختم جاتا ہے، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو حکم فرمارہا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ ﴾ (التحریم: ۶۶/۸)

"اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے آگے سچی خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو اور جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، وہ دعائیں کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز

Marfat.com

پر قادر ہے۔"

حضرت اعز بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِأَةَ مَرَّةٍ)). ✿

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہا کرو، کیونکہ میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔"

عدل وانصاف اور سچی گواہی کی تاکید:

اللہ والوں کا یہ ہرگز شیوہ نہیں کہ وہ کسی پر ظلم وزیادتی کریں یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عدل وانصاف پر قائم رہنے کے حکم کے ساتھ ساتھ سچی گواہی دینے کی تاکید فرمائی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾﴾ (النساء: ۴/ ۱۳۵)

"اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، خواہ وہ تمہارے اپنے ہی خلاف ہو یا والدین کے، یا رشتہ داروں کے، وہ شخص اگر امیر ہو یا فقیر دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے۔ اس لیے تم خواہشِ نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے غلط بیانی یا اعراض کیا تو جان لو جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔"

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) ثَلَاثًا، قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَقَالَ: ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ))، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

✿ صحیح مسلم، کتاب العلم، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه، ح: ۲۷۰۲۔

Marfat.com

"کیا میں تمہیں بڑے سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ (آپ ﷺ نے) تین مرتبہ (یہ فرمایا) ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو (ٹیک چھوڑ کر) بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔" آپ ﷺ مسلسل اس بات کا تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔"

اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین:

دینی معاملات میں عباداللہ پر وقتی مشکلات اور آزمائشیں ٹوٹتی ہی ہیں لیکن ان سے دلبرداشتہ ہو کر دعوت دین سے پیچھے نہیں ہٹ جانا چاہیے بلکہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ اسی کی تلقین اللہ تعالیٰ یہاں فرما رہا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾

"اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" (آل عمران: ۳/۲۰۰)

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتلائیں کہ میں اس کے متعلق آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ)). ❁

"کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جا۔"

❁ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، ح: ۲۶۵۴۔
صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب بیان الکبائر وأکبرها، ح: ۷۸۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ح: ۳۸۔
مسند أحمد: ۱۵۴۱۶۔

Marfat.com

مومنین کو ایفائے عہد کا حکم:

نقضِ عہد منافق کی علامت ہے لہٰذا کسی مومن میں اس خصلت کا وجود اس کی عظمت کے منافی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ مومنین کو وعدے کی پاسداری کا خصوصی حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①﴾

"اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو، تمہارے لیے مویشی چوپائے حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے نام تمہیں پڑھ کر سنا دیے گئے ہیں مگر حالتِ احرام میں شکار کو حلال سمجھنے والے نہ بن جانا، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔" (المائدۃ:۵/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: ① بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے ③ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ ✿

دو گروہوں میں صلح کروانے کا حکم:

اسلام امن و آشتی کا دین ہے، یہ اخوت و صلح اور پیار و محبت کا درس دیتا ہے۔ اس کی تعلیمات میں لڑائی جھگڑے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے اور اسی لیے یہ نہ صرف لوگوں کو بھائی چارہ قائم رکھنے کا درس دیتا ہے بلکہ اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں تنازعہ ہو جاتا ہے تو اہل ایمان کو یہ حکم دیتا ہے کہ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان دو گروہوں کی صلح کروائیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب علامۃ النفاق، ح:۳۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ح:۵۹۔

Marfat.com

عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ﴾ (الحجرات:۴۹/۹)

"اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروا دیا کرو، پھر ان دونوں میں سے اگر ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم لڑائی کرو اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پس اگر وہ لوٹ آئے ان کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کروا دو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا پھر بھلائی کی بات کرتا ہے۔" ✿

یعنی دو ناراض بھائیوں کے درمیان صلح کرواتے ہوئے اگر ایک بھائی کا دل نرم کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا بھی لے لیا جائے اور دوسرے بھائی سے منسوب کر کے کچھ اچھی باتیں اپنی طرف سے بھی بیان کر دی جائیں تو یہ جھوٹ شمار نہیں ہوگا۔

اہل ایمان کو آخرت کی تیاری کی تلقین:

مومن کے لیے دنیا تو فقط ایک سفر کی مانند ہوتی ہے کہ جو اپنی اصل منزل حاصل کرنے کے لیے طے کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی مومن و مسلم کبھی بھی دنیا میں دل نہیں لگاتا اور اسی لیے اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو آخرت کی تیاری کی تلقین فرما رہا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الصلح، باب الکذاب الذی یصلح بین الناس، ح:۲۶۹۲۔
صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الکذب وبیان ما یباح منه، ح:۲۶۰۵۔

Marfat.com

الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾ (الحشر:۵۹/۱۸تا۲۰)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا کہ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ اہلِ جہنم اور اہلِ جنت برابر نہیں ہو سکتے، جو اہلِ جنت ہیں وہی کامیاب ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْعَابِرُ سَبِيلٍ)). ❁

"تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

((إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ)). ❁

"جب تم شام کر لو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کر لو تو شام کا انتظار نہ کرو، اپنی صحت کے زمانہ میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے تیاری کر لو۔"

مومنین کو پند و نصائح:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی فوز و فلاح، نجات و مغفرت، راہ ہدایت پر گامزن رکھنے اور عذاب و عقاب سے بچانے کے لیے انہیں پند و نصائح فرما رہا ہے کہ تم ان ان اُمور کو ملحوظ رکھ

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب قول النبیؐ: کن فی الدنیا کأنک غریب، ح:۵۹۳۷۔
جامع ترمذی۔ أبواب الزهد، باب ماجاء فی قصر الأمل، ح:۲۳۳۳۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزهد، باب مثل الدنیا، ح:۴۱۱۴۔

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کأنک غریب أو عابر سبیل، ح:۶۴۱۶۔

Marfat.com

کر زندگی گزارو گے تو یقیناً کامیاب و کامران ٹھہرو گے اور میری جنتوں کے مہمان بنو گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾

"اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (البقرۃ:۲/۱۵۳)

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ ﴾ (البقرۃ:۲/۲۶۷)

"اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور تمہارے لیے زمین میں سے نکالی ہوئی چیزوں سے خرچ کرو، ان میں سے بُری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غنی اور تعریف کیا گیا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (المائدۃ:۵/۳۵)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

نیز فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (المائدۃ:۵/۵۷)

Marfat.com

"اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست مت بناؤ جو تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنائے ہوئے ہیں خواہ وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار ہوں، اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔"

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

(آل عمران: ۳/ ۱۰۲ تا ۱۰۵)

"اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تم فرقوں میں نہ بٹو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی فرقہ بندی میں پڑ گئے اور اختلاف کیا، انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

Marfat.com

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱۸ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۱۹ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝۱۲۰﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۱۸ تا ۱۲۰)

"اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا کسی کو نہ بناؤ (تم تو) نہیں دیکھتے (لیکن) دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو، ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ بہت زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لیے آیات بیان کر دی ہیں (سو سمجھ لو) اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ہاں تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے، وہ پوری کتاب کو مانتے ہو (وہ نہیں مانتے، تو پھر یہ محبت کیسی؟) یہ تمہارے سامنے تو اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں مارے غصے کے انگلیاں چباتے ہیں، کہہ دو کہ اپنے غصے ہی میں مر جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کے راز کو بخوبی جانتا ہے۔ تمہیں اگر بھلائی ملے تو یہ ناخوش ہوتے ہیں اور اگر برائی پہنچے تو خوش ہوتے ہیں، تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے۔"

ایک جگہ یوں ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۱۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

Marfat.com

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

"تمہارے مال اور تمہاری اولادیں سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ پر خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اور اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، غالب حکمت والا ہے۔" (التغابن: ۶۴/ ۱۵ تا ۱۸)

مومنین کی دُعائیں:

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پاکیزہ دعاؤں کا ذکر فرما رہا ہے کہ مومنین کی دعائیں بھی دنیوی حرص وطمع سے پاک اور خلوص ونیکی سے مزین فقط رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہوتی ہیں۔ جس میں وہ اپنے رب سے مانگتے بھی ہیں تو اس کی رضا، اس کا قرب، اس کی محبت، اس کی جنت اور اس کے دربار میں اپنی قبولیت۔ اس کے علاوہ وہ کسی چیز کے طلبگار نہیں ہوتے۔

قرآن میں مذکور مومنین کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

① اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۠ وَاغْفِرْ لَنَا ۠ وَارْحَمْنَا ۠ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

Marfat.com

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرۃ:۲/۲۸۵،۲۸۶)

"رسول (ﷺ) ایمان لائے اس پر جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی طرف اتری اور مومنین بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش کے طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی کرے (اس کا اجر) اسی کے لیے ہے اور جو برائی کرے (اس کا گناہ بھی) اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کر بیٹھے ہوں تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولا ہے، پس تو کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

② ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾﴾ (البقرۃ:۲/۲۰۱)

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اچھا دے اور آخرت میں بھی اچھا دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"

③ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾﴾ (آل عمران:۳/۸)

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو مت پھیر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی عطا کرنے والا ہے۔"

④ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا

Marfat.com

وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(آل عمران: ۳/ ۱۹۳، ۱۹۴)

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت نصیب فرما۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے پیغمبروں کی زبان پر وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمیں روزِ قیامت رسوا نہ کیجیو، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

⑤ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۷/ ۲۳)

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

⑥ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾ (الفرقان: ۲۵/ ۷۴)

"اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور ہم کو پرہیزگاروں کے امام بنادے۔"

⑦ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر: ۵۹/ ۱۰)

"اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم پر ایمان سے سبقت لے چکے ہیں بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے بغض پیدا نہ فرما، یقیناً تو ہی شفقت و رحم کرنے والا ہے۔"

اہل ایمان کے لیے نفع بخش تجارت:

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ایک نفع بخش تجارت بتلا رہا ہے کہ جس میں

Marfat.com

اہلِ ایمان کے لیے نفع ہی نفع ہے اور خسارے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اتنی زیادہ نفع بخش تجارت کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ کیجیے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳﴾ (الصف:۶۱/۱۰ تا ۱۳)

"اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ (اور اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں (داخل کرے گا) جو جنّات عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم پسند کرتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے اور مومنین کو خوشخبری سنادیجیے۔"

مومنین کی کامیابی اور کفار کی بربادی:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مومن بندوں کی فلاح ونجات اور ان کے حسن انجام کا ذکر کرتے ہوئے کفار ومنکرین کے لیے شدید عذاب اور انتہائی برے ٹھکانے یعنی جہنم کی وعید سنا رہا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝۳۰ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۱ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ

Marfat.com

لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ
بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ
غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ (الجاثیۃ:۴۵/۳۰تا۳۷)

"جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمتوں میں رکھے گا، یہی تو واضح کامیابی ہے لیکن جن لوگوں نے کفر کیا (اللہ ان سے کہے گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی مجرم قوم۔ اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ سچا اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے، ہمیں تو کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں (قیامت کے آنے پر) یقین نہیں ہے۔ اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں واضح ہو گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔ اور کہہ دیا گیا آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے، یہ اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تمام تعریفات ہیں جو آسمان و زمین اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اسی کے لیے آسمان و زمین کی بڑائی ہے اور وہی غالب، حکمت والا ہے۔"

Marfat.com

قیامت اور منکرینِ قیامت

قیامت کے آنے میں کچھ شک نہیں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دُنیا میں فقط اسی لئے بھیجا کہ وہ آخرت کے لیے سامان کرے لیکن بدقسمتی سے انسان اس دنیا کو جو عارضی ہے، اپنا اصل ٹھکانہ سمجھ بیٹھا ہے اور اس جہان کو جو دائمی ہے، بھلا دیا ہے اور اپنی تمام تر توجہ دنیا کو بنانے سنوارنے پر ہی مرکوز کیے ہوئے ہے۔ حالانکہ اسے علم ہے کہ ایک دن ایسا بھی آنا ہے کہ جس میں اس کی دنیوی تمام اعمال کی جزا و سزا مرتب کی جائے گی۔ اور وہ قیامت کا دن ہوگا۔ جس کے آنے میں چنداں شک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ تمام آسمانی کتب وصحائف میں اس کے ذکر کے علاوہ انبیاء ورسل بھی اپنی اپنی قوموں کو اس سے ڈراتے اور خبردار کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا بھی تو یقینی امر ہے جو روزِ قیامت ہی طے پائے گا ورنہ ہر انسان بلاخوف وخطر جو چاہے کر سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝﴾

"قیامت بالیقین اور بلاشبہ آنے والی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو (اس پر) ایمان نہیں لاتے۔" (المومن: ۴۰/۵۹)

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۖ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝﴾ (سبا: ۳۴/۳)

Marfat.com

"کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے کہ وہ (قیامت) یقیناً تم پر آ کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ذرہ کے برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ ہی کوئی بڑی شے، مگر وہ کتابِ مبین میں بیان کر دی گئی ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝﴾ (الحجر:۲۲/۸۵)

"ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن و خوبی سے درگزر کر۔"

آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ بہت سی احادیثِ صحیحہ بھی اس حقیقت پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کا ایک دن مقرر و متعین ہے، اور معلوم ہے۔ جو آ کر رہے گا۔

جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((بُعِثْتُ فِيْ نَسَمِ السَّاعَةِ)). [1]

"مجھے قیامت کی آمد آمد میں معبوث کیا گیا ہے۔"

قیامت بالکل قریب ہے:

قرآن و حدیث میں وقوعِ قیامت کی جو علامات بتلائی گئی ہیں، ان میں سے تقریباً تمام ہی واقع ہو چکی ہیں، سوائے چند ایک کے، اور یہ علامات ہر زمانے میں رفتہ رفتہ پوری ہوتی آئی ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن کے زمانے میں ہی اس کی خبر دے دی کہ اب قیامت کے واقع ہونے میں کوئی زیادہ دیر باقی نہیں ہے، بلکہ اب اس کا وقت بہت قریب آن پہنچا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

[1] كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: (۳۸۳۳۱/۱۴)

Marfat.com

السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ (الاحزاب ۳۳/ ۶۳)

"یہ لوگ تجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے کہ قیامت کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ قیامت قریب ہی ہو۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. ❶

"مجھے اور قیامت کو ان دونوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔" آپ ﷺ کی مراد تھی کہ ان دو انگلیوں کی طرح۔

یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں اسی طرح میری بعثت کا زمانہ اور قیامت کا وقت اتنا قریب ہے کہ جیسے ان دونوں کے درمیان کچھ زیادہ مدت کا فاصلہ نہیں ہے بلکہ بالکل ساتھ ساتھ ملے ہوئے ہیں ہے۔

قیامت کا مقررہ وقت:

قیامت کا وقت مقرر ہے۔ مقرر ہونے سے مراد ہے کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے لیکن آئے گی اسی وقت پر ہی جو لکھ دیا گیا ہے۔ نہ تو اس سے ایک بھی لمحہ پہلے آئے گی اور نہ ہی ایک ساعت اس سے مؤخر ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾﴾ (سبا: ۳۴/ ۲۹، ۳۰)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب قول النبی ﷺ: بعثت أنا والساعة كهاتين، ح: ۶۵۰۵۔
صحیح مسلم۔ کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب قرب الساعة، ح: ۲۹۵۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب الفتن، باب ما جاء في قول النبی ﷺ: بعثت أنا والساعة كهاتين، ح: ۲۲۱۴۔
سنن نسائی۔ کتاب صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، ح: ۱۵۷۸۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الفتن، باب أشراط الساعة، ح: ۴۰۴۰۔

Marfat.com

"وہ پوچھتے ہیں کہ (قیامت کا) وعدہ کب ہے؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ کہہ دیجئے کہ وعدے کا دن معین ہے، جس سے ایک ساعت تم نہ پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔"

قیامت کے دن کی مقدار:

قیامت کے دن کی مقدار عام دنوں سے کئی گنا زیادہ ہوگی جو کہ مومن کے لیے مختصر گھڑی جبکہ کافر کے لیے ختم نہ ہونے والا زمانہ بن جائے گا۔ اسی مقدار کا ذکر اللہ تعالیٰ اس آیاتِ مبارکہ میں فرما رہا ہے۔

﴿سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾﴾ (المعارج: ۷۰/۱ تا ۴)

"ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے بارے میں سوال کیا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، جسے کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے۔ جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں، ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔"

قیامت کے دن کی یہ مقدار یعنی پچاس ہزار سال صرف بطورِ عذاب کافروں کے لیے ہوگی، اس لئے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے کہ قیامت کا دن مومن شخص پر اس قدر ہلکا ہوگا کہ فرض نماز کی ادئیگی کے بقدر وقت جتنا ہوگا۔ [1]

قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے:

قیامت کا مقررہ اور اصل وقت کیا ہے؟ اس کی شرائط و علامات کا ذکر فرما دیا گیا ہے کہ جس سے قربِ قیامت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، لیکن اس کے وقوع کے وقتِ معین کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا

[1] مسند احمد: ۷۵/۳

Marfat.com

لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (الاعراف:۷/۱۸۷)

"یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے۔ اس کے وقت پر اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری ہو گا، وہ تم پر اچانک آن پڑے گا۔ (اے نبی!) وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں، کہہ دیجئے کہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

قیامت کب واقع ہوگی؟ اس کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہاں البتہ قیامت کے وقوع پذیر ہونے کی متعدد علامات قرآن واحادیث میں مذکور ہیں لیکن اس کے متعین وقت کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس ہی رکھا ہے۔ حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار بھی اس کے متعین وقت سے لاعلم ہیں۔ کیونکہ ایک مرتبہ جب جبرائیل علیہ السلام انسانی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صحابہؓ کو تعلیم دین کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوالات کیے تو انہی سوالوں میں سے ایک سوال قیامت کے متعلق کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:

((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)). [1]

"جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔"

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعة، ح:۵۰۔
صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب معرفة الایمان والاسلام والقدر وعلامة الساعة، ح:۸۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب السنة، باب فی القدر، ح:۴۶۹۵۔
جامع ترمذی۔ أبواب الایمان، باب ماجاء فی وصف جبریل للنبی ﷺ الایمان والاسلام، ح:۲۶۱۰۔
سنن نسائی۔ کتاب الایمان وشرائعه، باب صفة الایمان والاسلام، ح:۴۹۹۱۔
سنن ابن ماجه۔ المقدمة، باب فی الایمان، ح:۶۳۔

Marfat.com

یعنی اس بارے میں ہم دونوں ہی لاعلم ہیں، اس کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

قیامت کی علامات:

قیامت کی علامات دو طرح کی ہیں: علامات کبریٰ اور علامات صغریٰ۔ قرآنِ کریم میں صرف علامات کبریٰ کا بیان ہے اور احادیث مبارکہ میں کبریٰ کے علاوہ صغریٰ کا بھی رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے، ان دونوں علامات کو ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝﴾ (القیامۃ: ۷۵/ ۶ تا ۱۲)

"(انسان) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ پس (اس وقت کہ) جب نگاہ پتھرا جائے گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج چاند جمع کر دیے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ نہیں (آج) کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرارگاہ ہے۔"

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ)). ❁

"زمانہ (قیامت جوں جوں) قریب ہوتا جائے گا عمل گھٹتا جائے گا، بخل پیدا ہوگا، فتنے ظاہر ہوں گے اور قتل و غارت کی کثرت ہوگی۔"

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان، ح: ۲۶۷۲۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، ح: ۴۲۵۵۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الفتن، باب أشراط الساعة، ح: ۴۰۴۷۔

Marfat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)). ❁

"قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی، بدکاری بہت زیادہ ہونے لگے گی، شراب کثرت سے پی جانے لگے گی، مرد کم ہوتے جائیں گے اور عورتیں بڑھتی جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کو ایک ہی سنبھالنے والا ہوگا۔"

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝﴾ (یٰسٓ:۳۶/۴۹تا۵۱)

"انہیں بس ایک چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور وہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔ اس وقت نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے۔ صور پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے (اُٹھ کر) اپنے پروردگار کی طرف چلنے لگیں گے۔"

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ

❁ صحیح بخاری۔ کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ح:۵۲۳۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان، ح:۲۶۷۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب الفتن، باب ماجاء فی أشراط الساعة، ح:۲۲۰۵۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الفتن، باب أشراط الساعة، ح:۴۰۴۵۔

Marfat.com

النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۴﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَ لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ ﴾ (النمل: ۲۷/ ۸۲ تا ۸۵)

"جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا، ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہو گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان لوگوں کے گروہ جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے گھیر گھار کر لائیں گے، پھر سب کے سب الگ کر دیے جائیں گے۔ (اور) جب سب کے سب پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے میری آیتوں کو باوجودیکہ تمہیں ان کا پورا علم تھا کیوں جھٹلایا؟ اور یہ بھی بتلاؤ کہ تم کیا کچھ کرتے رہے؟ بسبب اس کے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر بات ثابت ہو جائے گی اور کچھ بول نہ سکیں گے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ ﴾

"جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔ اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کرتے لیکن (اس دن) وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے وہ باخبر ہے۔" (النمل: ۲۷/ ۸۷، ۸۸)

اور فرمایا:

﴿ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً

وَّاحِدَةً ﴿۱۳﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ (الحاقہ:۶۹/ ۱۳ تا ۱۶)

"پس جبکہ صور پھونکا جائے گا اور زمین و پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔ اس دن واقع ہونے والی آسمان پھٹ پڑے گا اور آسمان بالکل بودا ہو جائے گا۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"دونوں صور پھونکیں جانے کے درمیان چالیس (سال) کا فاصلہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارے گا اور لوگ سبزی کی طرح اُگیں گے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز بوحضرت ہو جائے گی، صرف ریڑھ کا منکا باقی رہے گا اور قیامت کے دن اسی سے (دوبارہ) تخلیق ہوگی۔" ✿

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾﴾ (النبا:۷۸/ ۱۸ تا ۲۰)

"یقیناً فیصلے کے دن کا وقت مقرر وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا، پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے۔"

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾﴾ (الدخان:۴۴/ ۱۰، ۱۱)

"آپ اس دن کے منتظر رہیے کہ جس دن آسمان ظاہر دھواں لائیگا جو لوگوں کو گھیر لے گا (اور) یہ دردناک عذاب ہے۔"

✿ صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، ح:۵۲۰۔

Marfat.com

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم الگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا: تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم درج ذیل نشانیاں نہ دیکھ لو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا: دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، یاجوج وماجوج کا خروج، مشرق ومغرب اور جزیرہ عرب میں خسف اور سب کے آخر میں یمن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ ❁

ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرنی چاہیے کہ باری تعالیٰ! مجھے اس دِن تک زندہ مت رکھنا کہ جب قیامت قائم ہونی ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ)). ❁

"بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں ہی قیامت آجائے گی۔"

قیامت کے احوال ومناظر:

قیامت کی علامات ذکر کرنے کے بعد یہاں وقوعِ قیامت کے بعد احوال ومناظر کا قرآن نے کس طرح نقشہ کھینچا ہے اس کی وضاحت کی جائے گی۔ لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝﴾ (الحج: ۲۲/۱، ۲)

"اے لوگو! ڈر جاؤ اپنے رب سے، یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس تم اسے دیکھ لوگے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے پلتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حاملہ عورتوں

❁ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۷۔

Marfat.com

کے جمل گر جائیں گے اور تُو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ نشے میں نہ ہوں گی، لیکن اللہ کا عذاب ہی بڑا سخت ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَ اِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝١٤﴾ (التکویر: ۸۱/۱ تا ۱۴)

"جب سورج لپیٹ لیا جائے گا جب ستارے بے نور ہو جائیں گے، جب پہاڑ چلائے جائیں گے، جب سمندر بھڑکائے جائیں گے اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی، جب زندہ گاڑی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے سبب قتل ہوئی، جب نامۂ اعمال کھول دیے جائیں گے، جب آسمان کی کھال اُتار دی جائے گی، جب جہنم بھڑکائی جائے گی اور جب جنّت کو سنوار جائے گا تو (اسی وقت) ہر نفس جان لے گا کہ اس نے پیشگی کے لیے کیا کچھ کیا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ۝٤٦ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ۝٤٧ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝٤٨﴾

(القمر: ۵۴/۴۶ تا ۴۸)

"قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑی چیز ہے، یقیناً گناہ گار گمراہی اور عذاب میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) دوزخ کی آگ کے مزے چکھو۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

Marfat.com

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ إِذْ يَقُوْلُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۰۳ تا ۱۰۶)

"جس دن صور پھونکا جائے گا اور گناہگاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے ساتھ گھیر لائیں گے، وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے ہم تو (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں، ان میں سے وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا اور زمین کو بالکل ہموار صاف کر کے چھوڑ دے گا۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر آ جائے گا۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ (آپ ﷺ کی) میل سے کیا مراد تھی۔ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد وہ سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ ❶

ایک جگہ قیامت کا اس طرح نقشہ کھینچا:

﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَأَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا إِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝﴾ (المعارج: ۷۰/ ۸ تا ۱۶)

"جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا اور پہاڑ روئی کی مثل ہو جائیں گے کوئی دوست کسی کو نہ پوچھے گا (حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھائی دیں گے۔ گناہ گار اسی

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب فی صفة یوم القیامة، ح: ۲۸۶۴۔

Marfat.com

دن کے عذاب میں اپنے فدیے میں اپنے بیٹوں کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور رُوئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہیے گا تاکہ اس (عذاب سے) اسے چھٹکارا حاصل ہو جائے (مگر) ایسا ہرگز نہیں ہوگا یقیناً وہ شعلہ والی (آگ) ہے جو منہ اور سر کی کھال کھینچ دینے والی ہے۔"

اور ایک جگہ یوں بیان فرمایا:

﴿ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ ﴾

"جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی، یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔" (المعارج: ۷۰/ ۴۳، ۴۴)

ایک مقام پہ یہ حالات بیان فرمائے:

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ ﴾ (الغاشیہ: ۸۸/ ۲ تا ۷)

"اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے تھکے ہوں گے، وہ دہکتی ہوئی آگ میں ہوں گے۔ نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا ان کے لئے سوائے کانٹے اور درختوں کے کچھ کھانا نہ ہوگا، جو نہ تو (انہیں) موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک مٹائے گا۔"

اور ایک جگہ یوں ارشاد ہوا:

﴿ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَاۗءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَّجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَ

Marfat.com

ثَاقَةَ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ (الفجر ۸۹/ ۲۱ تا ۲۶)

"یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے بھی صفیں باندھ کر (آجائیں گے) جس دن جہنم بھی لائی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئیگی مگر آج سمجھنے کا کیا فائدہ؟ وہ کہے گا کہ (کاش!) میں نے اس زندگی کے لیے کچھ سامان کیا ہوتا۔ پس آج اللہ کے عذاب جیسا کسی کا عذاب نہ ہوگا اور نہ ہی اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔"

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن لوگ میدے کی روٹی کی طرح سفید اور سرخی مائل زمین پر اکھٹے کیے جائیں گے، اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا۔" ❶

یعنی کوئی عمارت یا مینار وغیرہ باقی نہ رہے گا بلکہ صاف چٹیل میدان ہو جائے گا۔

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾﴾ (النحل: ۱۶/ ۸۴، ۸۵)

"اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے گواہ کھڑے کریں گے، پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ہی ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔ جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے تو پھر ان سے نہ تو (عذاب) ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی وہ ڈھیل دی جائے گی۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الأرض یوم القیامۃ، ح: ۶۵۲۱۔
صحیح مسلم۔ کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی البعث والنشور وصفۃ الأرض یوم القیامۃ، ح: ۲۷۹۰۔

Marfat.com

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۱۰۱تا۱۰۴)

"پس جبکہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے اور نہ ہی آپس کی پوچھ گچھ۔ جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات پا جائیں گے اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہو جائیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلس رہے گی اور وہ بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝﴾ (الکہف: ۱۸/ ۵۲، ۵۳)

"اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو شریک تھے انہیں پکارو، وہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا تو ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے، گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے جانے والے ہیں اور اسی سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! روزِ قیامت کافر منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

جس (ذات) نے انہیں دُنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے، کیا وہ اس بات کی قدرت

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ح: ۶۵۲۳۔
صحیح مسلم۔ کتاب صفة القیامة، باب یحشر الکافر علی وجهه یوم القیمة، ح: ۲۸۰۶۔

Marfat.com

نہیں رکھتا کہ ان کو قیامت کے دن منہ کے بل چلا سکے؟

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے دن کافروں کے لیے یہ عذاب بھی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں منہ کے بل چلائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پہ اس طرح حالات کے بتلائے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾﴾ (قٓ:۵۰/۲۰تا۲۵)

"اور صور پھونکا جائے گا کہ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا ہوگا، یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا، پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔ اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔ (اللہ فرمائے گا) ہر سرکش کفر کو جہنم میں ڈال دو، جو نیک کام سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔"

ایک حالت وقوعِ قیامت کی یہ بھی بیان فرمائی:

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾﴾ (الزلزال:۹۹/۱تا۵)

"جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی، اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔"

روزِ قیامت مومنین اور کفار کا حال:

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقرب بندے یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کے حقدار

Marfat.com

ہیں جبکہ اس کے نافرمان اور باغی لوگ روزِ قیامت اس کے عذاب کے سزاوار ٹھہریں گے۔ اور روزِ قیامت مومنین اور کفار کے احوال کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۰۶)

"جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ۔ سیاہ چہرے والوں (سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو۔ اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (الزمر: ۳۹/۶۰، ۶۱)

"جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ اور جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا، انہیں اللہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ بچا لے گا (اور) کوئی انہیں دکھ چھو بھی نہ سکے گا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں زور دکھانے والے؟ کہاں ہیں سرکشی دکھانے والے اور تکبر کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: کہاں ہیں زور دکھانے والے اور تکبر کرنے والے؟۔" ❶

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب صفة القیامة، باب یقبض اللّٰه الأرض یوم القیامة... الخ، ۲۷۸۸۔
سنن وأبو داؤد۔ کتاب السنة، باب فی الرد علی الجهمیة، ح: ۴۷۳۲۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الزهد، باب ذکر البعث، ح: ۴۲۷۵۔

Marfat.com

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾﴾ (القیامۃ:۷۵/۲۲تا۲۵)

"اس دن بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور کتنے ہی چہرے اس دن اداس ہوں گے، سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے الا معاملہ کیا جائے گا۔"

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر چودھویں رات کے چاند پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا:

((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ)). [1]

"سنو! یقیناً عنقریب (یعنی آخرت میں) تم اپنے رب کو اس طرح (بے تکلف) دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، (یعنی) تمہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔"

اور اسی طرح فرمایا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٩﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٤٠﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤١﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤٢﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾﴾ (عبس:۸۰/۳۸تا۴۲)

"اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے (جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی، وہ

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب التوحید، باب قول اللہ: وجوہ یومئذ ناضرۃ۔۔۔الخ، ح:۷۴۳۴۔
صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیہما، ح:۶۳۳۔
سنن أبوداؤد۔ کتاب السنۃ، باب فی الرؤیۃ، ح:۴۷۲۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب صفۃ الجنۃ، باب منہ، ح:۲۵۵۴۔
سنن ابن ماجہ۔ کتاب الایمان، باب فیما أنکرت الجہمیۃ، ح:۱۷۷۔

Marfat.com

یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔"

انسان کے خلاف جسمانی اعضاء کی گواہیاں:

روزِ قیامت انسان کو خود اپنے حق میں گواہی دینے کا کچھ اختیار نہیں ہوگا بلکہ اس کی زبان پر مہر لگا کر اس سے بولنے کی قوت سلب کر لی جائے گی اور اس کے جہنم کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا، پھر ہر ہر عضو بول کر اس کے خلاف گواہی دے گا کہ اس نے میرے ذریعے فلاں گناہ کیا۔ اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾﴾ (یٰسٓ:۳۶/۶۵)

"ہم آج (قیامت) کے دن ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان کاموں کی گواہیاں دیں گے جو وہ کرتے تھے۔"

اور ایک جگہ اسے اس انداز میں بیان کیا:

﴿اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۭ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾﴾ (السجدۃ:۳۲/۱۹تا۲۱)

"جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان کو جمع کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے تو ان کے خلاف ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھال ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کی قوت عطا فرمائی، (وہ اللہ کہ) جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے۔"

Marfat.com

ہر نفس اپنا بوجھ خود اٹھائے گا:

روزِ قیامت ہر شخص کو اپنا بوجھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ اس دن ہر ایک کی حالت ایسی ہوگی کہ خواہ کوئی کتنا بھی قریبی عزیز ہوگا اعمال وانجام میں کسی کا بھی ساجھی بننے کو تیار نہ ہوگا۔

اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵﴾

"اور کوئی بھی (اپنے اعمال کا) بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اور ہم تب تک کسی کو عذاب سے دوچار نہیں کرتے جب تک کہ (ان میں) پیامبر نہ بھیج دیں۔" (الاسراء:۱۷/۱۵)

دوسری جگہ اس کو یوں بیان فرمایا:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۶۴﴾ (الانعام:۶/۱۶۴)

"اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جمع ہونا ہے، پس وہ تم خبر دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔"

کوئی کسی کو کچھ فائدہ نہ دے گا:

اس روز ہر شخص پر نفسی نفسی کا عالم طاری ہوگا اور کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا حتیٰ کہ ماں اپنے بیٹے کو، بیٹا اپنے باپ کو اور ہر کوئی شخص اپنے قریبی سے قریبی تعلق والے کو پہچاننے سے بھی انکار کر دے گا اور کوئی کسی کے چنداں کام نہ آسکے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۴۲﴾ (سبا:۳۴/۴۲)

"پس آج تم میں سے کوئی (بھی) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے ہو۔"

Marfat.com

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ ﴾ (لقمان:۳۱/۳۳)

"لوگو! اپنے رب سے ڈرو اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کچھ نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کو کوئی نفع دے گا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ ﴾ (آل عمران:۳/۱۰)

"کافروں کو ان کے مال اور ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے میں کچھ کام نہ آئیں گی، یہ تو جہنم کا ایندھن ہی ہیں۔"

اس دن کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا:

ہر نیک شخص کو اس کے ہر ہر عمل حتیٰ کہ ذرہ برابر نیکی کا بھی اجر اور صلہ ضرور ملے گا اور اسی طرح ہر بدعمل شخص اپنے گناہوں اور خطاؤں کو اپنی نظروں سے اپنے سامنے دیکھ لے گا۔ کسی نیک عمل شخص کی جزا و صلہ سے کمی نہیں کی جائے گی اور کسی بدعمل شخص کو اس کے گناہوں سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی بلکہ ہر شخص کے ساتھ انصاف برتا جائے گا اور جس کا جتنا حق بنتا ہوگا اسے ضرور دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (النحل:۱۶/۱۱۱)

"جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا اور وہ شخص کو اس کے لیے ہوئے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر چنداں ظلم نہ کیا جائے گا۔"

اور ایک جگہ یہ فرمایا:

﴿ وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ

Marfat.com

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء:۲۱/۴۷)

"قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو درمیان میں لا رکھیں گے، پھر کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے۔"

اسی طرح ایک مقام پہ یہ ارشاد مذکور ہے:

﴿اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾ (المومن:۴۰/۱۷)

"آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا، آج کسی قسم کا ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔"

منکرینِ قیامت کا انجام:

بعض بدعقیدہ لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں حالانکہ نقلی و عقلی دلائل سے قیامت کا وقوع ثابت اور مسلم امر ہے لیکن اس کے باوجود قیامت کا انکار کرنا اور جھٹلانا جہالت و ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ منکرینِ قیامت کے کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ۙ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾

"جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگائے بیٹھے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں، ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔" (یونس:۱۰/۷،۸)

ایک مقام پہ اللہ فرماتا ہے:

﴿وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (الرعد:۱۳/۵)

"واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں

Marfat.com

گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہیں گے اور یہی ہیں جہنم والے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اور ایک جگہ یوں ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝﴾

"جب یہ لوگ (قیامت کے) اس وعدے کے قریب تر پالیں گے تو اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔" (الملک:۶۷/۲۶،۲۷)

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝﴾ (المرسلات:۷۷/۲۹ تا ۳۶)

"جاؤ اس دوزخ کی طرف جسے تم جھٹلاتے رہتے تھے، اس سائے کی طرف جاؤ جو تین شاخوں والا ہے، جو دراصل نہ تو سایہ دینے والا ہے اور نہ ہی شعلوں سے بچا سکتا ہے، یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں، اس دن (قیامت) کو جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہوگی، آج کے دن وہ نہ بول سکیں گے اور نہ ہی انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی۔"

رئیس المفسرین امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

"منکرین حجت قائم ہونے سے پہلے عذر بہانے پیش کریں گے لیکن جب ان سے ان کی معذرتیں قبول نہ کی جائیں گی اور ان پر دلیلیں پیش کر کے ان کے بہانوں کو رد کر دیا جائے گا تو وہ وقت ان جھٹلانے والوں کے لیے بہت خرابی کا وقت ہوگا۔"

Marfat.com

جنت اور اہلِ جنت

جنت ہی سب سے بہتر مقام ہے:

اللہ تعالیٰ نے جو مقام اپنے پیارے بندوں کو عطا کرنا ہے، بھلا اس میں کس نعمت و راحت کی گنجائش رہ سکتی ہے؟ تمام آرائش و آسائش سے مزین اس مقام کے تو کیا ہی کہنے۔ یقیناً وہی مومنین کا آخری مقام ہے اور اس سے بڑھ کر تو کیا اس کی مثل بھی کسی مقام کا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (یوسف:۱۲/۱۰۹)

"آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے سب آدمی ہی تھے، جن کی طرف ہم وحی نازل کرتے تھے، کیا زمین میں چل کر پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہو؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے؟"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۳۰)

"اور پرہیزگاروں سے کہا جائے گا کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا (ہی نازل فرمایا ہے) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے

Marfat.com

اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے، اور کیا ہی خوب پرہیز گاروں کا گھر ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)). [1]

"جنت میں تمہارے کسی کے ایک کوڑے کے بقدر جگہ دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔"

جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے:

یہاں سے قرآن میں بیان کردہ اہلِ جنت کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے اہل ایمان اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۸۲)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو وہی لوگ جنتی ہیں جو اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝﴾ (النساء:۴/۵۷)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہم عنقریب انہیں ان جنتوں میں داخل کریں

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد، باب فضل رباط یوم فی سبیل الله، ح:۲۸۹۲۔
صحیح مسلم۔ کتاب الامارة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله، ح:۱۸۸۱۔
جامع ترمذی۔ أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ح:۳۰۱۳۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الزهد، باب صفة الجنة، ح:۴۳۳۰۔

Marfat.com

گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے وہاں صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں لے جائیں گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝﴾ (العنکبوت:۲۹/۷)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں نیک اعمال کی بہترین جزا دیں گے۔"

نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝﴾ (البقرۃ:۲/۲۷۷)

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، نمازوں کو قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔"

ایک مقام پہ اسے یوں ذکر فرمایا:

﴿اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ۝﴾ (المائدۃ:۵/۵۵)

"(مسلمانو!) تمہارا دوست اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں، جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع (خشوع و خضوع) کرنے والے ہیں۔"

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

Marfat.com

حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ﴾ (الانفال ۸/ ۳، ۴)

"(مومنین وہ ہیں) جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ حقیقی مومن یہی لوگ ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجات اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔"

حدود اللہ کی پاسداری کرنے والے:

اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے والے اور ان کی پاسداری کرنے والے بھی جنت کے حقدار ٹھہرائے گئے ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۳)

"یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور بہت بڑی کامیابی ہے۔"

جو کبائر و صغائر سے توبہ کرلیں:

کبائر کے ارتکاب سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے تاکہ اس کے بدلے میں اس کے صغائر کی بھی تلافی ہو سکے اور وہ سزا کا مستوجب ہونے سے بچ سکے۔ کبائر سے توبہ کر لینے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے باغاتِ بہشت میں جگہ تیار کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۳۱، ۳۲)

"اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بھی تم سے دُور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کے مقام میں داخل کریں گے۔

Marfat.com

تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۳۵، ۱۳۶)

"اور جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ باوجود علم کے کسی کام پر اصرار نہیں کرتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان نیک کام کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔"

مومنین اور مومنات:

ہر مومن مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ حتی الوسعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرے اور نہ صرف لوگوں کو ہی نیکی کا حکم دے اور برائی سے باز رہنے کی تلقین کرے بلکہ خود بھی اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول پر کاربند رہے۔ پھر ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ

Marfat.com

جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التوبۃ:۹/۷۱،۷۲)

"مومن مرد اور مومن عورتیں، ان میں سے ہر ایک آپس میں ایک دوسرے کے (معاون اور) دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ غلبے والا حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جو ان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔"

متقین کے لیے انعامات:

جو لوگ ہر جگہ، ہر وقت اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتے ہیں تو وہ بیشمار معصیات و منہیات کے ارتکاب سے باز رہتے ہیں کیونکہ انہیں اللہ کا ڈر ہر گناہ سے بچائے رکھتا ہے۔ یہی وہ متقین ہیں جن پر اللہ تعالیٰ دنیوی اور اخروی انعامات کی بارش کرتے ہوئے انہیں جنت کے بلند درجات پر فائز فرمائے گا۔ جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝﴾ (آل عمران:۳/۱۵)

"(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے! کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے، اور اللہ تعالیٰ سب بندوں کو دیکھنے والا ہے۔"

Marfat.com

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝﴾ (الفرقان:۲۵/۱۵،۱۶)

"کہہ دیجئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت؟ جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے، جو ان (کے نیک اعمال) کا بدلہ اور ان کے لوٹنے کی اصل جگہ ہے۔ وہ جو چاہیں گے ان کے لیے وہاں موجود ہوگا، وہ (اس میں) ہمیشہ رہیں گے، یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابلِ طلب ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (النحل:۱۶/۳۰،۳۱)

"اور متقین سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ بہتر (ہی نازل فرمایا ہے) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے، اور کیا ہی خوب گھر ہے متقین کا۔ (ان کے لیے) ہمیشگی والی جنتیں ہوں گی جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کے لیے موجود ہوگا، متقین کو اللہ تعالیٰ اس طرح جزا عطا فرماتا ہے۔"

مجاہدین اور شہداء پر انعامات:

جو لوگ اعلائے کلمۃ اللہ اور مظلوم مسلمانوں کو پنجہ کفر و ظلم سے آزاد کرانے کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور جان کو جانِ آفرین کے سپرد کر دیتے

Marfat.com

ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کا قطرۂ خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی انہیں اپنی جنتوں میں بلا لیتا ہے اور انہیں ایک نئی زندگی بخشتا ہے جہاں وہ ہمیشہ زندہ وجاوید رہتے ہیں۔

مجاہدین اور شہداء پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ان آیات میں ملاحظہ کیجیے:

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ﴿۱۲﴾﴾ (الصف:۶۱/۱۱تا۱۲)

"اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہارے علم میں ہو، (اس کے بدلے میں) اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنات عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

اور ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۱۷۱﴾﴾ (آل عمران:۳/۱۶۹تا۱۷۱)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں انہیں ہرگز مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے خوش ہوتے ہیں اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾﴾

"ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گے، اور جنہیں میری راہ میں تکلیفیں پہنچیں اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کر دیے گئے۔ میں اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔" (آل عمران: ۳/۱۹۵)

جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ:

حساب و کتاب کا معاملہ طے پا چکنے کے بعد جنتی لوگ جہنمیوں سے سوال و جواب کریں گے، جس کا نقشہ قرآن نے یوں کھینچا ہے:

﴿وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾﴾ (الاعراف: ۷/۴۴)

"اہل جنت، اہل جہنم کو پکاریں گے کہ ہم سے جو رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اس کو سچ سچ پا لیا ہے۔ سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ (یعنی عذاب کا وعدہ) کیا تھا تو کیا تم نے بھی اسے سچ سچ پا لیا ہے؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! پھر ایک پکارنے والا دونوں کے

Marfat.com

درمیان میں پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی مار ہو۔"

یہود و نصاریٰ کی خوش فہمیاں:

دینِ اسلام کو قبول نہ کرنے والا ہر شخص کافر ہے اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے، چاہے وہ اہلِ کتاب سے ہی ہو۔ لیکن یہود و نصاریٰ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب ہیں اور ہم ہی جنت کے وارث ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خام خیالی کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۱۱ تا ۱۱۲)

"یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی داخل ہی نہیں ہوگا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہی ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔ سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے، یقیناً اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا، اس پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوگا۔"

مومنوں کا اصل مقام ہمیشگی کی جنت ہے:

ہر کلمہ گو شخص جنتی ہے بشرطیکہ اس نے شرک کا ظلم نہ کمایا ہو۔ اگر اس نے شرک نہ کیا ہوگا تو بڑے بڑے گناہوں کے باوجود بھی بالآخر جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ بات بھی قطعی اور یقینی ہے کہ تمام مومنوں کا اصل مقام جنت ہوگا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۸۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہی جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اور ایک مقام پہ یوں فرمایا:

Marfat.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (ھود:۱۱/ ۲۳)

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف ہی جھکتے رہے، وہی جنت والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝﴾ (لقمان:۳۱/۸تا۹)

"یقیناً جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک کیے، ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے، وہ بہت عزت و غلبے اور کامل حکمت والا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ، لَا یَبْأَسُ، لَا تَبْلٰی ثِیَابُهُ وَلَا یَنْفٰی شَبَابُهُ)). *

"جو شخص جنت میں جائے گا وہ سکون سے رہے گا اور اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی کبھی اس کی جوانی ختم ہوگی۔"

ایک مقام پہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر انعامات اس طرح سے بیان فرمائے:

﴿یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝﴾ (الحدید ۵۷/ ۱۲)

"(روزِ قیامت) تو دیکھے گا کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کا نُور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، آج تمہیں ان جنتوں کی خوش خبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کے لیے رہائش ہے (اور) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

---

* صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة، باب فی دوام نعیم أهل الجنة، ح:۲۸۳۶۔

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التغابن: ۶۴/۹)

"جس دِن (اللہ تعالیٰ) تم سب کو جمع ہونے کے دن جمع کرے گا۔ وہی دن ہار جیت کا ہو گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی بُرائیاں دُور کر دے گا اور اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنتی جنت میں کھائیں گے، پئیں گے، لیکن ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہو گی، نہ ناک سے ریزش نکلے گی اور انہیں پیشاب آئے گا۔ ان کا یہ کھانا صرف ایک ڈکار ہوگا (یعنی ڈکار سے ہی ہضم ہو جائے گا) ان کے اندر تسبیح و تکبر (کا ورد) اس طرح ڈال دیا جائے گا جیسے تمہارے اندر سانس ڈالا گیا ہے۔" ❁

اہلِ جنت کی تحمید و تسبیح:

اہل جنت چونکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت کے بدولت ہی جنت کے وارث بنیں گے تو جنت میں بھی ان کی محبت میں کمی نہیں آئے گی بلکہ وہاں بھی انہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں ہی سرور سکون ملے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

❁ صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب فی صفات الجنة وأهلها، ح: ۲۸۳۵۔

Marfat.com

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف:۷/ ۴۳، ۴۴)

"اور جو کینہ ان کے دلوں میں تھا اسے ہم دُور کر دیں گے (جن جنتوں میں وہ ہوں گے) ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا ورنہ ہم تو یہاں تک رسائی نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کی جزا میں تم اس جنت کے وارث بنا دیے گئے ہو۔ اہلِ جنت اہلِ دوزخ سے کہہ گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اس کو سچ پایا۔ سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو سچا پایا۔ وہ کہیں گے ہاں! پھر ایک منادی دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (یونس:۱۰/ ۹، ۱۰)

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کا رب انہیں ان کے ایمان کے سبب ان کے مقصد تک پہنچا دے گا، نعمتوں والی جنتوں میں، جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ ان کے منہ سے یہی بات نکلے گی "سبحان اللہ" اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا "السلام علیکم" اور ان کی اخیر بات یہ بات ہوگی کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ ﴾ (الزمر:۳۹/ ۷۴)

Marfat.com

"اور جنتی کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں جس نے ہم سے وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنادیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں، پس کیا ہی اچھا بدلہ ہے (نیک) عمل کرنے والوں کے لیے ہوگا۔"

جنتیوں کو فرشتوں کا سلام:

جنتیوں کا احترام واکرام اور اعزاز ووقار اس قدر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق یعنی فرشتے بھی انہیں سلام کریں گے اور دعائیہ کلمات سے ان کا استقبال کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝﴾ (الرعد: ۱۳/ ۲۰ تا ۲۴)

"جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور قول وقرار توڑتے نہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن رشتوں کے جوڑنے کا حکم دیا ان کو جوڑتے ہیں، اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا خوف رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں، جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس سے کھلے چھپے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا گھر ہے (اور) ہمیشہ رہنے والی جنتیں جہاں خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس ہر دروازے سے فرشتے (یہ کہتے ہوئے) داخل ہوں گے کہ "تم پر سلامتی ہو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ

Marfat.com

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

"اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب ان (جنتوں) کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے تو وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے "تم پر سلامتی ہو" تم اس میں خوش حال رہو اور تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔" (الزمر:۳۹/۷۳)

جنتیوں پر انعامات وعنایات:

جنتیوں کو کن انعامات وعنایات سے نوازا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ترغیب کے لیے اور انہیں ان کی احسن جزا سے باخبر کرنے کے لیے ان تمام نعمتوں اور عنایتوں کا ذکر قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾﴾ (یونس:۱۰/۲۵،۲۶)

"اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے خوبی ہے اور مزید برآں ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت، یہی لوگ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾﴾ (ھود:۱۱/۱۰۸)

"جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جب تک آسمان وزمین میں باقی رہے گا مگر جو تیرا پروردگار چاہے، یہ ایسی عنایت ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔"

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝﴾

"یقیناً جن کے لیے اچھا ٹھکانہ ہماری طرف سے پہلے ہی مقرر ہے وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔ وہ دوزخ کی آہٹ تک نہیں سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ انہیں بڑی گھبراہٹ (بھی) غم سے دوچار نہ کر سکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے، یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔" (الانبیاء:۲۱/ ۱۰۲۔۱۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)). ❶

"میں نے اپنے بندوں کے لیے (جنت میں) ایسی نعمتیں تیار کی ہیں، جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سُنی ہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت:۲۹/ ۵۸،۵۹)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، ح ۳۲۴۴۔
صحیح مسلم۔ أوائل کتاب الجنة، ح ۲۸۲۴۔ جامع ترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة السجدة، ح:۳۱۹۷۔
سنن ابن ماجه۔ کتاب الزهد، باب صفة الجنة، ح:۴۳۲۸۔

Marfat.com

"جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (نیک) کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہوگا۔ وہ جنہوں نے صبر کیا اور رب تعالیٰ پر بھروسہ کرتے رہے۔"

اور ایک مقام پہ یوں نقشہ کھینچا:

﴿اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝﴾

"جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لیے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور وہ بھی جو کچھ وہ طلب کریں گے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا۔" (یٰسٓ:۳۶/۵۵ تا ۵۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے مخاطب ہوگا کہ اے جنتیو! جنتی جواب دیں گے: پروردگار! ہم حاضر ہیں، حکم فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ کیا اب بھی ہم راضی نہ ہوں گے، تُو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ جو تو نے اپنی ساری خلقت میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر میں تم کو ایک اور نعمت سرفراز کرتا ہوں۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ! اب ان سے بھی بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی؟ ارشاد ہوگا کہ میں اپنی رضا مندی تم پر اتارتا ہوں، اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔" *

اپنے بندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ

---

* صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، صفة الجنة والنار۔
صحیح مسلم۔ کتاب صفة الجنة، باب احلال الرضوان علی اهل الجنة۔

Marfat.com

بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝﴾ (الزخرف: ۴۳/ ۶۸ تا ۷۳)

"اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم تمہیں چھوئے گا۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ مسلمان (انہیں ہم کہیں گے کہ) تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیوں اور گلاسوں کا دور چلایا جائے گا، ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔ یہاں تمہارے لئے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔"

متقین کا مقام یوں بیان فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝﴾ (الدخان: ۴۴/ ۵۱ تا ۵۵)

"یقیناً (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے امن وسکون کی جگہ میں ہوں گے، جنتوں اور چشموں میں، باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کی شادیاں کر دیں گے۔ دل جمعی کے ساتھ ہر طرح کے میووں کی فرمائش کرتے ہوں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں جانے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا، ان میں سے ہر مرد کے لیے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے نیچے سے نظر آئے گا۔" ❶

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة، باب فی اول زمرة تدخل الجنة، ح: ۲۸۳۴۔

Marfat.com

اپنے نیک بندوں کے مقام کا اس طرح تذکرہ فرمایا:

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾﴾

(المطففین: ۸۳/ ۲۲ تا ۲۸)

"یقیناً لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے، مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، تو ان کے چہرے سے ہی تروتازگی کی پہچان لے گا۔ یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے، جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی، وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔"

جنت کے پُرکیف مناظر:

اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب بندوں کے اس دائمی مقام کے دلکش، دلفریب اور حسین مناظر کے کیا کہنے؟ جس جنت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے سجایا ہے، اس کی ایک جھلک ہی انسانی فرحت ونشاط اور دنیا کی تمام تر تکالیف کو بھول جانے کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حسین مناظر کا مختلف انداز سے قرآنِ کریم میں یوں نقشہ کھینچ کے رکھ دیا ہے:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾﴾ (محمد: ۴۷/ ۱۵)

"اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو مارنے والا نہیں ہے اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلتا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے اور شہد کی نہریں ہیں جو بہت ہی صاف ہیں، ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی

Marfat.com

طرف سے مغفرت ہے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۠ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝﴾ (الرعد: ۱۳/ ۳۵)

"اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیز گاروں کو دیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی (ہمیشگی والا ہے) یہ ہے انجام پرہیز گاروں کا، اور کافروں کا انجام آگ ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِأَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)). [1]

"جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اچھے تیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک گھوڑا دوڑائے تو پھر بھی اس کو عبور نہ کر سکے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝﴾ (الکہف: ۱۸/ ۳۱)

"یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں، ان کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہو گی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے، کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر آرام گاہ ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب صفة الجنة و النار، ح: ۶۵۵۲۔
صحیح مسلم۔ کتاب صفة الجنة، باب فی الجنه شجرة۔۔۔الخ، ح: ۲۸۲۷۔
جامع ترمذی۔ أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعة، ح: ۳۲۹۳۔

Marfat.com

نیز فرمایا:

﴿فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝﴾

"نعمتوں والی جنتوں میں ہر طرح کے میوے اور وہ (جنتی) باعزت واکرام ہوں گے، تختوں پر ایک دوسرے کی سامنے بیٹھے ہوں گے، جاری شراب کا ان پر دور چل رہا ہوگا، جو صاف شفاف اور پینے میں لذیز ہوگی، نہ اس اسے دردسر ہوگا اور نہ اس وہ اس کے پینے سے وہ بہکیں گے۔ ان کے پاس نیچی نظروں، بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوگی، ایسی جیسے چھپائے ہوئے انڈے۔" (الصافات: ۳۷/ ۴۲ تا ۴۹)

ایک جگہ اس طرح فرمایا:

﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝﴾ (صٓ: ۳۸/ ۵۰ تا ۵۲)

"ہمیشگی والی جنتیں جن کے دروازے ان (جنتوں) کے لیے کھلے ہوں گے، جن میں با فراغت تکیے لگائے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کررہے ہوں گے۔ ان کے پاس نیچی نظروں والی کم عمر حوریں ہوں گی۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝﴾ (النبا: ۷۸/ ۳۱ تا ۳۵)

"یقیناً پرہیزگاروں کے لیے بڑی کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام (شراب طہور) ہیں۔ وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹی باتیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"اگر جنت کی کوئی عورت (حور) جنت میں سے زمین پر جھانک لے تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی پھیل جائے اور آسمان سے لے کر زمین تک اس کی خوشبو بکھر جائے اور اس کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہے"۔ ❶

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝۲۰ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝۲۱ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۲۲ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ۝۲۳ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۲۴ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۵ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝۲۶ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝۲۷﴾ (الطور: ۵۲/ ۲۰ تا ۲۷)

"برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے ہوئے، اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دئے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے اعمال کا گروی ہے۔ ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے۔ (خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شراب طہور) کی چھینا جھپٹی کریں گے، جس شراب کے سرور میں نہ تو بیہودہ گوئی اور نہ کوئی گناہ۔ اور ان کے اردگرد ان کے نوعمر غلام چل پھر رہے ہوں گے، گویا کہ وہ موتی جو ڈھکے رکھے تھے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب صفة الجنة و النار، ح: ۶۵۶۸۔
جامع ترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل الغدو والرواح فی سبیل الله، ح: ۱۶۵۱۔

Marfat.com

نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۚ۱۹ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۚ۲۰ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۙ۲۱ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۚ۲۳ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۚ۲۴﴾ (الحاقۃ:۶۹/۱۹ تا ۲۴)

"جیسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہتا پھرے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو، مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا، بلند و بالا جنت میں، جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ پیو اور اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔"

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں گھر والے ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے اور مومن (جنتی) ان پر چکر لگایا کرے گا۔" ❁

اسی طرح فرمایا:

﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا ۙ۱۲ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ۚ۱۳ وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ۚ۱۴ وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا ۙ۱۵ قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ۚ۱۶ وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ۚ۱۷ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ۚ۱۸ وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۚ۱۹ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ۚ۲۰ عٰلِیَهُمْ

❁ صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة، باب فی صفة خیام الجنة، ح:۲۸۳۸۔

Marfat.com

ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ (الدھر:۷۶/ ۱۲ تا ۲۱)

"انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا، یہ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں سورج کی گرمی ہوگی اور نہ جاڑے کی سردی۔ ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے خوشے ان نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے، شیشے بھی چاندی کے جن کو اندازے سے ناپ رکھا ہوگا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی، جنت کی ایک نہر سے جس کا نام سلسبیل ہوگا اور ان کے اردگرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں، جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔ تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔"

نیز فرمایا:

﴿عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾﴾

(الواقعہ:۵۶/ ۱۵ تا ۳۷)

Marfat.com

"یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کا سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے چکر لگاتے رہیں گے، آب خورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھرے ہوں گے۔ جس سے نہ سر میں درد ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا اور (وہ لڑکے) ایسے میوے لیے ہوئے ہوں گے جو اُن (جنتیوں) کی پسند ہوں اور پرندوں کے گوشت جو ان کی پسند ہوں۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں، یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا، نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ صرف سلام ہی سلام کی آوازیں سنیں گے۔ اور داہنے ہاتھ والوں کے کیا ہی کہنے ہیں۔ وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں تہ بہ تہ کیلوں، لمبے لمبے سایوں، بہتے ہوئے پانیوں، ختم نہ ہونے والے بکثرت پھلوں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔ ہم نے ان (کی بیویوں) کو خاص طور پر بنایا ہے، ہم نے انہیں کنواریاں، محبت کرنے والیاں اور ہم عمر بنایا ہے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ جمعہ کے دن جمع ہو کریں گے پھر شمالی ہوا چلے گی، پس وہاں کا گرد و غبار (جو مشک اور زعفران ہوگا) ان کو چہروں پر پڑے گا تو ان کا حسن و جمال اور زیادہ ہو جائے گا، پھر وہ پہلے سے زیادہ حسین و جمیل ہو کر اپنے گھروں کی طرف پلٹ آئیں گے۔ پس ان سے ان کے گھر والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارا حسن و جمال بھی ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ہے۔" ❶

اور فرمایا:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۚ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة، باب فی سوق الجنة، ح: ۲۸۳۳۔

Marfat.com

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۲﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۶۳﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۴﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ ﴿۶۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۶﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۶۷﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۸﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۰﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۷۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۲﴾
مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۷۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۴﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۷۵﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۶﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۷۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۸﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۸۰﴾ حُوْرٌ
مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۸۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۸۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ
عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۸۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ (الرحمٰن:۵۵/۴۶تا۷۸)

"اوراس شخص کے لیے جواپنے رب کے سامنے کھڑ ہونے سے ڈر گیا، دو جنتیں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں، پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہاں نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہ حوریں مثل یاقوت اور موتی کے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ احسان کے سوا کیا ہے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

Marfat.com

اور ان کے علاوہ دو جنتیں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ جو دونوں گہری سیاہی مائل ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو اُبلنے والے چشمے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں میوے، کھجور اور انار ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک سیرت خوب صورت عورتیں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اس پہلے ان کو کسی جن وانس نے نہیں چھوا۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ سبز مسندوں اور عمدہ فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ تیرے پروردگا کا نام بابرکت ہے جو عزت وجلال والا ہے۔"

Marfat.com

جہنم اور اہلِ جہنم

کافروں کا عبرتناک انجام:

جن لوگوں نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور کفر وانکار میں گزار دی اور اس کی ربوبیت والوہیت کا اقرار نہ کیا تو ایسے لوگ کیسے انجام سے دوچار ہوں گے؟ اس کا ذکر ان چند آیات میں ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۱۷۶ تا ۱۷۸)

"(اے نبی!) کفر میں بڑھنے چڑھنے والے آپ کو غمگین نہ کریں یقین مانو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان کے لیے آخرت کا کوئی حصہ عطا نہ کرے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ کفر کو ایمان کے بدلے خریدنے والے اللہ تعالیٰ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ان ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کافر لوگ ہماری دی ہوئی مہلت کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں، یہ مہلت تو اس لیے ہے کہ وہ گناہوں کا اور زیادہ ارتکاب کریں، یہی لوگ تو ہیں جن کے لیے ذلیل ورسوا کر دینے والا عذاب ہے۔"

Marfat.com

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۡ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝﴾

"کافروں کے لیے یقیناً اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں ہے بلکہ اسی کے مثل اور بھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں دینا چاہیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا فدیہ قبول کر لیا جائے (اور ان سے عذاب ٹال دیا جائے بلکہ) ان ہی کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔ یہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے بھی تو اس میں سے ہرگز نہیں نکل سکیں گے، ان کے لیے تو پکار رہنے والا عذاب ہے۔" (المائدہ:۵/ ۳۶، ۳۷)

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ مَنْ کَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ کُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝﴾ (لقمان:۳۱/ ۲۳، ۲۴)

"کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں، آخر کار ان سب نے لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ تو سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ ہم انہیں بھلے کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہانک لے جائیں گے۔"

اہلِ کتاب کی خوش فہمی:

جس طرح اہلِ کتاب اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ جنت میں تو صرف ہم ہی جائیں گے اسی طرح وہ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ ہم تو صرف چند دن ہی جہنم میں رہیں گے اور پھر نکال لیے جائیں گے اللہ تعالیٰ اس آیت میں ان کے اسی قول کی تردید فرما رہا ہے:

﴿وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا

Marfat.com

فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

"یہ لوگ (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف چند روز جہنم میں رہیں گے اس سے کہو کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد کر رکھا ہے؟ اگر کر رکھا ہے تو یقیناً اللہ اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرے گا (ہرگز کوئی عہد نہیں) بلکہ تم تو اللہ تعالیٰ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو جنہیں تم نہیں جانتے۔ یقیناً جس نے بھی برے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے۔" (البقرہ:۲/ ۸۰،۸۱)

جنہوں نے کفر و تکذیب کی:

جنہوں نے پروردگار کی الوہیت و ربوبیت، نبی ﷺ کی نبوت و رسالت اور قرآن و سنت کا انکار و تکذیب کی، ان کے انجام کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

"اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی، یہی وہ لوگ جو (جہنم کی) آگ میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (البقرہ:۲/ ۳۹)

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝﴾ (المائدہ:۵/ ۱۰)

"اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھٹلایا، یہی لوگ دوزخی ہیں۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:۷/ ۱۴۷)

"اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا، ان کے اعمال برباد ہو گئے اور ان کو ویسی ہی سزا دی جائے گی جیسے وہ کام کرتے رہے۔"

نیز فرمایا:

Marfat.com

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (التغابن:۶۴/۱۰)

"اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی، وہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

"بندہ ایسی بات کر بیٹھتا ہے جس کی برائی کا اسے اندازہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے وہ آگ میں چلا جاتا ہے (اور اس آگ کی گہرائی اسقدر ہوتی ہے) جیسے مشرق سے مغرب تک (کا فاصلہ)۔" ✿

جو حالت کفر میں ہی مر جائے:

قبولِ ایمان فلاح ونجات کا ذریعہ ہے، اگرچہ کسی کی ساری زندگی کفر ومعصیت میں گزر جائے لیکن آخری لمحات میں بھی اگر صدقِ دل سے کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اس کی بھی نجات ممکن ہے مگر جو شخص بحالت کفر ہی مر جائے اس سے بڑھ کر شقی وبد بخت کوئی شخص نہیں ہے کیونکہ اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝﴾ (البقرہ:۲/۱۶۱، ۱۶۲)

"یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے، ان پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا

✿ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ح:۶۴۷۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق، باب المتکلم بالکلمۃ یھوی بھا فی النار، ح:۲۹۸۸۔

Marfat.com

اور نہ ہی انہیں ڈھیل دی جائے گی۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝﴾

"جو لوگ کفر کریں اور مرتے دم تک کافر ہی رہیں ان میں سے اگر کوئی زمین بھر کر سونا بھی فدیہ کے طور دے تو بھی اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے المناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہے۔" (آل عمران: ۳/۹۱)

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝﴾ (النساء: ۴/۱۸)

"ان کی کوئی توبہ نہیں ہے جو برائیاں کرتے ہی چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے اب توبہ کی، اور ان کی بھی توبہ قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ)).

"جس شخص کو اس حال میں موت آئی کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اور جو شخص شرک کرتے ہوئے ہی مرگیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔" ❶

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الجنائز ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ، ح: ۱۲۳۸۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب من مات لا یشرک باللہ شیأ، ح: ۹۳۔

Marfat.com

جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا:

انبیاء ورسل گمراہ اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ ہدایت دکھانے اور جہنم سے بچا کر جنت میں پہنچانے والی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرانے کے لیے مبعوث ہوتے ہیں۔ تو ایسی شفیق ومہربان اور امت کی خیر وبھلائی کی تڑپ رکھنے والی شخصیت کی تکذیب ہی بہت بڑا گناہ ہے، چہ جائے کہ انہیں قتل کر دیا جائے تو اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے؟ اس جرم عظیم کی سزا اللہ تعالیٰ یوں بیان فرما رہا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝﴾

"یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ عدل وانصاف کی بات کہیں تو وہ انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے، ان کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے ہیں اور ان کا کوئی یار ومددگار نہ ہوگا۔" (آل عمران: ۳/۲۱، ۲۲)

مشرکین کا انجام:

انسان زندگی بھر معصیات ومنہیات کا ارتکاب کرتا ہے لیکن اعتقادی طور پہ شرک کی گندگی سے بچا رہے تو بھی اس کی مغفرت ممکن ہے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی شخص اپنی ساری عمر عبادت وریاضت میں گزارنے کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال میں شرک کی بھی ملاوٹ کرے تو نہ صرف اس کے تمام اعمال اور تمام نیکیاں برباد ہو جائیں گی بلکہ اس کا نام مشرکین کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔ اور مشرکین کا انجام کیا ہوگا؟

اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرامین ملاحظہ فرمائیں:

﴿اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۭ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّـــُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ

Marfat.com

كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝
لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
وَّاقٍ ۝﴾ (الرعد: ۱۳/ ۳۳، ۳۴)

"کیا وہ اللہ کہ جو ہر شخص کے کیے ہوئے اعمال کی نگہبانی کرنے والا ہے، ان لوگوں نے اس اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں؟ کہہ دیجئے! ذرا ان (شریکوں) کے نام تو بتاؤ، کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتانا چاہتے ہو کہ جو وہ (تمھارے خیال میں) زمین میں جانتا ہی نہیں ہے یا صرف ظاہری باتیں ہی بنا رہے ہو؟ بات دراصل یہ ہے کہ کافروں کے لیے ان کے مکر مزین کر دیے گئے اور وہ روک دیئے گئے (سیدھے) راستے سے، اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے انہیں اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہیں۔"

﴿سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ
سُلْطٰنًا ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۵۱)

"ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو شریک کرتے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ ان ظالموں کے لیے بری جگہ ہے۔"

منافقین کا انجام:

انسان کے ظاہر اور باطن میں تضاد کو منافقت کہتے ہیں۔ اسلام کو جتنا نقصان منافقین سے پہنچا ہے اتنا کفار سے نہیں پہنچا تھا کیونکہ کفر اعلانیہ اور واضح طور پر اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کرتا تھا جبکہ منافقین بظاہر اسلام کے حامی ہوتے تھے مگر اندرونی طور پر ان کی تمام کوشش اور مدد کفار کے ساتھ ہوتی تھی۔ ان کے اس دورخے پن کی وجہ سے مسلمانوں پر ان کا اصلی اور بھیانک چہرہ واضح نہیں ہو پاتا جس کی بناء پر میدانِ جنگ اور دیگر امور میں مسلمان شدید نقصان سے دوچار ہوتے تھے اور یہ عادتِ بد اور خصلتِ رزیلہ آج بھی کئی نام نہاد مسلمانوں میں موجود

Marfat.com

ہے۔ بالخصوص حکمران طبقہ اور سیکولر لوگوں میں کہ ان کی زبانیں تو اسلام کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن دل اسلام کے خلاف اور کفر کی حمایت میں دھڑکتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۳۸، ۱۴۰)

"منافقوں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب یقینی ہے۔ جن کی حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈنے جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ ان باتوں کو چھوڑ کر کوئی اور باتیں نہ کرنے لگیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔"

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝﴾ (التوبہ: ۹/ ۶۷، ۶۸)

"تمام منافق مرد عورت آپس میں ایک ہی ہیں، یہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو بھول چکے ہیں اور اللہ نے انہیں بھلا دیا ہے یقیناً منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں

Marfat.com

اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہ (جہنم) ہی (ان کے لیے) دائمی عذاب ہے۔"

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۴۲ تا ۱۴۵)

"یقیناً منافق اللہ تعالیٰ سے چالبازیاں کرتے ہیں اور وہ انہیں ان چالبازیوں کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور یاد الٰہی تو یونہی برائے نام سی کرتے ہیں وہ درمیان میں ہی معلّق ڈگمگاتے رہے ہیں، نہ پورے ان کی طرف اور نہ صحیح طور پر ان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے تو تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا۔ اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کر لو۔ منافقین تو یقیناً جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے اور ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔"

مرتدین کا انجام:

اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ مذہب کفر میں چلے جانا ارتداد کہلاتا ہے۔ بعض ظاہری اور عارضی مفاد پرست یا نقاد و نکتہ چیں لوگ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے حلقہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اپنے کفریہ مذہب میں لوٹ جاتے ہیں ایسے لوگ اسلام کی صداقت و اہمیت سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور دین کو محض کھیل تماشہ سمجھتے ہیں۔ انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

Marfat.com

﴿وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرہ: ۲/۲۱۷)

"اور یہ (کافر) لوگ تم سے لڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں دین سے ہی مرتد کر دیں اور (یاد رکھو کہ) تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور اسی کفر کی حالت میں ہی مر جائے تو ایسے لوگوں کے تمام دنیوی اور اخروی اعمال ضائع ہو جائیں گے اور یہ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/۸۶ تا ۸۸)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے، رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس واضح دلائل آجانے کے بعد کافر ہو جائیں اور وہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں گے، نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں کچھ مہلت ہی دی جائے گی۔"

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے:

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کی شریعت میں اپنی طرف سے احکام و امور کا اضافہ کر دینا اس کے فرامین میں اپنے بنائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں تاویلات کرنا اور ان سے اپنے مطلب و مقصد کا معنی اخذ کرنا اور اسی طرح یہ بھی کہ فقہی مسائل اور آئمہ کے اقوال کو شریعت کا درجہ دینا، یہ سب امور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہیں۔ اور ایسے

Marfat.com

لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝﴾

"اے (نبی ﷺ)! کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ یہ دنیا میں تھوڑی سی عیش ہے پھر ہمارے پاس ہی ان کو آنا ہے، پھر ہم ان کو (اس) کفر کے بدلے سخت عذاب چکھائیں گے۔" (یونس: ۱۰/ ۶۹، ۷۰)

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۘ مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ۝﴾ (ھود: ۱۱/ ۱۸ تا ۲۰)

"اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور سارے گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، خبردار! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں یہی آخرت کے منکر ہیں۔ نہ یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ ہی ان کے لیے آخرت میں کوئی اللہ کے سوا حمایتی ہوگا، ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝﴾ (العنکبوت: ۲۹/ ۶۸)

Marfat.com

"اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے؟ یا جب حق اس کے پاس آجائے تو وہ اسے جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا؟"

توہینِ رسالت کے مرتکبین کی سزا:

نبی کریم ﷺ سے محبت کا یہ تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کو جان و مال اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب مانا جائے بلکہ اس وقت تک ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا جب تک انسان میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہو جاتی کہ وہ نبی ﷺ کی شان و آبرو پر تن من کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ کرے۔ عہدِ نبوت اور قرونِ اولی میں جب بھی کوئی دریدہ دہن شانِ رسالت میں ہرزہ سرائی کرتا تو محبانِ رسول اس کا سر تن سے جدا کر کے آپ ﷺ سے محبت کے اس تقاضے کو نبھاتے۔ آج یورپ بھی اپنے خبثِ باطن اور دین دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے نبی ﷺ کی ناموس و حرمت پر حملہ آور ہوا ہے اور اس کی اس جرأتِ فاسدہ اور حرکت رزیلہ کے جواب میں ایسے بدبخت اور ملعون لوگوں کو قیدِ حیات سے آزاد کرنا یا کم از کم اپنے تئیں ان کی مخالفت میں ہر ممکن اپنے جذبات کا اظہار کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ان کی سزا کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التوبہ: ۹/ ۶۱ تا ۶۳)

"ان میں سے بعض ایسے ہیں جو نبی ﷺ کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (نبی) تو کان کا کچا ہے، (اے پیغمبر) کہہ دیجیے کہ یہ کان کا کچا ہونا بھی تمھاری بھلائی کے لیے ہی ہے، (وہ نبی) اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مان لیتا ہے

Marfat.com

اورتم میں سے ایمانداروں کے لیے وہ رحمت ہے۔ جولوگ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(مسلمانو) یہ لوگ تمہیں راضی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ اللہ اوراس کے رسول کوراضی کرنا زیادہ ضروری ہے اگران میں کچھ ایمان ہے۔کیاان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جواللہ ورسول سے مخالفت پر کمر بستہ ہوجاتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔"

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝﴾ (الحجر:۹۵/۲۲تا۹۹)

"یقیناً ہم تیرا استہزا کرنے والوں (کی سزا) کے لیے کافی ہیں جواللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کوشریک کرتے ہیں، اب آگے چل کران کو(اس استہزاء کا انجام) معلوم ہوجائے گا اور (اے نبی ﷺ) ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کافر جو باتیں کرتے ہیں اس سے تیرا دل تنگ ہوتا ہے لیکن تو (ان سے صرف نظر کرتا رہ اور) اپنے رب کی تسبیح وتحمید کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے سجدہ ریز رہ اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہ۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ مندرجہ بالا آیات کا شانِ نزول بیان کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہمارے رئیس اور سردار بڑے ہی دانا اور عقلمند ہیں اگر (نعوذ باللہ) محمد ﷺ کی باتیں سچ ہوتیں تو کیا وہ انہیں نہ مانتے؟ ایک صحابیؓ نے اس کی یہ بات سنی تو انہوں نے خدمت رسالت ﷺ میں اس کی یہ دریدہ دہنی بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور پوچھا تو وہ قسمیں کھانے لگا کہ میں نے تو ایسی بات نہیں کی یہ مجھ پر تہمت لگا رہا ہے اس کے مکرنے پر اس صحابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے پروردگار! تو سچے کو سچا اور جھوٹے

Marfat.com

کو جھوٹا کر دکھاتو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

ایک مقام پہ باری تعالیٰ یوں کا یہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝﴾ (الاحزاب: ۳۳/۵۷)

"جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کوایذاء پہنچاتے ہیں تواللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا وآخرت میں لعنت کی ہے اوران کے لیے رسواکن عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

کعب بن اشرف یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہجو کیا کرتا تھا اوراس کے اس توہین آمیز اور گستاخانہ رویے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف ہوتی۔ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کوفرمایا اس سے کون نمٹے گا؟ تومحمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اورعرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔تووہ گئے اوراس گستاخ کوقتل کرکے اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دریدہ اور بدزبان سے نجات پانے پر الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ ✿

اللہ اور رسول کی مخالفت کرنے والے:

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت ہی دراصل مقصود شریعت ہے اور جو شخص انہی میں سست روی اورعدم توجہی کا شکار ہو بلکہ احکام شرع کی پابندی کے بجائے خلاف شرع اُمور کو اپنائے۔تواس کے متعلق اللہ کے فرمان ہے:

﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/۱۱۵)

✿ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب قتل کعب بن الاشرف، ح:۴۰۳۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب الجهاد والسیر، باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیهود، ح:۱۸۰۱۔

Marfat.com

"اور جو کوئی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی پیغمبر کی مخالفت کرے اور مؤمنین کے رستے سے ہٹ کر کوئی دوسرا رستہ اپنائے تو ہم اس کو اسی کی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اس کا ٹھکانہ جہنم میں بنا دیں گے اور یہ برا ٹھکانہ ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝﴾

"یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دینے والا ہے۔ اب یہ (دنیا کا عذاب تو ابھی چکھ لو) اور کافروں کے لیے (دوسرا عذاب) آگ کا عذاب ہے۔" (الانفال: ۸/ ۱۳، ۱۴)

اسی طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۭ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (المجادلۃ: ۵/۵۸)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے (کافر) لوگ ذلیل ہوئے ہیں اور ہم تو واضح آیات بھی اتار چکے ہیں اور جو لوگ نہیں مانتے ان کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۬ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝﴾ (الطلاق: ۶۵/ ۸ تا ۱۰)

"اور کتنی ہی بستیاں ایسی بھی گزر چکی ہیں کہ جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسول

Marfat.com

کے حکم کو نہ مانا تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا اور ان کو بڑے عذاب میں پھنسا دیا۔ آخر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کے برے کاموں کا انجام یہ ہو کہ وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

قرآن سے روگردانی کرنے والے:

قرآن سرچشمہ رشد و ہدایت ہے اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے جمیع امور و معاملات میں انسان کی راہنمائی فرماتا ہے۔ ایسی کتاب کو دستورِ حیات بنانے سے عروج و ترقی اور فلاح و کامرانی کا حصول یقینی امر ہے اور اس سے اعراض و روگردانی کرنا دنیا اور آخرت کا خسارہ مول لینے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝۱۲۴ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝۱۲۵ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝۱۲۶ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝۱۲۷﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۲۴ تا ۱۲۷)

"اور جس نے میرے ذکر (قرآن) سے منہ موڑ لیا تو (دنیا میں) اس کی زندگی تنگ کر دیں گے اور روزِ قیامت اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے پھر وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے حالانکہ (دنیا میں تو) میں دیکھتا تھا؟ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا تھا سو آج تجھے بھلا چھوڑ اگیا ہے اور جو شخص حد سے گزر جائے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لائے تو اس کو ہم ایسی ہی سزا دیں گے اور یقیناً آخرت کا عذاب بہت سخت اور دیرپا ہے۔"

﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (لقمان: ۳۱/ ۷)

"اور جب کسی کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا پیٹھ پھیر لیتا ہے

Marfat.com

گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں (یا) گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (الجاثیہ:۴۵/۷-۹)

"قیامت کے دن ہر جھوٹے بدکار کی ہلاکت ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جائیں تو وہ سنتا تو ہے (لیکن) غرور کے مارے ضد پر آجاتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اور جب ہماری کوئی آیات اس کے علم میں آجاتی ہے تو اسے مذاق کا نشانہ بناتا ہے یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

مساجد سے روکنے والے:

مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور ان کی تعمیر و آبادکاری تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے لیکن لوگوں کو نماز کی ادائیگی اور دیگر دینی امور کے لیے ان میں جمع ہونے سے منع کرنا انتہائی مذموم عمل اور کبیرہ گناہ ہے، ایسے لوگوں کی دنیوی ذلت کے علاوہ اخروی سزا کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ:۲/۱۱۴)

"اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کا ذکر کرنے سے روکے اور ان کو اجاڑنا چاہے؟ یہی لوگ ہیں جو خود تو مسجدوں میں داخل نہیں ہوتے (اور اگر ہوں بھی) تو ڈرتے ڈرتے، ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بہت

Marfat.com

بڑا عذاب ہے۔"

دوسرے مقام پہ فرمایا:

﴿هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝﴾ (الفتح: ۴۸/ ۲۵)

"یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روک دیا اور قربانی کو بھی تھما دیا کہ وہ اپنی جگہ نہ پہنچ سکے اور اگر چند مسلمان مرد اور چند مسلمان عورتیں ایسی نہ ہوتیں جن کا حال تم کو معلوم نہ تھا تو تم انہیں بھی نقصان پہنچا بیٹھتے پھر تمہیں بھی ان کی طرف سے نادانستہ نقصان پہنچا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرے (لیکن) اگر وہ بھی الگ ہو جاتے تو یقیناً ہم ان کافروں کو تمہارے ذریعے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے۔"

نماز نہ پڑھنے والوں کی سزا:

نماز دینِ اسلام کا دوسرا بنیادی رکن ہے اور یہ ایسا فرض ہے کہ جس سے کسی وقت اور کسی بھی حالت میں رخصت نہیں بلکہ اس کی اہمیت کے پیش نظر روزِ قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کیا جائے گا نماز نہ پڑھنے والوں کا بھیانک انجام اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔

﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝﴾ (المدثر: ۷۴/ ۴۰-۴۵)

"جنتی لوگ جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ تمہیں دوزخ میں کس جرم نے ڈال رکھا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی ہم کسی محتاج کو کھانا کھلاتے تھے اور

Marfat.com

(اُوپر سے) ہم بیہودہ گوئی کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی بکواس کیا کرتے تھے۔"

حدود اللہ سے تجاوز کرنے والے:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو حدود مقرر فرمائی ہیں ان کی پاسداری کا بھی حکم فرمایا گیا ہے لیکن ان کا پاس نہ رکھنے والے اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (النساء: ۴/ ۱۳، ۱۴)

"یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ (اللہ) اس کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا وہ (اللہ) اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا اور اس کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔"

جنہوں نے دین کو کھیل تماشا بنالیا:

دین کو کھیل تماشا بنانے سے مراد ہے کہ دین کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہونا اور اس کے محرمات و منہیات سے نہ رکنا بلکہ عمداً خلافِ شرع عمل کرنا اور ان پر نافذ ہونے والی حدود و سزا کی کچھ پرواہ نہ کرنا انہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۶/ ۷۰)

"(اے پیغمبر) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا ہے اور دنیا میں کی زندگی نے

Marfat.com

اس کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دے اور قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ ایسا نہ ہو کہ کوئی جان اپنے کیے کے بدلے ہلاکت میں پڑ جائے اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہو اور نہ کوئی سفارشی اور اگر وہ ہر طرح کے فدیے بھی دے تو اس کی طرف سے قبول نہ ہوں گے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے آفت میں پھنس جائیں گے، ان کے لیے پینے کے لیے گرم کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے رہے تھے۔"

جو دین پر عزت کو ترجیح دے:

دین کے احکامات پر عمل پیرا ہونے سے جن کے لیے عزت آڑے آجاتی ہے اور وہ اپنی چھوٹی عزت بچانے کی خاطر دین کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ۝﴾ (البقرہ: ۲/ ۲۰۶)

"اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اس کے گناہ چھوڑنے میں عزت آڑے آجاتی ہے، ایسے شخص کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔"

دنیا کی زینت چاہنے والے:

دنیا عارضی اور فانی مقام ہے، جو شخص اسے بنانے سنوارنے میں لگ جاتا ہے اس سے بڑھ کر نادان کوئی نہیں۔ کیونکہ دنیا کی زینت کے خواہشمند لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں کچھ نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾ (ھود: ۱۱/ ۱۵، ۱۶)

"جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں تو ہم ان کے کاموں کا بدلہ انہیں

Marfat.com

دنیا ہی میں دے دیں گے اور انہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں ہے اور انہوں نے جو بھی کچھ کیا ہوگا سب ضائع ہو جائے گا اور ان کے تمام اعمال سب باطل ہو جائیں گے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثاً، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ)).

"آدمی یہ ہے کہ اگر اس کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا، اور ابنِ آدم کا پیٹ سوائے قبر کی مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔" ❶

مال و دولت کے حریص لوگ:

انسان کے قبر میں داخل ہونے تک یہ بری حرص اور ہوس ختم ہونے کا نام نہیں لیتی بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ انسان کو جتنا زیادہ مال و دولت ملتا جائے اس کی طلب میں اتنا ہی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس بری خصلت اور اس کے حامل افراد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝﴾ (التوبہ: ۹/ ۳۴، ۳۵)

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے جس دن وہی (سونا چاندی) دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان لوگوں کی پیشانیوں، پسلیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا ہے

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب مایتقی من فتنة المال، ح: ۶۴۳۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الکسوف، باب لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثاً، ح: ۱۰۴۸۔

Marfat.com

سو آج اپنے جمع کیے ہوئے خزانے کا مزہ چکھو۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾﴾

"تمہیں (مال کے) زیادہ ہونے کی خواہش نے ہلاک کر رکھا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچو گے، سمجھ لو کہ آگے چل کر تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا پھر اسی طرح سمجھ لو کہ تمہیں یہ معلوم ہو کر رہے گا، اگر تم کو (اپنا انجام) معلوم ہوتا (تو کبھی ایسی غفلت نہ کرتے) تم ضرور بہ ضرور (اس کے انجام میں) جہنم کو دیکھو گے۔" (تکاثر: ۱۰۲/ ۱ تا ۶)

ایک مقام پہ یوں فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾﴾

"جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال سدا اس کو زندہ رکھے گا؟ ہرگز ایسا نہیں ہوگا (بلکہ) وہ حُطَمہ میں ڈال دیا جائے گا اور تجھے کیا معلوم کہ حُطَمہ کیا ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (سارے بدن کو کھا جانے کے بعد) دلوں تک چڑھ جاتی ہے، وہ آگ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔" (الہمزہ: ۱۰۴/ ۱ تا ۸)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

"جو لوگ (دنیا میں) بہت زیادہ مال و دولت اکٹھا کرتے ہیں وہ روز قیامت (نیکیوں کے اعتبار سے) نادار ہوں گے"۔ ❶

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب المکثرون هم المقلون، ح: ۶۴۴۶۔
صحیح مسلم۔ کتاب الکسوف، باب الترغیب فی الصدقة، ح: ۹۴۔

Marfat.com

سود کھانے والوں کا انجام

پیسہ انسان کی فطری کمزوری ہے وہ اس کے حصول کے لیے ہر طرح کے پاپڑ بیلتا ہے اور اگر بغیر محنت و مشقت کے پیسہ ہاتھ لگ جائے تو کیا ہی بات ہے؟ سود کھانے والے بھی اسی وجہ سے اس لعنت کا شکار ہوتے ہیں کہ انہیں گھر بیٹھے پیسہ حاصل ہو رہا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور نہیں کرتے:

﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرہ: ۲/۲۷۵)

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے حشر کے دن) اس طرح اٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے کہ جسے آسیب نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ (عذاب) ان کو اس وجہ سے ہوگا کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا، پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے (یہ) نصیحت پہنچ گئی اور وہ (آئندہ سود کھانے سے) باز نہ رہا تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے لیکن جو کوئی (یہ نصیحت پہنچنے کے بعد) پھر سود کھائے تو یہی لوگ ہیں جو جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

جب کفار کو جہنم کے سامنے لایا جائے گا:

کفار کو جب روزِ قیامت جہنم کے سامنے لایا جائے گا تو پھر انہیں یقین ہوگا کہ واقعی ہمیں دنیا میں جس عذاب سے ڈرایا جاتا تھا وہ سچ ہی تھا لیکن ہم نے نہ مانا۔ اس وقت ان کا پچھتاوا ان کے کسی کام نہ آئے گا اور انہیں جہنم میں جلنا پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی

Marfat.com

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ (الاحقاف:۴۶/۲۰)

"اور جس دن کافروں کو دوزخ کے سامنے لایا جائے گا (تو ان سے کہا جائے گا) تم دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور اس سے فائدہ لے چکے، سو دنیا میں جو تم ناحق غراتے رہے اور نافرمانیاں کرتے رہے ہو۔ آج اس کے بدلے میں تمہیں ذلت کا عذاب ہوگا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾﴾ (الاحقاف:۴۶/۳۴)

"اور جس دن کافروں کو دوزخ کے سامنے لایا جائے گا (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ (اب بھی) سچ نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (یہ سچ ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا مزہ چکھو۔"

کافروں کے لیے عارضی ڈھیل:

دنیوی زندگی میں کفار کو آسائش کا حصول بھی دراصل ان کے حق میں بربادی کا سامان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے دنیا کو خوب مزین کر کے اس کی آزمائش کرتا ہے اور ڈھیل دیے رکھتا ہے۔ لیکن وہ اپنی موج و مستی میں غرق رہتے ہیں اور ایک دن جب ان کی پکڑ ہوگی تو پھر اپنی مدہوشی سے نکلیں گے لیکن تب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آچکا ہوگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾﴾ (آل عمران:۳/۱۷۸)

"اور کافر ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم نے جو ان کو ڈھیلا چھوڑ رکھا ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے (بلکہ) ہم نے تو اس لیے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے کہ اور زیادہ گناہ کر لیں اور (آخرکار) ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

کافروں کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے جہنم ہے:

مومنین تو اپنی اپنی سزا بھگت کر بالآخر کلمہ گو ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل

Marfat.com

ہو جائیں گے لیکن جن کے پلے میں کلمہ کی بھی دولت نہ ہوئی تو ان کا مقام دائمی طور پر جہنم ہی رہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

"اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے یہی وہ لوگ ہیں جو جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (البقرہ:۲/۳۹)

اسی طرح فرمایا:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرہ:۲/۲۵۷)

"اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے اور وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے، اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے دوست شیاطین ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (التوبہ:۹/۱۷)

"مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد رکھیں حالانکہ وہ اپنے کفر پر خود گواہ ہیں یہی لوگ جن کے سارے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں ہی رہیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝﴾ (البینہ:۹۸/۶)

Marfat.com

"یقیناً اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں ہوں گے اور ہمیشہ کے لیے اسی میں رہیں گے یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین لوگ ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت موت کو (مینڈھے کی شکل میں) لایا جائے گا اور جنت اور جہنم کے درمیان میں لا کر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا یوں پکارے گا: اے جنتیو! اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تم کو موت نہیں آئے گی اس وقت جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو رنج ہوگا۔" ❶

مال اور اولاد کچھ کام نہ آئیں گے:

روز قیامت ہر انسان کو اگر کوئی چیز پار لگا سکے گی تو وہ اس کے نیک اعمال ہوں گے، اس کے علاوہ کوئی اس کے کام نہ آسکے گا۔ دنیا میں اولاد اور مال کے لیے وہ ذلیل ہو جایا کرتا تھا وہ بھی وہاں اس کے چنداں کام نہ آسکیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾﴾ (آل عمران: ۳/۱۰)

"یقیناً کافروں کے مال اور اولاد اللہ کے عذاب سے ان کو کچھ بچا نہ سکیں گے اور وہ دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے۔"

اور ایک مقام پہ فرمایا:

﴿لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾﴾ (المجادلہ: ۵۸/۱۷)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۴۸۔
صحیح مسلم۔ کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء، ح: ۲۸۴۹۔
جامع ترمذی۔ أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة مریم، ح: ۳۱۵۶)

Marfat.com

"ان کے مال اوران کے اولاد اللہ کے عذاب سے بچانے میں ان کے کچھ کام نہ آسکیں گے یہی لوگ ہیں جو آگ میں جائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

کافروں کا جہنم سے کسی صورت چھٹکارا ممکن نہیں:

روزِ قیامت کافر جب اپنے ٹھکانے کی طرف نظر ڈالیں گے تو ان پر جنون و دیوانگی کی کیفیت طاری کو جائے گی اور وہ اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے ساری دنیا کا مال و دولت بھی بطور فدیہ دینے کو تیار ہوں گے لیکن وہ وقت اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر عملدار آمد کا ہوگا اس وقت کسی کی کچھ نہ سنی جائے گی اور انہیں آتش برد کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴾

"یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی موت ہی مر گئے تو ان میں سے اگر کوئی (روز قیامت) زمین بھر سونا فدیہ بھی دے گا تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کے لیے کوئی مددگار نہ ہوگا۔" (آل عمران: ۳/۹۱)

اسی طرح فرمایا:

﴿ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴾ (الرعد: ۱۳/۱۸)

"جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی بات کو مانا تو ان کے لیے بھلائی (جنت) ہے اور جن لوگوں نے اس کی بات کو نہ مانا تو اگر ان کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنا ہی اور بھی ہو، تو وہ (قیامت کے دن رہائی کے لیے) اپنے فدیے میں دیں (تو بھی چھٹکارا ممکن نہیں) یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا حساب ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو برا مقام ہے۔"

نیز فرمایا:

Marfat.com

﴿فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِىَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (الحدید:۵۷/۱۵)

"سو آج کے دن تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی دوسرے کافروں سے، تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے پوچھے گا جسے سب سے ہلکا عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال واسباب ہو تو کیا تو (اپنی رہائی کے لیے) فدیہ میں دے گا؟ تو وہ کہے گا: یقیناً دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میں نے تو تجھ سے اس کی نسبت بہت ہلکی چیز کا مطالبہ کیا تھا (جس پر کوئی خرچ بھی نہ آتا تھا) کہ میرے ساتھ شرک نہیں کرنا لیکن تو نے (میری بات) نہ مانی اور شرک کیا"۔ ❶

جہنم کی ہولناکیاں اور عبرتناک سزائیں:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی ہولناکیوں اور عبرتناک سزاؤں کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے اور کفار و منکرین کو طرح طرح کے عذاب و عواقب سے ڈراتے ہوئے ترغیب دلائی ہے کہ کفر و معصیت کے جہان سے نکل کر دین اسلام میں داخل ہو جاؤ تا کہ تم برے انجام سے نجات پا کر اچھے انجام سے ہمکنار ہو سکو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝﴾

"جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ان کو ہم آگ میں ڈالیں گے، ہر بار جب ان کی کھال گل جائے گی تو ہم ان پر دوسری کھالیں چڑھا دیں گے اس لیے کہ وہ (مسلسل) عذاب کا مزہ چکھتے رہیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔" (النساء:۴/۵۶)

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح:۶۵۵۷۔
صحیح مسلم۔ کتاب صفة القیامة، باب طلب الکافر الفداء یوم القیامة، ح:۲۸۰۵۔

Marfat.com

﴿قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۷/۳۸)

"(روز قیامت اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمائے گا) تم بھی ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جن اور آدمیوں کی گزر چکی ہیں، دوزخ میں داخل ہو جاؤ، جب ایک امت دوزخ میں جائے گی تو اپنے ساتھ والی امت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سارے کے سارے دوزخ میں اکٹھے ہو جائیں گے تو ان میں سے پچھلی امت اپنے سے پہلے والی امت کے متعلق کہے گی کہ اے پروردگار! انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا سو انہیں آگ کا دوگنا عذاب دے، (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ تم سب کو ہی دوگنا عذاب دیا جائے گا لیکن ابھی تک تم اس سے لاعلم ہو۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۷/۴۰، ۴۱)

"یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اس سے تکبر کیا تو ایسے لوگوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ کے سوراخ سے گزر جائے (یعنی جس طرح سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا گزرنا ممکن نہیں ہے اسی طرح ان کا جنت میں داخلہ ناممکن اور محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ عطا کرتے ہیں۔ ان کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور وہ اوپر سے آگ کے لحاف اوڑھیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔"

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت اور دوزخ نے آپس میں بحث کی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو متکبر اور زور آور ہیں اور جنت نے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو گرے پڑے اور عاجز ہیں تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں سے جن سے چاہوں گا تجھے بھر دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی"۔ ❶

اسی طرح فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (یونس:۱۰/۲۷)

"اور جن لوگوں نے برائیاں کیں تو برائی کا بدلہ برائی ہی ہے اور ان پر ذلت ورسوائی چھا جائے گی، ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہوگا گویا کہ ان کے مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گے ہوں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝﴾ (ھود:۱۱/۱۰۵ تا ۱۰۷)

"جب قیامت کا دن آئے گا تو کوئی شخص حکم خداوندی کے بغیر بات تک نہیں کر سکے گا، ان

---

❶ صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر قولہ تعالیٰ: وتقول ھل من مزید، ح:۴۸۵۰۔
صحیح مسلم، کتاب صفۃ النار، باب النار یدخلھا الجبارون... الخ، ح:۲۸۴۶۔

Marfat.com

میں سے بد بخت بھی ہوں گے اور نیک بھی ہوں۔ پھر جو لوگ بد بخت ہوں گے۔ وہ جہنم میں جائیں گے وہاں وہ چیخیں چلائیں گے اور دھاڑیں ماریں گے۔ جب تک آسمان وزمین قائم رہیں گے وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو، یقیناً تیرا رب جو چاہے کرتا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (الرعد: ۱۳/ ۵)

"اور (اے پیغمبر!) اگر تو تعجب کرے تو کافروں کا یہ کہنا (اس سے بھی زیادہ) عجیب ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے، یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق ڈالے جائیں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

ایک مقام پہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝﴾ (ابراہیم: ۱۴/ ۴۹، ۵۰)

"اور (اے پیغمبر!) تو گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا کہ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہرے آگ سے ڈھکے ہوئے ہوں گے، یہ سب اس لیے ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن جہنمیوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ آسودہ اور خوشحال تھا، اسے جہنم میں ایک غوطہ لگایا جائے گا اور پھر پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی دنیا میں آرام دیکھا؟ کیا تجھ پر کبھی خوشحالی آئی ہے؟ وہ کہنے لگا

Marfat.com

کہ اللہ کی قسم! اے میرے رب کبھی نہیں"۔ ❶

اسی طرح ایک جگہ یہ فرمان مذکور ہے:

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝﴾ (مریم:۱۹/ ۶۸ تا ۷۱)

"قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ ہم ان (آدمیوں) کو اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے اور پھر جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ان کو حاضر کریں گے۔ پھر ہر جماعت میں سے ہم ان کو الگ کر لیں گے جو خدا کے مقابلے میں بہت دلیر بنا کرتا تھا پھر ہم ان لوگوں کو بھی بخوبی جانتے ہیں زیادہ جلنے کے لائق ہیں اور تم (منکرین اور شیاطین) میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں نہ جائے اور یہ تو تیرے رب نے پکا فیصلہ کر چھوڑا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء:۲۱/ ۹۸ تا ۱۰۰)

"تم اور جن کو تم پکارتے ہو سب کے سب دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور تم اس میں داخل ہو کر رہو گے۔ اگر یہ (مشرکین کے خیال کے مطابق) خدا ہوتے تو پھر جہنم میں نہ جاتے حالانکہ وہ سب اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں وہ چیختے چلاتے رہیں گے اور کوئی کسی کی نہ سن سکے گا۔"

ایک جگہ عذاب الیم کا نقشہ یوں کھینچا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة النار، باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار... الخ، ح:۲۸۰۷۔

Marfat.com

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ۝ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۫ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝﴾ (الحج: ۲۲/ ۱۹، ۲۲)

"یہ دونوں فرقے (مؤمن اور کافر) اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں، پس جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے، پھر ان کے بدن پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ جس سے جو ان کے پیٹ میں آنتیں ہیں وہ اور کھالیں گل جائیں گی اور ان کے (مارنے کے) لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ ہر بار جب وہ گھٹن کی وجہ سے اس سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں ہی دھکیل دیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) کہ جلنے کا عذاب چکھو۔"

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بعض (جہنمی لوگوں) کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پہنچے گی، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر تک اور بعض لوگوں کو گردن کے نچلے حصے تک آگ نے پکڑ رکھا ہوگا"۔ ❶

اسی طرح فرمایا:

﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ۝﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۱۰۴ تا ۱۰۸)

"ان کے منہ کو آگ جھلستی ہوگی اور وہ اس (دوزخ) میں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے (اللہ ان سے کہے گا) کیا میری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! بدبختی ہم پر غالب آ گئی

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة النار، باب فی شدة حر نار جهنم، ح: ۲۸۴۵.

Marfat.com

تھی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں (ایک بار) اس (جہنم) سے نکال لے پھر اگر دوبارہ ایسا کریں تو یقیناً ہم ظالم ہوں گے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا دور رہو اور اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو۔"

اور فرمایا:

﴿وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۰﴾ (السجدہ: ۳۲/۲۰)

"اور جن لوگوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، وہ جب بھی اس سے نکلنا چاہیں گے دوبارہ اسی میں ڈال دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے۔"

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ۝۱۲ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ۝۱۳ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝۱۴﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۶۴، ۶۶)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر کے رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور وہ اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائیں گے۔ جس دن ان کے منہ آگ میں لپٹائے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہم اللہ و رسول کی اطاعت کر لیتے۔"

ایک جگہ یہ فرمان مذکور ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶ وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

Marfat.com

وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ﴾ (فاطر:۳۵/۳۶،۳۸)

"اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ ہی ان سے جہنم کا عذاب ہلکا ہوگا، ہم ہر ناشکرے کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔ وہ دوزخ میں چلاتے رہیں گے (اور کہیں گے) اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے اب کے ہم اچھے کام کریں گے، جیسا کہ پہلے کرتے تھے ویسے نہیں کریں گے (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اگر کسی کو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اسی میں ہی سوچ لیتا اور اس کے علاوہ) تمھارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) بھی آیا، (جب بھی تم نے نہ مانا) سو اب تم (عذاب) چکھو پس نافرمان لوگوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔"

حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا (وہ یہ ہوگا کہ) وہ دو جوتیاں اور دو تسمے آگ کے پہنے ہوگا (جس سے) اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں ہوگا حالانکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا"۔ ❶

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح:۶۵۶۲۔
صحیح مسلم، کتاب صفة النار، باب فی أهون أهل النار عذابا، ح:۲۱۳۰۔

Marfat.com

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ (یٰسٓ:۳۶/۵۹تا۶۵)

"اور (کافروں کو حکم دیں گے) اے کافرو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور تم میری ہی عبادت کرتے رہنا، یہی سیدھی راہ ہے اور اس (شیطان) نے تم سے پہلے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا، کیا تمہیں عقل نہیں تھی؟ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ آج کے دن اپنے کفر کے سبب اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ باتیں کریں گے اور جو کام وہ دنیا میں کرتے رہے ان کے پاؤں ان کی گواہی دیں گے۔"

ایک مقام پہ فرمایا:

﴿اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾﴾ (الصافات:۳۷/۶۲تا۶۸)

"بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا تھوہر کا درخت؟ جسے ہم نے کافروں کی آزمائش کے لیے بنا رکھا ہے۔ وہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کی تہہ میں اگتا ہے اس کی کلیاں ایسی جیسے سانپوں کے پھن۔ تو یقیناً یہ کافر اس کو کھائیں اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ پھر اوپر سے ان کو کھولتا ہوا پانی (پینے کے لیے) دیا جائے گا۔ پھر ان کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۡ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾﴾ (صٓ:۳۸/۵۵تا۵۹)

Marfat.com

"سرکش لوگوں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔(اور وہ ٹھکانہ) جہنم ہے جس میں وہ جاگریں گے، وہ بہت ہی برا بچھونا ہے۔ (ان سے کہا جائے گا) یہ گرم کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں چکھو۔ یہ ایک فوج ہے جو تمھارے ساتھ دھنسنے والی ہے دور ہوں کمبخت، یقیناً یہ بھی جہنم میں پڑنے والے ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝﴾ (الزمر:۳۹/۷۱،۷۲)

"اور کافر لوگ غول در غول جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، جب وہاں پہنچیں گے تو اس (جہنم) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے جہنم کا داروغہ کہے گا کہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمھارے رب کی آیات تلاوت کرتے تھے اور تمہیں آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں لیکن عذاب کا وعدہ کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہے گا۔ (ان سے) کہا جائے گا جہنم کے دروازوں میں گھسو، وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے، پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔"

جہنمیوں کی ایک حالت کو یوں بیان فرمایا:

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝﴾ (المؤمن:۴۰/۴۹،۵۰)

"اور جو لوگ جہنم میں ہوں گے وہ جہنم کے داروغے سے کہیں گے کہ اپنے رب سے ہمارے بارے میں سفارش کرو کہ وہ ہم سے ایک دن تو عذاب ہلکا کر دے۔ وہ جواب

Marfat.com

دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ (جہنمی) کہیں گے کیوں نہیں وہ (داروغے) کہیں گے کہ پھر تم خود ہی (رب سے) دعا کرو اور کافروں کی دعا بیکار ہی ہوگی۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۘ یُسْحَبُوْنَ ۙ فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴾ (المؤمن: ۴۰/۷۱،۷۲)

"ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور کھولتے ہوئے پانی میں وہ گھسیٹے جائیں گے پھر دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دے جائیں گے۔"

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"کافر کی ڈاڑھ یا اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کی ہوگی اور اس کے دونوں کندھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت ہوگی"۔ ❶

یعنی تین دِن تک اگر تیز رو سوار تین دِن تک مسلسل گھوڑا دوڑاتا رہے تو تب جا کر اس کی درمیانی مسافت کو عبور سکے گا، اور یہ عذاب میں سختی کی غرض سے کیا جائے گا تاکہ کافر کے جسم کو زیادہ سے زیادہ جہنم کی آگ جلائے۔ اور فرمایا:

﴿وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ۚ وَتَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۴۴،۴۵)

"اور (اے پیغمبر روزِ قیامت) تو گناہگاروں کو دیکھے گا کہ جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة النار، باب عظم ضرس الکافر فی النار، ح: ۲۸۵۱۔

Marfat.com

تو چلائیں گے کہ کیا اس سے کوئی راہ فرار ہے۔ اور تو ان کو دیکھے گا کہ وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے، مارے ذلت کے جھکے جارہے ہوں گے اور کن اکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے، اور ایمان والے کہہ رہے ہوں گے کہ حقیقت میں بدنصیب وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈال دیا، خبردار! گنہگار ہمیشہ کے عذاب میں پڑے رہیں گے۔"

ایک مقام پہ اس طرح فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝﴾ (الزخرف: ۴۳/ ۷۴ تا ۷۷)

"یقیناً گناہگار تو ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے۔ ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور وہ ناامید ہو کر اس میں پڑے رہیں گے۔ ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۔ اور جہنمی (داروغے سے) پکاریں گے کہ اے مالک! (کچھ ایسا کر) کہ ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کر دے۔ وہ کہے گا کہ تم کو اسی حال میں ہی رہنا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝﴾ (الجاثیہ: ۴۵/ ۳۴، ۳۵)

"اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلا دیں گے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے یہ (سزا) اس وجہ سے ہی کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق بنا لیا تھا اور تمہیں دنیوی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو وہ اس (جہنم) سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان کو توبہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔"

Marfat.com

اور فرمایا:

﴿وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝﴾ (قٓ: ۵۰/ ۲۳ تا ۳۰)

"اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا میرے پاس تو یہ (تیرا اعمالنامہ) حاضر ہے۔ (اللہ تعالیٰ حکم دے گا) کہ ہر ناشکرے، شریر، بھلائی سے روکنے والے، حد سے بڑھ جانے والے اور شک کرنے والے کو جہنم میں پھینک دو۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود ٹھہرا اس کی سخت عذاب دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ خود پرلے درجے کا گمراہ شخص تھا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میرے سامنے جھگڑا نہ کرو، میں تو پہلے ہی تو تمہیں (اس عذاب سے) ڈرا دھمکا چکا تھا لہٰذا میری جو بات ہے وہ بدل نہیں سکتی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی کیا اور بھی کچھ ہے؟"

یعنی جہنم کہے گی کہ میں بھری نہیں ہوں بلکہ کچھ مزید لوگ بھی ہیں تو انہیں بھی مجھ میں ڈال دو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)) ❶

"اس دن (یعنی روزِ قیامت) جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، اور ہر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب فی شدة حر نار جهنم وبعد قعرها، ح: ۲۸۴۲۔
جامع ترمذی، أبواب صفة جهنم، باب ماجاء فی صفة النار، ح: ۲۵۷۳۔

Marfat.com

لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے (یعنی) جہنم کو کھینچ کر لا رہے ہوں گے"۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

"جہنم (اپنے بے حساب گہرائی اور چوڑائی کی وجہ سے) اس وقت تک بھر ہی نہیں جا سکے گی جب تک اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ دیں گے۔ (جب اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں رکھیں گے) تو وہ کہنے لگی گی: بس، بس اور تب وہ بھر جائے گی"۔ ❶

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ﴾ (الرحمٰن:۵۵/۴۱تا۴۴)

"اس دن گنہگار اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں گے پھر ان کو پیشانی اور پاؤں سے پکڑ لیا جائے گا۔ سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ یہی تو وہ جہنم ہے جس کو گنہگار جھٹلاتے تھے، وہ (گنہگار) اس میں اور کھولتے پانی میں چکر لگاتے پھریں گے۔"

﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۚ﴾ (الواقعہ:۵۶/۵۱تا۵۵)

"اے گمراہو اور جھٹلانے والو! تم کو تھوہر کا درخت ضرور ضرور کھانا پڑے گا اس سے پیٹ بھرنا ہوگا اور پھر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ تم اسے اسی طرح پیو گے جس طرح پیاسے بیمار اونٹ (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں۔"

---

❶ صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب فی قول اللّٰہ: وتقول ھل من مزید، ح:۴۸۵۰۔
صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب النار یدخلھا الجبارون ... الخ، ح:۲۸۴۶۔

Marfat.com

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ (التحریم:۶۶/۶)

"اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اس پر ایسے فرشتے تعینات ہیں جو سخت دل اور بے رحم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ہر وہ کام فوری بجا لاتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

اور ایک مقام پہ یوں بیان فرمایا:

﴿وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾ (الملک:۶۷/۶ تا ۱۱)

"اور جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کو بھی جہنم کا عذاب ہوتا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائیں گے تو گدھے کی سی آواز سنیں گے اور وہ (جہنم) ایسے بھڑک رہی ہوگی کہ گویا اب خوشی کے مارے کوئی دم میں پھٹ پڑے گی۔ جب ایک گروہ اس میں جھونکا جائے گا تو وہاں کے داروغے ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ تو وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانے والا ضرور آیا تھا لیکن ہم نے جھٹلا دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو کوئی بھی چیز نازل کی ہی نہیں، تم تو سراسر بہکے ہوئے ہو۔ اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم (اس

Marfat.com

بات) سن لیتے اور سمجھ جاتے تو آج ہم بھی جہنمیوں پر (اللہ تعالیٰ کی) پھٹکار ہوتے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ تمہاری (دنیا کی) آگ جس کو آدمی جلاتا ہے، جہنم کی آگ کے ستر (۷۰) حصوں میں سے ایک ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم (آدمی کی سزا کے لیے تو) یہی آگ ہی کافی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو اس سے پہلے انہتر (۶۹) حصے زیادہ گرم ہے اور ہر حصے میں اتنی ہی گرمی ہے"۔ [1]

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مذکور ہے:

﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۟ۚ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۟ۚ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۟ۚ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۟ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۟ۚ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۟ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۟ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۟ؕ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۟ۙ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۟ؕ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۟ۙ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۟ۙ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۟ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۟ۙ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۟ۙ﴾ (الحاقۃ: ۶۹/ ۲۵ تا ۳۹)

"جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش! میرا نامہ اعمال مجھ کو نہ ملتا اور مجھ کو اپنے حساب کی خبر نہ ہوتی، کاش! اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ فائدہ نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور زنجیر میں اس کو جکڑ دو۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر اسے ایسی زنجیر جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا جو سب سے بڑا ہے۔ اور محتاج کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا۔ اب یہاں اس

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفة النار، باب فی شدة حر جهنم، ح: ۲۸۴۳۔
جامع ترمذی، أبواب صفة جهنم، باب ماجاء أن نار کم هذه جزء من سبعین جزء ا من نار جهنم، ح: ۲۵۸۹۔

Marfat.com

کا کوئی جگری دوست نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے جہنمیوں کے خون اور پیپ کے سوا کچھ کھانا ہے۔ یہ کھانا وہی لوگ کھائیں جو مجرم اور گنہگار رہوں گے۔ پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔"

ایک جگہ جہنم کے سخت تر حالات یوں بیان فرمائے:

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ﴾ (النبا: ۷۸/۲۱تا۳۰)

"یقیناً جہنم (کافروں کو) تاک رہی ہے، سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے اس میں وہ کئی زمانوں تک پڑے رہیں گے۔ وہاں نہ تو وہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ ہی انہیں وہاں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے سوا کچھ کھانے پینے کو ملے گا، یہ (ان کے برے) اعمال کا پورا بدلہ ہے وہ آخرت کے حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو اچھی طرح لکھ رکھا ہے، سو آج (اپنے کیے کا مزہ) چکھو اور ہم تو روز بروز تمہارا عذاب بڑھاتے ہی جائیں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی خوب جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک پتھر (کی آواز) ہے، جو جہنم میں ستر برس پہلے پھینکا گیا تھا اور آج اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب فی شدة حر نار جهنم وبعد قعرها، ح: ۲۸۴۴۔

Marfat.com

قصص و واقعات

حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کرنے کے بعد فرشتوں کو پیدا فرمایا جو ہمہ وقت باری تعالیٰ کی تسبیح وتحمید میں مصروف رہتے ہیں اور پھر جنات کو تخلیق فرمایا جن میں مومن وکافر اور شریف وشریر ہر قسم کے لوگ ہیں۔ ابلیس ملعون بھی اسی مخلوق کا ایک فرد ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عرش پر مستوی ہو کر کل کائنات کو اپنے آگے جھکنے کا حکم فرمایا تو زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہو گئی۔

پھر اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کی پیدائش کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتوں سے مخاطب ہوا کہ میں زمین میں ایک اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ یہ فرما کر اللہ نے فرشتوں کی رائے دیکھنا چاہی۔ سو فرشتے یہ سنتے ہی کہنے لگے کہ کیا تو زمین میں ایسی مخلوق بنائے گا جو فتنہ وفساد برپا کر دے اور کشت وخون کا بازار گرم کر دے؟ حالانکہ تیری تسبیح وتحمید کے لیے تو ہم ہی کافی ہیں۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی تخلیق کے جو اسرار ورموز میرے علم میں ہیں وہ تمھارے علم میں نہیں آسکتے۔ سو فرشتوں نے مشیت ایزدی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ میں مٹی کا ایک انسان بنانے لگا ہوں جب میں اسے ٹھیک سے بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ ریز ہو جانا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے زمین کی مٹی اٹھائی اور اس سے ایک جسم تشکیل دیا، پھر اس میں روح پھونک دی۔

جب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک کامل وجود میں دیکھا تو اللہ کا حکم بجالاتے

Marfat.com

ہوئے آپ کے سامنے سجدے میں گر گئے لیکن فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا جس پر اللہ نے اس سے پوچھا کہ اے ابلیس! آخر کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روک دیا ہے؟ ابلیس نے جواب دیا: خدایا میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کا متکبرانہ جواب سنا تو فرمایا کہ بس تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہو گیا ہے اور روزِ قیامت تک تجھ پر میری پھٹکار رہے گی۔

ابلیس ملعون اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا وہاں سے نکلا تو اس کے دل میں حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف شدید عداوت و بغض و کینہ بھرا ہوا تھا چنانچہ اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو ضرور بہکا کر چھوڑے گا اور انہیں معصیت خداوندی پر ابھارے گا۔ اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اپنی ذات اور اردگرد کی چیزوں سے بے خبر تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اپنی تخلیق کی حکمتوں سے باخبر فرماتے ہوئے تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھلا دیے آپ کو سکھلانے کے بعد وہی چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کیں اور ان سے پوچھا کہ مجھے ان تمام چیزوں کے نام بتلاؤ؟ فرشتے چونکہ ان چیزوں کے نام نہیں جانتے تھے اس لیے اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگے کہ باری تعالیٰ تو پاک ہے، ہم تو صرف اتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ تو نے ہم کو سکھلایا ہے۔ درحقیقت تو ہی علم و حکمت کا مالک ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتلاؤ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دیے جو اللہ نے آپ کو بتائے تھے۔

اس کے بعد اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی شریکِ حیات کے طور پر حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا جو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگیں لیکن حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو ایک سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کو ایک درخت کے سوا جنت کا ہر ہر پھل کھانے کی اور جنت کی ہر ہر چیز سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دے رکھی تھی صرف ایک درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت حوا علیہا السلام کا تو گمان تک نہ تھا کہ وہ بھی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے۔ لیکن ابلیس ملعون جو آپ ہی کی تخلیق کے سبب حسد و بغض کا شکار ہو کر رہ گیا تھا وہ روزِ اوّل ہی سے تاک

Marfat.com

میں تھا اور اس انتقام کی کوشش میں تھا کہ جو تعظیم و توقیر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بخشی ہے کسی طرح آپ سے وہ چھین لی جائے۔

لہٰذا ابلیس اپنے داؤ پیچ آزمانے لگا اور حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اس درخت کے قریب جانے سے کیوں منع کر رکھا ہے؟ یہ ایسا درخت ہے کہ اگر آپ اس کا پھل کھالیں گے تو آپ کو کبھی موت نہیں آئے گی اور آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں ہی رہیں گے۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام باری تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے لیے تیار نہ ہو رہے تھے۔

ابلیس کبھی حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسے ڈالتا اور کبھی حضرت حوا علیہا السلام کے دل میں کہ کسی طرح وہ اس درخت کا پھل کھالیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہے۔

بالآخر وہ اپنی ناپاک کوشش میں کامیاب ہو گیا اور ایک دن حضرت حوا علیہا السلام شیطان کی باتوں میں آ گئی اور اس درخت کا پھل خود بھی کھالیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں بھی پیش کیا۔ دونوں نے اس شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھالیا اور وہ بھول چکے تھے کہ اس درخت کا پھل کھانے سے انہیں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور انہیں یہ خیال نہیں رہا کہ اس کام پر انہیں ابلیس نے ابھارا ہے جو ان کا صریح دشمن ہے۔

پھل کھاتے ہی حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے جسموں سے جنت کا لباس اتر چکا تھا۔ چنانچہ آپ دونوں اپنے برہنہ جسم کی پردہ پوشی کے لیے درختوں سے پتے توڑ توڑ کر لباس کی جگہ استعمال کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ آپ دونوں ابلیس ملعون کے فریب کا شکار ہو چکے تھے۔ یوں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام زمین پر آ گئے۔

دونوں سخت پریشان تھے اور اپنے کیے پر پچھتا رہے تھے۔ چنانچہ دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا لیے اور عاجزی و انکساری سے دعائیں مانگنے لگے کہ اے اللہ یقیناً ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں اور اگر تو نے ہم پر بخشش کا احسان نہ فرمایا اور ہم پر اپنا رحم و کرم نہ کیا تو خسارے کے سوا ہمارا کچھ مقدر نہ ہوگا۔ چونکہ آپ کی توبہ سچی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بتایا کہ زمین ہی ان کا اصل مقام ہے، اسی میں رہیں، نسل پڑھائیں اور اپنی اولاد کو آباد

Marfat.com

کریں۔ آپ کی اولاد میں ایک کے بعد دوسری نسل آئے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

زمین پر حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اللہ کی مشیت کے مطابق زندہ رہے اور اولاد آدم کی شکل وصورت ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے علاوہ عادات واطوار میں بھی اختلاف تھا، جس کی وجہ سے زمین میں کفر وایمان، ہدایت وضلالت اور خیر وشر کی جنگ چھڑ گئی لیکن حضرت آدم علیہ السلام اپنے فرائض منصبی نبھاتے رہے اور لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دیتے رہے۔ ان کو نیک اعمال کے بدلے جنت اور بداعمال کے بدلے جہنم کا وعدہ سناتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے جمیع احکامات لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ بالآخر دعوت وتبلیغ کی اسی تگ ودو میں ہی ان کا وقتِ اجل آپہنچا اور وہ رب ذوالجلال کو لبیک کہتے ہوئے جہان فانی سے جہان لافانی کی طرف رختِ سفر باندھ گئے۔

ہابیل اور قابیل کا قصہ

حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے پہلی اولاد میں سے آپ کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل تھے اس وقت کا یہ شرعی دستور تھا کہ کوئی شخص رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر جب قربانی کرتا تو اسے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کا شرف حاصل ہونا ہوتا تو آسمان سے بجلی آتی اور اس قربانی کو کھا جاتی اسی طرح جس کی قربانی بارگاہِ ایزدی میں مقبول نہ ہوتی تو اس کی قربانی وہیں پڑی رہتی اور اسے آسمانی بجلی ہرگز نہ کھاتی۔

یہی معاملہ ہابیل اور قابیل کے ساتھ پیش آیا۔ ان دونوں بھائیوں نے قربانی کی اور اسے اللہ کے حضور پیش کیا، آسمان سے بجلی آئی اور اس نے ہابیل کی قربانی کو تو کھا لیا لیکن قابیل کی قربانی کو اسی جگہ پر ہی پڑی رہنے دیا یعنی اسے شرف قبولیت حاصل نہ ہو سکا۔ بس اسی بناء پر قابیل کو ہابیل کے ساتھ دشمنی ہو گئی حالانکہ اس میں ہابیل کا کچھ قصور بھی نہ تھا۔ قابیل نے حسد کی میں جلتے ہوئے ہابیل کو قتل کی دھمکی دے دی تو ہابیل نے جواباً کہا کہ تو مجھ کو قتل بھی کرنے لگے تو میں تیرے خلاف کھڑا نہیں ہوں گا کہ میں بھی تجھے قتل کر ڈالوں بلکہ میں تو اپنے رب سے

Marfat.com

ڈرتا ہوں۔

ادھر شیطان بھی موقع کو غنیمت جانتے ہوئے قابیل کے دل میں دشمنی کی آگ مزید بھڑکانے لگا چنانچہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ جب قابیل اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر چکا تو پریشان ہو گیا کہ اپنے بھائی کی نعش کا کیا کرے؟ اسے کیسے اور کہاں چھپائے کہ جس سے لوگوں کو خبر نہ ہو سکے؟ بھائی تو قتل ہو کر جوارِ رحمت میں پہنچ گیا لیکن قابیل کی عقل اس طرح اندھی ہوئی کہ اسے ایک چھوٹے سے کالے پرندے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

ہوا یوں کہ اللہ تعالیٰ نے دو کوے بھیجے جو آپس میں لڑنے لگے لڑتے لڑتے ایک نے دوسرے کو جان سے مار ڈالا۔ پھر مارنے والے کوے نے اپنی چونچ سے زمین میں گڑھا کھودا اور مردہ کوے کو اس میں دفن کر دیا۔ قابیل نے کوے کو نعش دفناتے دیکھا تو حیرت وندامت سے کہنے لگا کہ ہائے افسوس! میں تو اس کوے سے بھی کم عقل نکلا کہ اپنے بھائی کی نعش ہی نہ چھپا سکا۔ پھر قابیل نے اسی طریقہ پر عمل کیا اور اپنے بھائی ہابیل کی نعش کو دفن کر دیا۔

یوں قابیل نے ثبت کیا کہ وہ تاریخ کا پہلا قاتل ہے اور قیامت تک جتنے بھی قتل ہوتے رہیں گے ان سب کے قاتلوں کے گناہوں میں سے کچھ گناہ قابیل کے حصے میں پڑتے جائیں گے کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی برائی کی بنیاد ڈالتا ہے تو اس برائی کا گناہ اور قیامت تک اس برائی پر عمل کرنے والوں کا گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ

زمانہ قدیم میں ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر نامی پانچ بزرگ تھے جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارتے تھے۔ لوگوں کو ان سے شدید محبت تھی۔ وہ دینی و دنیوی معاملات میں ان سے راہنمائی لیتے اور ان کی ہدایات کی پیروی کرتے۔ جب ان بزرگوں کا انتقال ہو گیا تو لوگ ان کی جدائی سے بہت غمگین ہوئے۔ ان میں سے ایک شخص نے رائے دی کہ ان کے بت بنا لیے جائیں تاکہ ان کی یادگار رہے۔ عوام کو اس کی یہ بات بہت پسند آئی چنانچہ انہوں

Marfat.com

نے اولیاء کی یادگاریں رکھنے کے لیے ان کے بت بنا لیے سالہا سال گزر گئے، گروہ در گروہ آتے رہے اور دنیائے فانی سے جاتے رہے۔ بعد میں آنے والی نئی نسلیں ان کی حقیقت کو بھول گئیں کہ یہ مورتیاں تو محض نیک لوگوں کی یادگار تھیں شیطان نے ان کی لاعلمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا داؤ لگایا اور انہیں گمراہ کر دیا۔ چنانچہ ان کے مزارات تعمیر کیے گئے، ان سے دعائیں کی جانیں لگی اور ان کی پرستش شروع ہوگئی۔ جب ان کی حالت اس حد تک بگڑ گئی اور انہوں نے اللہ کو بالکل فراموش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت وراہنمائی کے لیے اپنے نبی حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اے میری قوم ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی بھی معبود نہیں، میں تو تم کو عذاب کے آجانے سے ڈراتا ہوں۔

حضرت نوح علیہ السلام مسلسل ان کو دعوت وتبلیغ کرتے رہے کہ وہ کفر سے رجوع کر لیں، بتوں کی پرستش کو چھوڑ دیں، اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ صرف صاحب عقل لوگوں نے ہی آپ کی دعوت کو قبول کیا باقی ساری قوم شرک وگمراہی پر ہی جمی رہی اور آپ علیہ السلام کی تکذیب کرتی رہی اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شرک پر جمے رہنے کی تلقین کرتے رہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے صبر کیا اور دن رات دعوت الی اللہ میں مشغول رہے۔ آپ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی محبت پیدا کرتے اور اللہ تعالیٰ سے انعامات کے حصول کا شوق دلاتے۔ لیکن آپ کی قوم نہ صرف اپنے کفر پر جمی رہی بلکہ انہوں نے آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو قتل کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔

حضرت نوح علیہ السلام اور اہل ایمان کفار کی دھمکیوں سے ذرہ برابر نہ گھبرائے بلکہ ان کے ایمان میں اور زیادہ اضافہ ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال لوگوں کو دعوت وتبلیغ کرتے رہے۔ اتنی زیادہ محنت، کوشش اور تگ ودو کے بعد ایک مختصر سی جماعت آپ پر ایمان لائی اور زیادہ تر کافر ہی رہے۔ آخر کار کافر لوگ تنگ آکر یہ کہنے لگے کہ اے نوح! تو ہم سے بہت زیادہ جھگڑا کر چکا ہے اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے یعنی وہ عذاب کو طلب کرنے لگے۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کی اس دلیری پر سخت غمگین ہوئے اور ان کے مطالبہ عذاب پر آپ کو بہت تعجب ہوا لیکن آپ پھر بھی انہیں تبلیغ کرتے رہے حتیٰ کہ امر خداوندی آپہنچا۔ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ عذاب آ کر ہی رہے گا تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر التجا کی اے اللہ! ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑنا کیونکہ اگر ان کو چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی اولادیں بھی فاجر و کافر ہی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی دعا کو قبول کیا اور اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ ایک بڑی کشتی بنائیں اور اس میں جانوروں، پرندوں، اور ہر چیز کے جوڑے جمع کر لیں۔ جب کشتی تیار ہو جائے تو آپ اور آپ کے ساتھی اس میں سوار ہو جائیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی اور کشتی کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ کفار جب بھی آپ کے پاس سے گزرتے تو آپ کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ یہ بھی عجیب لوگ ہیں کہ ایسی جگہ کشتی بنا رہے ہیں جہاں کوئی دریا ہے نہ سمندر۔ تو آپ ان کے جواب میں فرماتے کہ جیسے تم ہم پر ہنستے ہو ایسے ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔

جب عذاب کی گھڑی آ پہنچی تو آپ علیہ السلام نے جمع شدہ تمام جوڑوں کو کشتی میں رکھا اور آسمان و زمین کو اللہ کا حکم ہوا کہ وہ پانی نکالنا شروع کر دیں۔ آسمان بارش برسانے لگا اور زمین پانی پھوٹنے لگی۔ آہستہ آہستہ پانی بلند ہوتا گیا اور ساتھ ساتھ کافروں کی چیخ و پکار بھی بلند ہوتی گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی ان لوگوں میں تھا جو ایمان نہیں لائے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ پانی میں ڈوب رہا ہے تو آپ نے اپنے بیٹے کو آواز دی۔ اے بیٹے کافروں کا ساتھ چھوڑ دے اور ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا۔ لیکن بیٹا اپنے کفر پر قائم رہا اور کہنے لگا: میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اسی دوران بلند موجیں حرکت میں آئیں اور نافرمان بیٹے کو غرق کر دیا۔

بالآخر ساری کافر قوم ہلاک اور تباہ و برباد ہو گئی تو پانی آہستہ آہستہ کم ہو گیا اور کشتی زمین پر آ گئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور اہل ایمان کو نجات دی اور کافروں کو غرق کر دیا۔

Marfat.com

حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی کا قصہ

قومِ ثمود عرب کے سرسبز وشاداب خطے میں آباد تھی جس میں باغات اور پانی کے چشمے بکثرت تھے، اس لیے یہ علاقہ بڑا خوش حال تھا اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو وافر رزق عطاء فرمایا تھا، اہل ثمود زراعت میں مہارت رکھتے تھے اور عمارات بنانے میں باکمال تھے۔ سوانہوں نے اپنے لیے میدانوں اور پہاڑوں میں بڑے بڑے محلات اور گھر تعمیر کیے۔ قومِ ثمود نے ایک طویل عرصہ امن وآشتی میں گزارا لیکن وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے تھے اور کفر وتکبر میں مبتلا تھے۔ انہوں نے اللہ تبارک تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا معبود بنا رکھا تھا۔ ان کی اس ابتر حالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ انہیں ان کے انجام سے ڈرائیں۔

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف بلاتے رہے، آپ علیہ السلام کی قوم کے بعض کمزور افراد آپ کی دعوت پر ایمان لائے اور متکبر لوگ آپ سے دور بھاگتے رہے۔ پھر انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ کوئی معجزہ پیش کریں جو آپ کی دعوت کی تصدیق کرے اور ثابت کرے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام نے عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کی اے اللہ! معجزے کے ساتھ میری مدد فرما تا کہ اس معجزے کے ذریعے میری تصدیق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں ایک معجزہ عطاء کیا۔ وہ معجزہ کیا تھا؟

ایک بہت بڑی اونٹنی جو لوگوں کے سامنے پہاڑ کی چوٹیوں سے نکلی، لوگوں نے اس سے پہلے کبھی ایسی اونٹنی نہیں دیکھی تھی۔ نہ جسامت کے اعتبار سے نہ خوبصورتی اور خوش جمالی کے اعتبار سے۔ اسے دیکھ کر لوگوں پر شدید دہشت طاری ہو گئی اور لوگوں کے دو گروہ بن گئے، ایک فریق نے اس معجزے کی تصدیق کی اور ایک نے تصدیق نہ کی۔

بلکہ اسے حضرت صالح علیہ السلام کا جادو سمجھنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی

Marfat.com

بھیجی کہ آپ ان لوگوں سے یہ فرمائیں کہ ان کے کنوؤں سے جو پانی نکلتا ہے اسے ایک دن یہ اُونٹنی اکیلی پیے گی، کوئی اور جانور یا انسان اس دن پانی نہیں پیے گا۔ پھر اگلے دن وہ سب پئیں گے یہ اُونٹنی نہیں پیے گی اور انہیں اس بات پر عمل کرنے کی تاکید فرمادیں کہ اس کے ساتھ ظلم کرنے اور ایذا رسانی سے پرہیز کریں۔

اسی طرح یہ نظام چلتا رہا لیکن بالآخر انہوں نے اس معجزے کو جھٹلایا اور سرکشی اور کفر و تکبر میں مبتلا ہو گئے اور ایک دن سب جمع ہو کر اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس اُونٹنی سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے چند لوگوں کو منتخب کیا کہ وہ اونٹنی کو ذبح کر دیں۔ اس طرح انہوں نے شیطان کی پیروی کرتے ہوئے اُونٹنی کو ذبح کر ڈالا۔ گویا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو چیلنج دیا۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے ان کا عمل دیکھا تو انہیں اللہ کے عذابِ قریب کی خبر دی۔

لیکن قوم ثمود اپنی گمراہی اور کفر میں سرتاپا غرق تھی۔ چنانچہ وہ حضرت صالح علیہ السلام کو شہید کرنے کے منصوبے بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے گھروں اور دیگر مؤمنین کو یہاں سے لے کر جائیں اور ان کفار کو چھوڑ دیں، ان پر عنقریب اللہ کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔ پھر جس وقت اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود سے انتقام کا وعدہ فرمایا تھا اس وقت آسمان سے ایک چیخ بلند ہوئی جس نے ان کے کانوں کے پردے پھاڑ دیے اور زمین پر شدید زلزلہ طاری ہو گیا، جس کی تاب نہ لاتے ہوئے یہ لوگ اپنے گھروں میں مردہ ہو کر گر پڑے اور ان کی روح پرواز ہو گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو بتوں کی پرستش کرتی تھی آپ وہیں پلے بڑھے اور انہی کے درمیان نشوونما پائی مگر حق سبحانہ وتعالیٰ نے بچپن ہی سے آپ علیہ السلام کو بت پرستی سے دور رکھا جو نفع نقصان کے مالک نہیں ہوتے۔ آپ کے والد آزر ایک بت فروش تھے

Marfat.com

جومورتیاں بنایا کرتے تھے۔جنہیں لوگ پوجا پاٹ کے لیے خرید لیا کرتے تھے۔آزر بھی اور لوگوں کی طرح بتوں کو معبود سمجھتے تھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو نہایت نرمی اور ادب کے ساتھ مخاطب کیا اور فرمایا: اے ابا جان! آپ کی پرستش کیوں کر رہے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ میرے ابا جان! آپ دیکھتے کہ میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں ہے۔تو آپ میری ہی مانیے میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی راہنمائی کروں گا۔میرے ابا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔(مریم:۱۹/۴۲تا۴۵)

آزر نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات نہ مانی بلکہ آپ کو ڈرایا دھمکایا اور حکم دیا کہ آپ اسے چھوڑ دیں اور کہیں دُور نکل جائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کی دھمکی کو نہایت صبر واطمنان اور کشادہ دلی سے قبول کرتے ہوئے فرمایا: تجھ پر سلامتی ہو میں اپنے رب سے تیرے گناہوں کی بخشش طلب کروں گا۔

چنانچہ یہ کہہ کر آپ اپنے باپ کے شرک کرنے اور اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان نہ لانے پر افسوس کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔پھر ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاہا کہ اپنی قوم کے سامنے ان کا فاسد عقیدہ واضح کریں۔اور ان کی بت پرستی کی برائی بیان کریں۔انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے باپ دادا ان کی عبادت کرتے تھے سو ہم بھی ان کی پرستش کرتے ہیں پھر آپ علیہ السلام نے استہزاءً ان سے دریافت فرمایا کہ کیا جب تم انہیں پکارتے ہو تو یہ سنتے ہیں؟ یا تمہیں کوئی نفع ونقصان پہنچاتے ہیں؟

جب آپ نے دیکھا کہ نہ تو ان بتوں کو قوت سماعت حاصل ہے کہ کسی کی بات سن سکیں اور نہ ہی عقل ہے کہ کسی کی بات کو سمجھ سکیں۔تو آپ نے قسم کھائی کہ میں ان بتوں کو توڑ ڈالوں گا، آپ اسی انتظار میں رہے حتیٰ کہ ان کی عید کا دن آگیا جس میں وہ شہر کے باہر کھیتوں اور باغات میں میلے کے لیے جمع ہوتے تھے۔اِدھر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے معبد میں پہنچ گئے جس میں وہ

Marfat.com

بت اور مورتیاں موجود تھیں۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کی قوم نے ان کے سامنے بے حساب کھانا چن رکھا تھا۔ آپ نے طنزاً فرمایا: تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں میں موجود کلہاڑا بلند کیا اور ان بتوں کو توڑنا شروع کیا یہاں تک کہ تمام بتوں کو توڑ ڈالا۔ سوائے بڑے بت کے۔ آپ نے اسے نہ توڑا بلکہ اس پر کلہاڑا رکھ دیا کہ گویا اس بت نے ہی بت کدے میں موجود تمام بتوں کو توڑا ہو۔ جب لوگ اپنی عید کے میلے سے واپس آئے اور بت خانے میں داخل ہوئے تو ٹوٹے ہوئے بتوں کو دیکھ کر دہشت زدہ رہ گئے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: ہمارے معبودوں کا یہ حال کس نے کر دیا؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ابراہیم نامی ایک نوجوان ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتا تھا شاید وہی ہو۔ تمام لوگ آپ علیہ السلام سے پوچھنے لگے کیا یہ سب تو نے کیا ہے ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیم؟۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ ان کے بڑے نے کیا ہے سو ان ہی سے پوچھ لو، اگر یہ بولتے ہیں۔ لوگ آپ کے جواب پر حسرت زدہ رہ گئے اور کہنے لگے: تو تو جانتا ہے جیسا یہ بولتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اعتراف کر لیا کہ جن پتھروں کی وہ پوجا کرتے ہیں وہ نہ تو بول سکتے ہیں اور نہ اتنے طاقت ور ہیں کہ اپنی حفاظت کر سکیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم پھر بھی انہیں پوجتے ہو کہ جو نہ تمہیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان؟ افسوس ہے تم پر اور تمہارے معبودوں پر۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات فرمائی تو لوگ خاموش رہ گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا، مگر غرور و تکبر نے انہیں ایسا اندھا کیا ہوا تھا کہ وہ اپنے کفر و ضلالت پر جمے رہے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ چنانچہ وہ کہنے لگے: اپنے معبودوں کی مدد کرو اور اس کو جلا کر راکھ کر دو سو انہوں نے بہت زیادہ لکڑیاں جمع کیں اور انہیں شہر کے وسیع و عریض میدان میں اکٹھا کر کے آگ کا الاؤ دہکانا شروع کر دیا اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑا اور ایک بڑی سی رسی سے باندھ کر آگ کے درمیان میں ڈال دیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ یہ سب کچھ تو دیکھ رہے تھے۔ لہٰذا قبل اس کے کہ آگ کی کوئی چنگاری آپ کو چھوتی، حکم الٰہی آ پہنچا کہ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اپنے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔ یوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دلائی اور آپ سلامتی اور عافیت کے ساتھ باہر آ گئے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے رونما ہونے والے اس معجزے نے انہیں اس قدر متاثر کیا کہ ان کے بولنے اور حرکت کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو چکی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ نہ تو حق تعالیٰ پر ایمان لائے اور نہ بتوں کی تکفیر پر تیار ہوئے۔ ہاں آپ کی قوم کے چند لوگوں نے اسلام قبول کیا جبکہ اکثریت جہالت اور شرک میں ہی مبتلا رہے اور اس اکثریت میں سرفہرست نمرود تھا جو ملک (بابل) کا حکمران تھا جس نے اپنے ظلم واستبداد کی ایذا رسانی پر ہی اکتفا نہ کیا اور نہ ہی خدائے وحدہ لاشریک کے شرک پر بس کی بلکہ اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔

اس نے جناب ابراہیم علیہ السلام کا آگ سے نجات کا قصہ سن کر آپ کو بلا بھیجا اور آپ سے دریافت کیا کہ اللہ کون ہے جس کی عبادت کی طرف آپ لوگوں کو بلاتے ہیں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اسے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ نمرود نے جناب ابراہیم علیہ السلام سے اس بات کا مباحثہ شروع کر دیا اور جہالت سے کہنے لگا: "میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔" میں ابھی اپنے قید خانے سے دو قیدیوں کو بلا کر ایک کو معاف کروں گا اور ایک کو قتل کا حکم دے دوں گا۔ اس طرح میں بھی زندگی اور موت پر قادر ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی جہالت اور حماقت کو محسوس کرتے ہوئے فوراً ایک قوی دلیل پیش فرمائی جو اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے کی بین دلیل ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اب تو اس کو مغرب سے طلوع کر کے دکھا؟ نمرود عاجز آ گیا اور خاموش ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بابل چھوڑ کر اپنی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام کے ہمراہ شام کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں پہنچ کر لوگوں کو ترک شرک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت شروع کی۔ پھر آپ مصر تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا۔ وہاں سے رخصت سے قبل فرعون مصر نے آپ کو بہت سے انعامات دیے۔ اور آپ علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ حضرت سارہ علیہا السلام کو ہاجرہ نامی ایک مصری لونڈی دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہایت معمر ہو چکے تھے اور حضرت

Marfat.com

سارہ علیہا السلام کی گود ابھی ہری نہیں ہوئی تھی، حضرت سارہ علیہا السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں میں اولاد کے لیے اداسی دیکھی تو آپ کو مشورہ دیا کہ وہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے نکاح کر لیں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کو اولاد کی دولت عطاء فرما دیں۔

چنانچہ آپ نے ان سے شادی کر لی اور پھر آپ کو حکم ہوا کہ آپ اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام اور دودھ پیتے ہوئے اسماعیل علیہ السلام سمیت کسی دوسری جگہ ہجرت کر لیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کو لے کر جزیرہ عرب کے صحرا ہمیں چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ مکہ اس وقت ایک ویران اور چٹیل وادی تھی، نہ اس میں سبزے کا نام ونشان تھا نہ پانی کا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں پہنچے اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو یہیں چھوڑ کر واپس شام کا اردہ بنا لیا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے عرض کیا: ابراہیم علیہ السلام! آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں کوئی جواب نہ دیا تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام سمجھ گئیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔

انہوں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کامل ایمان ویقین سے کہا تب اللہ تعالیٰ ہرگز ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے پروردگار! میں اپنی اولاد کو ایسے علاقے میں چھوڑ چلا ہوں جہاں کوئی کھیتی بھی نہیں ہے یعنی بیت الحرام کے پاس تا کہ یہ نماز قائم رکھیں لہٰذا تو لوگوں کو ان کی طرف مائل کر اور انہیں پھلوں کا رزق عطاء فرما۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام گاہے بگاہے ان کی ملاقات کے لیے تشریف لاتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شدید محبت تھی جیسا کہ تمام لوگوں کو اپنے بیٹوں سے ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لے۔ سو اللہ نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دکھایا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کا حکم تھا جس پر تمام تر مشکلات کے باوجود آپ نے عمل کرنا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام تر رضامندی اور اطمینان قلب کے ساتھ اس امر خداوندی کو قبول کیا۔ آپ علیہ السلام نے بڑی اچھی تربیت کی تھی اسی لیے بیٹا بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ویقین رکھتا تھا سو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بلا تردد، مکمل فرمانبرداری سے جواب دیا اے باپ! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے کر گزریے

Marfat.com

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر دور صحرا میں نکل گئے۔

راستے میں شیطان نے موقع غنیمت جانا اور سوچا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پوری محبت کے سبب اللہ تعالیٰ کی مخالفت پر تیار کرے گا۔ چنانچہ وہ وسوسے ڈالنے لگا: اے ابراہیم علیہ السلام آپ اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں کیسے ذبح کر ڈالیں گے؟ وہ بھی ایک خواب کی بناء پر جو آپ نے نیند میں دیکھا ہے۔ آپ کی عقل کہاں گئی؟ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ انسان اپنے بیٹے کو ذبح کر دے؟ ابراہیم علیہ السلام! واپس چلے جایئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محسوس کیا کہ شیطان آپ کے دل کو اللہ پر اور اس کی تقدیر پر ایمان و یقین سے پھیرنا چاہتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین کی طرف جھکے اور کنکریاں اٹھا کر اسے ماردیں تا کہ وہ دفع ہو جائے۔

لیکن شیطان مایوس نہ ہوا، وہ باپ کو چھوڑ کر بیٹے کی طرف متوجہ ہوا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہنے لگا کہ آپ کیوں اپنے باپ کی بات مان رہے ہیں؟ یہ تو محض خواب تھا؟ کیا کوئی باپ اپنے بیٹے کو خواب کی بناء پر ذبح کر سکتا ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام شیطان کی خباثت کو سمجھ گئے۔ پس آپ نے بھی اسے کنکریاں ماریں چنانچہ شیطان کو یہاں بھی مایوسی ہوئی۔ لیکن شیطان اپنے وسوسے پر مُصِر تھا۔

اب وہ باپ بیٹے سے مایوس ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی طرف گیا اور ان سے کہنے لگا۔ اپنے بیٹے کو بچا لیجئے۔ ابراہیم علیہ السلام اسے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ جلدی کریں اور موقع ضائع ہونے سے پہلے انہیں باپ کے ہاتھ سے بچا لیں۔ لیکن حضرت ہاجرہ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ ہونے کی وجہ سے پر اعتماد تھیں۔ آپ علیہا السلام وحی الٰہی اور اس کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتی تھیں۔ لہٰذا انہوں نے بھی اسے سات کنکریاں ماریں اور فرمایا: اے شیطان مردود! دفع ہو جا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا تہیہ فرما لیا اور عین اسی وقت جس وقت آپ نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلائی تو آپ نے ایک آواز سنی اے ابراہیم علیہ السلام! تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم یوں نیکی کرنے والوں کو اس کا بدلہ دیتے

Marfat.com

ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کی آواز تھی۔ اس کے بدلے میں اللہ نے ذبح کرنے کے لیے ایک دُنبہ عطاء کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُنبے کو پکڑا اور اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کر ڈالا اور اس طرح آپ علیہ السلام نے ثابت کر دیا کہ آپ اپنے عزم کے سچے، اللہ تعالیٰ پر ایمان مظبوط اور ہر حال میں اللہ کی قضاء وقدرت پر راضی ہیں اور کسی بھی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے عطاء کیے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ کے بیٹے تھے۔ بچپن میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا۔ کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے اس خواب کا تذکرہ کیا حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی بصیرت سے سمجھ گئے کہ عنقریب حضرت یوسف علیہ السلام بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے اور ان کے بھائی ان کے تابع ہوں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کو نصیحت فرمائی کہ اپنے اس خواب کو راز میں رکھیں اور بھائیوں کے سامنے بیان نہ کریں۔ ورنہ بھائی حسد کرنے لگے گے اور ایذا رسانی پر اتر آئیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے باقی بھائی دیکھتے تھے کہ ان کے والد محترم حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے حقیقی بھائی بنیامین سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور انہیں سب پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس لیے وہ ان دونوں بھائیوں سے اور بالخصوص حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کرتے تھے۔ آپ کی والدہ حضرت راحیل آپ کے بچپن میں ہی انتقال کر گئیں تھی ایک دن سب بھائی جمع ہوئے تو ایک بھائی کہنے لگا: یوسف کو مار ڈالو یا اسے کسی جگہ پر پھینک آؤ تا کہ تمہارے باپ کی توجہ اس سے ہٹ کر تمھاری طرف لگ جائے۔ یہ سن کر سب سے بڑا بھائی جو زیادہ عقل مند تھا۔ کہنے لگا: کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی اور دین بھی اس کی اجازت نہیں دیتا، یوسف علیہ السلام تو ابھی بچہ ہے۔ یہ کسی ایسے جرم وقصور کا مرتکب نہیں ہوا کہ اس کی پاداش میں اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن اگر

Marfat.com

تمہیں اس سے چھٹکارا پانا ہے تو بیت المقدس کے کنوئیں میں ڈال دو یہاں سے گزرنے والا کوئی قافلہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ کہیں دُور لے جائے گا۔ تمام بھائی، بڑے بھائی کے اس مشورے پر متفق ہو کر والد محترم کی خدمت میں پہنچے اور درخواست کی کہ یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ کھیلنے بھیج دیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یوسف علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ پہنچے کہ وہ انہیں قصداً یا بھول کر کہیں تنہا نہ چھوڑ دیں۔ بھائیوں نے جب پوری طرح حفاظت کا یقین دلایا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔

برادرانِ یوسف، حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر سیر کے لیے نکلے اور گھر سے دُور جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص اتاری اور انہیں کنویں میں ڈال دیا اور قمیص خون آلودہ کر کے روتے سسکتے ہوئے باپ کے پاس آ کر کہنے لگے: ابا جان! ہم نے حفاظت کے لیے کپڑوں کے پاس یوسف علیہ السلام کو بٹھا کر دوڑ کا مقابلہ کیا کہ دیکھتے ہیں کون آگے بڑھتا ہے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ بھیڑیا یوسف علیہ السلام کو کھا چکا تھا اور یہ اس کی خون آلود قمیض ہی صرف بچی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی باتیں سن کر سخت غم زدہ ہوئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ اگر یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو قمیض کیسے صحیح سلامت بچی رہی؟

کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قلب اطہر پر اللہ تعالیٰ نے سکینت اور اطمینان کی کیفیت نازل کر دی۔ اور انہیں بالکل خوف محسوس نہ ہوا۔ مصر جانے والے ایک قافلے نے کنویں میں ایک ڈول لٹکایا تو حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ساتھ چمٹ گئے اور کنویں سے باہر نکل آئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اسے بڑی خوشی ہوئی وہ آپ کو کنویں سے نکال کر اپنے ساتھ لے گیا۔

یوں قافلہ یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے کر مصر کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر آپ کو فروخت کر دیا گیا۔ عزیز مصر نے (جو مصر کا وزیر خزانہ تھا) آپ کو خریدا۔ عزیز مصر جو دیکھا آپ پاکیزہ صفات کے حامل ہیں تو اپنی بیوی زلیخا کو ہدایت کی کہ آپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش

Marfat.com

آئے۔ ان دونوں کے زیر سایہ عیش وعشرت کے ساتھ آپ کی پرورش ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ جوان ہوگئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نہایت حسین وجمیل اور طاقت ور جسم کے مالک تھے۔ لہٰذا عزیز مصر کی بیوی کو آپ اچھے لگے۔ اور وہ آپ علیہ السلام پر فریفتہ ہوگئی۔

وہ بڑی بن سنور کر آپ کے سامنے آئی تا کہ اس کی طرف آپ کا میلان ہو۔ لیکن آپ اس سے اعراض کرتے اور نگاہیں جھکا لیتے ایک دن عزیز مصر کی بیوی نے اپنے شوہر کو محل سے باہر نکلتے دیکھ کر خود کو تیار کیا اور تمام دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دی۔ آپ نے انتہائی شدت کے ساتھ انکار کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اجتناب کیا اور کسی قسم کے گناہ میں مبتلا نہ ہوئے۔ اس کے باوجود عزیز مصر کی بیوی اپنے مطالبے پر ڈٹی رہی۔ آپ محل سے باہر نکلنے کے لیے دروازے کی طرف بڑھے۔ اس نے کپڑے کو پکڑ کر آپ کو روکنا چاہا۔ آپ کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی۔

آپ جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلے تو عزیز مصر باہر کھڑا تھا۔ عزیز مصر کی بیوی نے خاوند کو سامنے کھڑا پایا تو اپنے عیوب کی پردہ پوشی اور آپ کو الزام دینے کے لیے فوراً پانسہ پلٹا اور کہنے لگی کہ اس شخص کی کیا سزا ہونی چاہیے جو تیرے اہل کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید میں ڈال دیا جائے اور سخت تکلیفیں دی جائیں۔

اس واقعہ کا شہر میں چرچا ہوا۔ عورتوں نے بھی اس واقعہ کو سنا اور انہوں نے اپنا موضوع ہی حضرت زلیخا کا یہ فعل بنا لیا اور حضرت عزیز مصر کی بیوی کا مذاق اُڑانے لگیں لہٰذا عاجز آ کر عزیز مصر کی بیوی نے سوچا کہ اگر وہ کسی تدبیر سے ان عورتوں کو یوسف کا دیدار کرا دیں تو وہ مجھے معذور سمجھیں گی۔ اپنی اس تدبیر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے عزیز مصر کی بیوی نے ان عورتوں کو محل میں بلا لیا اور انہیں نرم وگداز بستر پر بٹھا کر پھر ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چھری دے دی اور سامنے پھل رکھ دیے تا کہ وہ چھری سے پھل کاٹ سکیں۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو بلا لیا، جب انہوں نے آپ کے حسن وجمال کو دیکھا تو حیرت زدہ ہوگئیں اور غیر شعوری طور پر پھل کاٹنے کی بجائے ہاتھ کاٹ بیٹھیں۔ اور کہنے لگیں کہ یہ شخص کوئی آدمی تو نہیں لگتا۔ بلکہ یہ کوئی معزز فرشتہ ہے۔ تب عزیز مصر کی بیوی نے ان سے کہا: یہی تو وہ نوجوان ہے جس کے ساتھ میرے تعلق پر

Marfat.com

تمہیں تعجب تھا۔

میں نے اسے بہلانے کی کوشش کی لیکن یہ میرے بہکاوے میں نہیں آیا، اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اسے قید کردوں گی۔ آپ علیہ السلام اس کی اس دھمکی سے ذرہ برابر خوفزدہ نہ ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی۔ اے پروردگار! مجھ کو قید میں رہنا اس بات سے بہتر ہے جس پر وہ مجھے آمادہ کر رہی ہے۔ اگر تُو نے مجھے اس کے مکر و فریب سے نہ بچایا تو ممکن ہے کہ میں بھی جاہلوں کی طرح ان کی طرف مائل ہو جاؤں۔ فتنہ اور اس باتوں کے پھیلنے کے خوف سے عزیز مصر کے حکم پر آپ کو قید کر دیا گیا۔

آپ علیہ السلام کے ساتھ جیل میں دو شخص اور بھی تھے ایک بادشاہ کا ساقی یعنی شراب پلانے والا اور دوسرا بادشاہ کا باورچی جو بادشاہ کے لیے کھانا تیار کیا کرتا تھا۔ جیل میں ساقی اور باورچی دونوں نے خواب دیکھا دونوں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے ساقی نے اپنا خواب سنایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں انگور نچوڑ رہا ہوں۔ باورچی نے خواب سنایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے سر پر روٹیاں رکھی ہوئی ہیں جنہیں پرندے نوچ رہے ہیں دونوں نے اپنے خواب کی تدبیر دریافت کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس موقع کو غنیمت جانا پہلے تو انہیں دعوت الی اللہ دی اور ان کے سامنے کفر و شرک کا انجام بیان کیا۔ اس کے بعد ساقی کے خواب کی تعبیر بتلائی کہ عنقریب اسے جیل سے رہائی ملے گی اور وہ اپنے سابقہ عہدے پر بحال ہو جائے گا اور دوسرے شخص یعنی باورچی کو بتلایا کہ تجھے سولی پر لٹکایا جائے گا اور پرندے تیرا گوشت نوچیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام نے ساقی سے درخواست کی کہ رہائی کے بعد بادشاہ کو میرے بارے میں بتانا کہ میں بے گناہ ہوں اور مجھے ظلماً قید کیا گیا ہے ساقی دوبارہ بادشاہ کو شراب پلانے کی ذمہ داری پر مامور ہوا۔ لیکن وہ بادشاہ کے سامنے آپ علیہ السلام کا تذکرہ کرنا بھول گیا جس کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو طویل عرصہ جیل میں رہنا پڑا۔

ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات کمزور دبلی پتلی گائیں، سات موٹی تازی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور اس نے سات خشک بالیاں اور سات دانوں سے بھری بالیاں بھی

Marfat.com

خواب میں دیکھیں۔ یہ دیکھ کر تعبیر دریافت کی، جب سبھی تعبیر دینے سے عاجز ہو گئے تو کہنے لگے یہ خواب تو دل میں پیدا ہونے والے خیالات کا مظہر ہے۔ اس کی کوئی تعبیر نہیں، ساقی نے جب اس خواب کو سنا تو اسے حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے۔ کہ وہ کیسی بصیرت اور دانائی سے خواب کی درست تعبیر بتاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے بادشاہ سے اجازت طلب کی کہ آپ سے جا کر خواب کی تعبیر پوچھے، ساقی نے جیل جا کر بادشاہ کا خواب سنایا اور تعبیر دریافت کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی یہ تعبیر بیان کی کہ مصر میں سات سال ایسے خوشحالی اور فراوانی کے آئیں گے کہ ان میں ہر چیز کی کثرت ہوگی پھر اس کے بعد اگلے سات سالوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین خشک ہو جائے گی اور غلہ واناج کی کمی ہو جائے گی۔ آپ علیہ السلام نے اہل مصر کو نصیحت فرمائی کہ وہ خوشحالی کے زمانے میں خوب کاشتکاری کریں اور قحط سالی کے دنوں کے لیے ذخیرہ اندوزی کر لیں تا کہ جمع شدہ غلہ قحط سالی میں کام آ سکے۔ ساقی نے بادشاہ کو جا کر تعبیر بتلا دی۔ اپنے خواب کی تعبیر سن کر بادشاہ کو آپ علیہ السلام کے علم وحکمت کی گہرائی کا اندازہ ہوا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ آپ کو جیل سے رہا کیا جائے تا کہ وہ آپ کو اپنا مشیر بنا کر ارا کین سلطنت میں شامل کر سکے قاصد نے واپس آ کر آپ کو عزیز مصر کے پاس حاضر ہونے کو کہا لیکن آپ علیہ السلام نے اس وقت جیل سے رہا ہونے سے انکار کر دیا جب تک عزیز مصر کی بیوی والے معاملہ میں آپ کی برأت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ علیہ السلام نے قاصد سے فرمایا! اپنے بادشاہ کے پاس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کی حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟

جب عزیز مصر کو اس واقعہ کی طرف آپ کی رغبت کا علم ہوا تو اس نے عورتوں کو حاضر کیے جانے کا حکم دیا۔ جب وہ عورتیں حاضر ہو گئیں تو بادشاہ نے ان سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بری ہونے کی گواہی دی۔ نیز عزیز مصر کی بیوی نے بھی اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور کہنے لگی کہ اب سچی بات کھل کر سامنے آ گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ میں نے ہی اسے پھسلایا تھا۔ عزیز مصر کے سامنے جب آپ کی بے گناہی ثابت ہو گئی تو اس نے آپ کو باعزت طور پر رہا کرنے کا حکم دیا اور آپ کو اپنا وزیر خزانہ مقرر کیا۔

آپ کے اس عہدے پر فائز ہوتے ہی دریا کے پانی میں تیزی آ گئی، زمین کثرت

Marfat.com

سے غلہ اُگانے لگی، سات سالوں میں ہر طرف خوشحالی ہوگئی۔ اس کے بعد قحط کے سات سال شروع ہوگئے۔ قحط نے مصر سے کنعان تک کا علاقہ اپنی لپیٹ میں لیا جہاں آپ علیہ السلام کے بھائی رہائش پذیر تھے۔ قحط سالی کے دوران ایک سال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنا سرمایہ لے کر گندم خریدنے مصر آئے۔ آپ کے پاس پہنچ کر انہوں نے آپ سے گندم طلب کی آپ نے ان کو پہچان لیا۔ لیکن وہ نہ پہچان سکے، ان کے تو وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے جس بھائی کو کنویں میں پھینک چکے تھے وہ عزیز مصر بن چکا تھا۔

وہ جب گندم خرید کر قیمت ادا کر چکے۔ تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا آئندہ جب غلہ لینے آؤ تو اپنے ساتھ چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی لے کر آنا بنیامین آپ علیہ السلام کا حقیقی بھائی تھا۔ آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ ان کی ادا کردہ قیمت ان کے مال میں چھپا دو تا کہ وہ وزیر مصر کو اچھا آدمی سمجھیں اور دوبارہ اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لے کر آئیں انہوں نے واپس آ کر اپنے والد کو اطلاع دی کہ آئندہ صرف اسی صورت میں غلہ مل سکے گا۔ جب ہم اپنے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کا قصہ یاد آ گیا۔ چنانچہ آپ نے بنیامین کو ان کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کیا اب بھی میں تم پر اعتبار کر لوں؟

جب آپ کے بھائیوں نے اپنا سامان کھولا تو انہوں نے غلہ کی ادا کردہ قیمت اپنے سامان میں موجود پائی، انہوں نے اپنے والد صاحب کو اس سے آگاہ کیا اور اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لے جانے پر بضد ہوگئے اور بنیامین کی حفاظت اور صحیح وسلامت واپس آنے کے بے شمار عہد و پیمان باندھے حتیٰ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اطمینان ہوگیا اور آپ نے بنیامین کو ساتھ لے جانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بھائی بنیامین کو لے کر مصر روانہ ہوگئے، جب وہ سب وہاں پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے ساتھ رکھنے کی ایک تدبیر سوچی اور بنیامین کو اس سے آگاہ کر دیا۔ آپ نے بھائیوں کو مطلوبہ مقدار میں غلہ دے دیا پھر آپ نے غلہ ناپنے کا آلہ بنیامین کے سامان میں رکھوا دیا۔ جب قافلہ روانہ ہونے لگا تو منادی نے اعلان کیا کہ بادشاہ کا غلہ ناپنے کا آلہ چوری ہوگیا ہے اس وقت

Marfat.com

چوری کی سزا یہ تھی کہ چور جس شخص کا سامان چوری کرتا وہ اس کا غلام بنا دیا جاتا تھا۔

سرکاری اہلکاروں نے جب سامان کی تلاشی لی تو غلہ ناپنے کا آلہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا۔ اس پر یہ فیصلہ ہوا کہ بنیامین وزیر مصر کے پاس رہیں گے اور واپس نہ جا سکیں گے۔ بھائی اب اس سوچ میں پڑ گئے کہ وہ بنیامین کے بغیر باپ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ جبکہ وہ اپنے والد صاحب سے بنیامین کی باحفاظت واپسی کا پختہ عہد کر چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ بنیامین کے بدلے ان میں سے کسی کو رکھ لیں۔ بڑا بھائی خاص طور پر اصرار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ بنیامین کے بغیر ان کے ساتھ واپس نہیں جائے گا۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی درخواست مسترد فرما دی اور فرمایا کہ اللہ کی پناہ کہ ہم کسی اور کو پکڑ لیں بلکہ ہم تو صرف اسی شخص کو ہی پکڑیں گے جس کے پاس ہم نے اپنی گمشدہ چیز پائی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی نا اُمید ہو کر واپس لوٹے اور انہوں نے آپ علیہ السلام کو نہ پہچانا واپس آ کر انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ نے اس بات کی تصدیق نہ فرمائی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کا غم تازہ ہو گیا آپ علیہ السلام بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ آپ کی بصارت جاتی رہی۔ آپ کے بیٹے آپ کو تسلیاں دیتے رہے کہ خود پر ترس کھائیں اور اس قدر غمگین نہ ہوں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ دوبارہ مصر جاؤ اور یوسف کو تلاش کرو اور کہیں تلاش کیے بغیر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر نہ لوٹ آنا۔ وہ مصر گئے اور اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو ملے۔ لیکن آپ کو پہچان نہ سکے انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں اور انہیں صدقہ دیں تب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا تھا؟

وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچان گئے اور تعجب کے ساتھ آپ سے دریافت کیا: کیا آپ ہی یوسف علیہ السلام ہیں؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ ان کے چہروں پر دہشت اور ندامت و شرمندگی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے معذرت کرنے لگے اور معافی مانگنے لگے آپ علیہ السلام نے انہیں معاف کر دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والد یعقوب علیہ السلام کے متعلق معلوم ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو اپنی قمیص

Marfat.com

دی اوران سے فرمایا یہ میرا قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا ان کی بینائی واپس آجائے گی اور پھر تم سب گھر والے میرے پاس آجانا۔ وہ لوگ مصر سے نکلے اور کنعان کی راہ لی ان کے کنعان پہنچنے سے پہلے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا کہ میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔ جب یہ لوگ گھر پہنچے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشخبری سنائی اور آپ کے چہرے پر قمیص ڈالی تو آپ کی بینائی واپس لوٹ آئی۔

بیٹوں نے آپ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اے اباجان! اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کرو کیونکہ ہم ہی غلطی پر تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد سب مصر آئے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا استقبال کیا اور والدین کو بلند مقام پر بیٹھایا اور ان سے درخواست کی وہ سب مصر میں رہیں۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ تشکر و تعظیم کیا۔ یہی حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر تھی آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا: اے باپ! یہ تعبیر ہے میرے خواب کی جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے ان الفاظ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکریہ ادا کیا۔ اے میرے رب تُو نے مجھے بادشاہت اور خوابوں کی تعبیر سکھلائی ہے دُنیا و آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے تو مجھ کو اسلام پر ہی موت دینا اور نیک لوگوں میں شامل فرمانا۔

بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت مالدار تھا لیکن انتہا درجہ کا کنجوس اور لالچی تھا۔ دوسروں پر مال خرچ کرنا تو درکنار وہ اپنی ذات پر بھی مال خرچ کرنے سے گھبراتا تھا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ جبکہ اس کے برعکس اس کے بھتیجے غریب اور فقیر تھے۔ بھوک اور افلاس نے انہیں ذلیل و رسوا کر رکھا تھا وہ اس کے پاس رہتے تھے اور اس کی خدمت کرتے تھے تاکہ وہ ان پر شفقت کرے اور انہیں کچھ مال دے دے جس سے بھوک کی شدت ختم ہو۔ لیکن وہ شخص اپنے بھتیجوں کو دولت نہیں دیتا تھا وہ بھتیجے صرف بادل نخواستہ اس

Marfat.com

سے ملتے تھے اور اس کی موت کی خواہش کرتے تھے تا کہ وہ اس کی وراثت میں سے مال حاصل کریں۔

ان لڑکوں میں ایک لڑکا فطرتاً شرارتی تھا شیطان نے اسے چچا کے مال کے متعلق خواب دکھائے چنانچہ اس نے اپنے چچا کے قتل کی تدبیر کی تا کہ اس کا مال حاصل کر سکے۔ چنانچہ ایک تاریک رات وہ چچا کے مکان میں داخل ہوا اور اس کو قتل کر دیا پھر اس کی لاش کو اٹھا کر عام راستے میں پھینک دیا، صبح کے وقت جب لوگوں نے شارع عام پر ایک مقتول کو دیکھا تو اس کے گرد جمع ہو گئے اور اس کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ اسی دوران وہاں موجود قاتل بھتیجے نے چچا کی لاش کو دیکھ کر چیخ و پکار شروع کر دی۔ اور چچا کے قتل کے بدلے کا مطالبہ کرنے لگا۔ لوگ بہت حیران ہوئے اور قاتل کے بارے میں آپس میں شدید اختلاف کا شکار ہو گئے۔

اسی دوران ایک بوڑھے نے تجویز دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور کلیم تھے۔ اس لیے لوگوں نے ان سے دریافت فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ ایک گائے ذبح کریں اور اس کا کوئی حصہ مقتول کے جسم پر ماریں تو مقتول اللہ تعالیٰ کے حکم سے قاتل کے بارے میں زندہ ہو کر بتا دے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم سنایا تو انہیں تعجب ہوا وہ سمجھنے لگے کہ شاید موسیٰ علیہ السلام ان سے مذاق کر رہے ہیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: میں مذاق کرنے سے خدا کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس موقع پر قوم نے کہا۔ دعا کرو ہمارے واسطے اپنے رب سے کہ بتا دے ہم کو کہ وہ گائے کیسی ہے؟" چونکہ وہ لوگ اطاعت سے بھاگ رہے تھے اور مناظرہ کرنے لگے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ ہی بوڑھی ہو اور نہ جوان بلکہ ان دونوں کی درمیانی عمر کی ہو۔ پس جو تم کو حکم دیا گیا ہے اس کو کر گزرو۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ اسی پر اکتفا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن وہ پھر سوال کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے واسطے دعا کرو کہ وہ ہمیں اس گائے کا رنگ بتا دے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں جواب دیا۔ وہ فرماتا

Marfat.com

ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو بھی اچھی لگے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھا کہ معاملہ ختم ہو گیا اور بنی اسرائیل گائے ذبح کر دیں گے۔ لیکن وہ لوگ پوچھنے لگے کہ ہمارے لیے دعا کرو کہ وہ گائے کس قسم کی ہو کیونکہ ہم پر وہ مشابہ ہوتی جاری ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ضرور ہدایت پائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے کھیتی باڑی کے کام میں نہ لائی گئی ہو بلکہ بے عیب اور بے داغ ہو۔

انہوں نے چونکہ خود ہی سختی لازم کرنی چاہی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی فرما دی اور گائے کے لیے مختلف قیود مقرر فرما دیں۔ اب انہوں نے ایسی گائے کی تلاش شروع کر دی لیکن ایسی گائے کا ملنا بہت مشکل تھا بالآخر انہوں نے بہت دِقت کے بعد ایسی گائے ڈھونڈ نکالی۔ لیکن جب اس کے مالک سے اس کا سودا کرنا چاہا تو اس نے گائے بیچنے سے انکار کر دیا انہوں نے بڑی مشکل سے ایک خطیر مال کے بدلے میں گائے بیچنے پر راضی کیا اور آخر کار گائے لے کر اسے ذبح کیا اور اس کا ایک حصہ مقتول کو مارا جس سے وہ زندہ ہو کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا اور اس کے زخم سے دوبارہ خون بہنے لگا۔

لوگ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور اس سے سوال فرمایا تمہیں کس نے قتل کیا؟ اس نے بولے بغیر اپنے بھتیجے کی طرف اشارہ کیا اور دوبارہ مر گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں کھلی آنکھوں مشاہدہ کرا دیا کہ وہ کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ انہیں ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دعوت دیں اور انہیں بتوں کی پرستش سے منع کریں۔ مگر وہ لوگ کفر و شرک میں بُری طرح مبتلا تھے۔ آپ علیہ السلام جس وقت بھی انہیں اللہ کی بندگی کی طرف بلاتے تو وہ آپ سے کہتے: آپ ہمیں ایک نئی عبادت اور نئے معبود کی طرف کیوں بلاتے ہیں؟ آپ ہم سے یہ

Marfat.com

مطالبہ کیوں کرتے ہیں کہ ہم ان بتوں کی پوجاپاٹ چھوڑ دیں جن کی سالہاسال سے عبادت کرتے آئے ہیں؟ ہمیں تو آپ کے مطالبہ کی وجہ بس یہی معلوم ہوتی ہے کہ آپ پاگل ہیں یا پھر ہمارے معبودوں کی بے پناہ مخالفت کرنے کی وجہ سے آپ کو ہمارے معبودوں نے کوئی بیماری لاحق کردی ہے۔

آپ علیہ السلام نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دعوت بھی دے چکا اور دلائل وبراہین سے مناظرہ بھی کرچکا اگر تم ہٹ دھرمی اور میری دعوت کا انکار کرنے پر ہی تلے ہوئے ہو تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو جو تم پر آئے گا اور تم کو تباہ وبرباد کرکے رکھ دے گا۔ انہوں نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: اے یونس علیہ السلام! ہم آپ کی دعوت ہرگز قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرکے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام ان کو اللہ کی طرف بلاتے رہے وہ آپ علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلاتے اور آپ علیہ السلام کا مذاق اڑاتے رہے اور ان کی سرکشی اور کفر میں اور زیادہ اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ دن آپہنچا کہ آپ علیہ السلام ان کے بارے میں مایوس اور نا اُمید ہوگئے ان کے راہِ راست پر آنے اور بات ماننے کی تمام اُمیدیں ختم ہوگئیں۔

ایک عرصہ تک ان میں رہنے اور دعوت دینے کے باوجود جب وہ ایمان نہ لائے تو آپ بڑے غمگین ہوئے اور آپ نے انہیں خیرباد کہنے کا فیصلہ کرلیا چنانچہ وہاں سے روانہ ہوئے تاکہ اللہ انہیں ان کے کیے کی سزا دے اور ان پر عذاب نازل ہو۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے پاس سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا۔ فضاء گردوغبار سے بھر گئی اور تیز ہوا چلنے لگی، فضاء تاریک ہوگئی اور دن کا اجالا رات کی تاریکی میں بدل گیا قوم نے عذاب کے آثار دیکھے تو انہیں یقین ہوگیا یہ جس عذاب کا وعدہ آپ نے کیا تھا وہ پورا ہونے کو ہے اب انہوں نے آپ کی تلاش شروع کی تو آپ علیہ السلام نہ ملے۔ وہ آپ کے سامنے اپنی غلطیوں کا اعتراف اور اپنے کیے پر ندامت وشرمندگی کا اظہار کرنا چاہتے تھے۔ وہ آپ علیہ السلام کے سامنے اپنی توبہ کا اعلان اور ایمان باللہ کا اقرار کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ آپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ان کی سفارش کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما کر عذاب سے نجات دے دیں۔ تلاش کے باوجود جب لوگوں کو آپ علیہ السلام

Marfat.com

نہ ملے تو وہ خود ہی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ ان سے نرمی کا برتاؤ کرے اور انہیں معاف کر دے۔

چنانچہ وہ اپنے گھروں سے نکل کر صحراء کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعا کرنے لگے۔ وہ رو رہے تھے اور زور سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار اور فریاد کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور اس عذاب کو ہٹا لیا جو چند لمحوں میں ہی ان کو دبوچنے والا تھا وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹے اور اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنے لگے۔ ادھر حضرت یونس علیہ السلام سمندر کے کنارے پر پہنچے وہاں کشتی لنگر انداز تھی اور ملاح بادبان اٹھانے والا تھا، آپ علیہ السلام نے ملاح سے کہا کہ مجھے اپنے ساتھ سوار کر لو، اس نے آپ علیہ السلام کو سوار ہونے کی اجازت دے دی۔ کشتی نے سمندری سفر کا آغاز کر دیا اور معتدل رفتار سے سفر کرنے لگی۔ اچانک سمندر میں تند و تیز ہوا چلنے لگی، آسمانی بجلی کڑکنے لگی اور شدید بارش شروع ہو گئی۔ پہاڑ جتنی بڑی لہر اٹھی اور کشتی پانی سے بھر گئی اور غرق ہونے کے قریب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر ملاح چیخا کہ بے موسمی ہوا چلی ہے۔ ہمارے ساتھ کشتی میں ضرور کوئی گنہگار شخص سوار ہوا ہے۔ جس سے اس کا مالک ناراض ہے۔ اس کا پتہ لگانے کے لیے ہم قرعہ ڈالیں گے اور جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ خود کو سمندر کے حوالے کر دے تا کہ ہوا اور طوفان تھم جائے۔

چنانچہ قرعہ اندازی ہوئی تو آپ کا نام نکل آیا، پھر دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی تو پھر آپ کے نام کا قرعہ نکلا، تیسری بار پھر قرعہ ڈالا گیا تو آپ علیہ السلام کا نام نکلا اب آپ کو یقین ہو گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہی مشیت ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے خود کو سمندر میں گرا لیا، عین اسی لمحے جب آپ سمندر میں کودے اللہ تعالیٰ کا حکم صادر ہوا اور ایک بڑی مچھلی تیزی سے حرکت کرتی ہوئی سمندر کو چیرتی ہوئی آئی اور آپ کو کسی قسم کی تکلیف دیے بغیر نگل گئی۔ آپ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے اور مچھلی آپ کو سمندر کی تہ میں لے گئی۔ آپ علیہ السلام تین اندھیروں میں قید تھے۔ مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، سمندر کی سمندر کی گہرائی اندھیرا اور رات کا اندھیرا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر آپ کی وفات یقینی تھی آپ علیہ السلام اللہ کے ذکر اور دُعا میں مشغول تھے۔

Marfat.com

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء:۲۱/۸۷)

"کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے میں ہی گنہگاروں میں سے ہوں۔"

آپ علیہ السلام کا ایک لمحہ بھی بغیر ذکر و تسبیح کے نہ گزرا۔ آپ علیہ السلام کی تسبیح مچھلی کے پیٹ، سمندر کے پانی اور ساتوں آسمانوں کو چیرتی ہوئی عرش تک جا پہنچی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی تسبیح سنی اور آپ علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی، اللہ تعالیٰ کا مچھلی کو دوبارہ حکم ہوا کہ سمندر کی پستی سے بلندی کی طرف آئے اور پانی کی سطح کے قریب ہو کہ حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر کے کنارے اُتار دے۔ یوں حضرت یونس علیہ السلام دوبارہ سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ آپ علیہ السلام تنہا اور کمزور تھے۔ تپتے سورج کی کرنیں آپ علیہ السلام کے بدن پر پڑ رہیں تھیں آپ علیہ السلام اللہ کے انعام اور اس کی رضامندی پر سجدہ شکر بجا لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ آپ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس جائیں جن کے ایمان لانے سے مایوس ہو کر آپ علیہ السلام نے وہاں سے کوچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے آپ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے۔ اب وہ بتوں کی عبادت چھوڑ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم تھے۔

اصحابِ کہف کا قصہ

زمانۂ قدیم کی بات ہے کہ روئے زمین پر ایک قوم بتوں کی پرستش کرتی تھی، شیطان نے ان کو گمراہ کر دیا تھا اور وہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت سے غافل تھے۔ اس قوم میں نوجوانوں کی ایک جماعت کو اللہ تعالیٰ نے فہمِ سلیم سے نوازا تھا اور ان کے دلوں کو نورِ ایمان سے منور کیا تھا۔ یہ جماعت ان بتوں کی پرستش سے جن بتوں کی پرستش ان کے آباؤ اجداد کرتے تھے۔ کنارہ کش ہو گئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرتی تھی مشرکین کو نوجوانوں کی اس جماعت کی خبر ہوئی تو وہ انہیں اللہ کی عبادت سے روکنے لگے۔ لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور سب کے سامنے برملا اعلان کیا کہ عبادت کے لائق تو صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات ہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن جب کفار نے انہیں بہت زیادہ تکالیف پہنچائیں حتیٰ کہ

Marfat.com

قتل کرنے کی دھمکی دی تو انہیں خوف ہوا کہ کہیں ان کی قوم کو آزمائش میں ڈال کر گمراہ نہ کر دے اور انہیں کفر کے اندھیرے میں نہ گرا دے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے راہِ فرار اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جس بستی میں رہ رہے تھے اس سے باہر نکلے اور خشک صحرا میں نکل گئے۔ وہ مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ وہ ایک محفوظ غار کے پاس پہنچے۔ وہ غار میں داخل ہوئے تاکہ مشرک قوم سے مامون رہیں۔ اب وہ اپنی قوم سے کافی دُور آ چکے تھے، راستے میں ایک کتا بھی ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور جب سب غار میں ٹھہرے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں گہری نیند سلا دیا۔ اب ان کا کتا غار کے دہانے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو ایک طویل زمانے تک سلائے رکھا وہ تقریباً تین سو نو سال سوئے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا انہیں عرصہ دراز تک سلانے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی اس قدر طویل نیند کو ان لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا جائے جو موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں تردّد اور شک میں مبتلا ہیں۔

اللہ جل جلالہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور زمین نے بھی ان کے جسموں کو نہ کھایا۔ وہ طلوع و غروب آفتاب کے وقت دائیں بائیں کروٹ بدلتے تھے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ جس کی راہبری فرمائے وہ راہِ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔ آپ خیال کرتے کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں جانب کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی جو چوکھٹ پر ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔ (الکہف: ۱۸/ ۱۷ تا ۱۸)

وہ اسی طرح سوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نیند سے بیدار کر دیا۔ بیدار ہونے پر وہ ایک دوسرے سے اپنے سونے کا وقت دریافت کرنے لگے کہ ہم کتنی دیر تک سوئے رہے ہیں؟ بالآخر انہیں یقین ہو گیا کہ وہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ سوئے ہیں۔ انہیں بھوک محسوس

Marfat.com

ہوئی تو انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو کچھ رقم دے کر کھانا خریدنے کے لیے بھیجا اور اسے کہا کہ احتیاط سے جائے۔ بستی کے کفار اسے نہ پہچانیں اگر انہوں نے تمہیں پہچان لیا تو ہمیں مجبور کریں گے کہ ہم اسلام ترک کر کے کافر ہو جائیں۔ وہ بڑی احتیاط سے ڈرتے ڈرتے بستی میں داخل ہوا کہ کہیں راز فاش نہ ہو جائے۔

جس وقت وہ کھانا خریدنے کے لیے دکاندار کے پاس رکا تو لوگوں نے اسے بڑے تعجب و تجسس والی نظروں سے دیکھا کیونکہ اس کی ظاہری شکل وصورت اور وضع وقطع عجیب دکھائی دے رہی تھی۔ جب اس نے رقم نکال کر دکاندار کو دی تو دکاندار نے سکے دیکھ کر بڑی حیرانی سے کہا یہ کون سی کرنسی ہے؟ یہ سکے کہاں سے لائے ہو؟ یہ تو بڑے پرانے زمانے کے سکے ہیں؟ لوگ کئی سو سال پہلے ان سکوں سے لین دین کیا کرتے تھے۔ یہ بتلاؤ کہ یہ سکے کہاں سے آئے ہیں؟ لگتا ہے تمہیں کہیں سے بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہے۔ یہ شخص ایسا پھنسا کہ اسے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہ آئی، وہ سوچ میں پڑ گیا کہ دکاندار کو کیا جواب دے؟ اگر سچ بات بتلاتا ہے تو اس کا اور اس کے ساتھیوں کا راز فاش ہوتا ہے اور بغیر بتلائے بھی دکاندار سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔

بالآخر اس نے بتا ہی دیا کہ ان کی قوم بتوں کی پوجا کرتی تھی وہ اور اس کے ساتھی اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اپنی بستی سے بھاگے ہیں اور انہوں نے کفر اور کفار سے بچنے کے لیے ایک غار میں پناہ لے رکھی ہے۔

بستی والے اپنے آباؤ اجداد سے ان کا قصہ سن چکے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ وہ بہت پہلے مر چکے ہوں گے۔ اس لیے انہیں اپنے سامنے صحیح سلامت چلتا پھرتا دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی چنانچہ اس بستی والے اس کے ساتھ اصحاب کہف سے ملنے غار کے پاس آئے تاکہ اس کے ساتھی نوجوانوں سے بھی ملاقات کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس عظیم معجزہ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔ ان کو دیکھنے کے بعد ان کو یقین ہو گیا کہ اصحاب کہف کا جو واقعہ پیش آیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی اور اس کا ایک عظیم معجزہ ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ معجزہ اس لیے دکھایا تاکہ وہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان لائیں اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

انہیں موت دے دی۔

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو دورانِ خطبہ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری اس پر قائم اور شریعت خداوندی پر عامل رہنے کی ترغیب دے رہے تھے بنی اسرائیل خاموشی اور دلچسپی سے یہ تقریر سن رہے تھے جب آپ علیہ السلام نے اپنا خطبہ ختم فرمایا تو بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: اے موسیٰ علیہ السلام لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فوراً جواب دیا کہ میں۔ آپ علیہ السلام کا جواب اللہ رب العزت نے سنا اور اس جواب پر عتاب فرمایا: اے موسیٰ! آپ کو وہ سب کچھ کسی نے سکھایا جواب تک آپ نہیں جانتے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو سمجھایا کہ مناسب یہ تھا کہ آپ علیہ السلام اس سائل کو جواب دیتے کہ ہر علم و فضل کا مرجع اور منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ رہتا ہے وہ آپ علیہ السلام سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ آپ اس سے ملاقات کریں اور اس کے وسیع علم کا مشاہدہ کریں۔ جو میں نے اسے عطاء فرمایا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے فعل پر نادم ہو کر اللہ کے حکم کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کے لیے چل پڑے۔ آپ کے ساتھ ایک نوجوان خادم بھی تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دُعا کی کہ کوئی علامت بتا دیں جس کے ذریعے مجھے ان کا علم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے جائیں جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہاں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چل پڑے تاکہ مجمع البحرین پہنچ جائیں اور اللہ کے حکم کے مطابق ان سے ملاقات کریں۔

جب آپ علیہ السلام مجمع البحرین پہنچے تو آپ پر غنودگی طاری ہو گئی۔ آپ سو گئے، اسی دوران بارش شروع ہو گئی اور جس ٹوکری میں مچھلی رکھی تھی اس پر بھی بارش کا پانی پڑا جس سے مچھلی زندہ ہو گئی اور ٹوکری سے نکل کر سمندر میں تیرنے لگی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو آپ

Marfat.com

خادم کو لے کر چل پڑے کچھ دیر بعد آپ کو تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ ذرا کھانا لے کر آ تا کہ ہم کچھ کھالیں۔ تب خادم کو یاد آیا کہ مچھلی تو ٹوکری سے نکل کر دریا میں کود گئی تھی۔ لیکن شیطان نے یہ بات ان کے ذہن سے اس طرح نکال دی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتا ہی نہ سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ عنقریب منزل مقصود تک پہنچنے ہی والے ہیں جہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگی آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ یہی وہ مقام ہے جس کی ہمیں تلاش تھی آؤ میرے ساتھ وہاں چلو جہاں مچھلی گم ہوئی تھی۔

جب آپ وہاں پہنچے تو ایک دبلے پتلے گہری آنکھوں والے شخص کو دیکھا، ان کے چہرے سے تقویٰ جھلک رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا: السلام علیکم یا عبداللہ! (اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو) حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: وعلیکم السلام یا موسیٰ! موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کے متعلق مجھے اسی ہستی نے بتایا جس نے میرے بارے میں آپ کو خبر دی۔ پھر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے فرمایا! اے موسیٰ علیہ السلام آپ کیا چاہتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے پاس جو علم ہے وہ مجھے سکھائیں، مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ میں آپ کی اتباع کروں اور آپ سے علم سیکھوں۔

اسی لمحے ایک پرندے نے غوطہ لگایا اور اپنی چونچ پانی میں ڈبوئی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چھوٹا سا پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا کہہ رہا تھا؟ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا وہ کہہ رہا تھا۔ اے خضر! آپ کا علم اور موسیٰ کا علم اللہ کے علم سے سامنے ایسے ہے جیسے کہ اس سمندر کے سامنے میری چونچ میں موجود پانی۔ چنانچہ آپ نے بڑے اور عاجزی سے فرمایا! کیا حکمت و دانائی سیکھنے کے لیے تیرے ساتھ رہ سکتا ہوں حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا اے موسیٰ علیہ السلام! علم و حکمت سیکھنے کے لیے میری صحبت آپ کی قدرت سے زیادہ صبر کا مطالبہ کرتی ہے۔ جو آپ نہیں کر سکتے۔ آپ کیونکہ ایسے امور پر صبر کر سکیں گے جن کے لیے وسیع معلومات اور طویل تجربہ چاہیے اور آپ کسی غلطی کو دیکھ

Marfat.com

کر کیسے صبر کریں گے؟ جب تک میں آپ کو اس کی حکمت نہ بتلا دوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے اگر چاہا تو مجھے صبر کرنے والا پائے گا۔ اور میں تیرے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا تا آنکہ میں خود ہی اس کا ذکر کروں۔

اس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنی مصاحبت کے لیے شرط لگائی کہ وہ زیادہ سوالات اور پوچھ گچھ نہیں کریں گے۔ ہاں جب وہ چاہیں گے تو از خود اس کی وضاحت کر دیں گے۔

آپ دونوں حضرات سمندر کے کنارے کھڑے تھے کہ آپ علیہ السلام کے قریب سے ایک کشتی نے سمندر میں تیرنا شروع کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا ایک تختہ اکھاڑ دیا جس سے پانی کشتی میں داخل ہونا شروع ہو گیا اور کشتی ڈوبنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام خود پر قابو نہ پا سکے اور دہشت زدہ ہو کر پوچھنے لگے۔ کیا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا ہے اکہ اس سے لوگ ڈوب جائیں؟

حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میں نے پہلے ہی آپ کو متنبہ کیا تھا کہ آپ جو کچھ دیکھیں گے اس پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟ اور آپ نے عہد کیا تھا کہ آپ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں گے۔ جب اس تک میں از خود اس کی حکمت نہ بتلا دوں تو آپ کا عہد کیا ہوا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: میں بھول گیا تھا لہٰذا تو مجھے میری اس غلطی پر مت پکڑ پھر حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے خادم کشتی سے اتر گئے اور دریا کے قریب ایک بستی کی طرف چل پڑے وہاں حضرت خضر علیہ السلام نے چھوٹے بچے کھیلتے اور اٹھکیلیاں کرتے ہوئے دیکھے آپ علیہ السلام ان میں ایک کے قریب پہنچے اور ایک کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ پھر ہاتھ اس کی گردن پر جمایا اور اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے بچہ مر گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر اپنے وعدے پر خاموش نہ ہو سکے اور فرمانے لگے کیا تو نے اس بے گناہ کو قتل کر ڈالا ہے؟ یہ تو نے بہت عجیب کام کیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو سوالیہ نظر سے دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا۔ میں اب آپ کو کیا کہہ سکتا ہوں میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر سے نہیں رہ سکتے حضرت موسیٰ علیہ السلام تھوڑی دیر خاموش رہے پھر معذرت کرتے ہوئے فرمایا میں اب کبھی آپ

Marfat.com

سے کوئی سوال نہیں کرونگا۔ اور اگر میں ایسا کیا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا بستی میں پہنچ کر حضرت خضر علیہ السلام نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا کیونکہ ان پر بھوک کا غلبہ تھا۔ لیکن اس بستی والے گھٹیا اور کنجوس لوگ تھے۔ انہوں نے کھانے کو کچھ نہ دیا۔ جب وہ بستی والوں سے کھانا طلب کر رہے تھے تو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو چاہتا تو اپنے اس کام پر مزدوری لے لیتا۔

اس پر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا! بس اب میرے اور تیرے درمیان جدائی اور اب میں تجھے ان کاموں کی حقیقت اور وجہ بتاتا ہوں۔ وہ کشتی جس کا میں نے تختہ اکھاڑا تھا غریب لوگ کی بھی جو سمندر میں کام کرتے تھے جس سے انہیں تھوڑا بہت رزق حاصل ہو جاتا تھا لیکن ان پر ایک غاصب حکمران حکومت کرتا تھا اور جو رزق انہیں حاصل ہو جاتا تھا۔ اسے چھین لیتا تھا اور اس پر قبضہ کر کے انہیں بھوکا چھوڑ دیتا تو میں نے چاہا کہ کشتی کو عیب دار کر دوں، جب بادشاہ اسے عیب دار دیکھے گا تو اسے چھوڑ دے گا یہ کام ایسا تھا جو بظاہر غلط تھا لیکن در حقیقت رحمت تھی اور اس نے یہ کام غلط نیت سے نہیں کیا بلکہ یہ ان مساکین کے لیے اور ان بے چاروں کی زندگی اور بقا کے لیے تھا اور جو لڑکا کھیل رہا تھا وہ گستاخ اور کینہ پرور تھا، جبکہ اس کے والدین نیک لوگ تھے۔ ہمیں خطرہ تھا کہ وہ اپنے والدین کی زندگی اپنی بدسلوکی، اور کفر کی وجہ سے اجیرن بنا دے گا۔ چنانچہ میں اللہ کے حکم پر اسے قتل کر دیا تا کہ اس کے والدین اس کی فتنہ پردازیوں سے محفوظ رہ سکیں اور اللہ سے امید رکھیں وہ انہیں اس کے بدلے اور دین دار اولاد عطا فرمائے گا۔

اور رہا دیوار کا معاملہ تو اللہ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا کہ اس کے نیچے دو چھوٹے یتیم بچوں کا خزانہ ہے، اور ان بچوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ میں نے چاہا کہ دیوار کو درست کر دوں تا کہ جب وہ بڑے ہو جائیں تو اپنے لیے خزانہ نکال سکیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں میں نے جو کچھ بھی کیا، کشتی کو توڑا بچے کو قتل کیا اور دیوار کو درست کیا، اپنے علم اور رائے کے مطابق نہیں کیا بلکہ اللہ کی وحی اور اس کے حکم کے مطابق کیا اور یہ حقیقت ہے ان چیزوں کی جس پر تو صبر نہ کر سکا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ثابت کیا کہ آپ کو زیب نہیں دیتا

Marfat.com

تھا کہ سائل نے جب سوال کیا کہ لوگوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں۔ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ ہر علم والے کے اوپر اس سے زیادہ علم والا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ ہی سب سے زیادہ باخبر، سب سے زیادہ جاننے والا، بزرگی والا اور بلند برتر ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا قصہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے ان بڑے بادشاہوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی حکومت دی جو کہ بنی نوع انسانیت تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ علیہ السلام عالم جنات کے بادشاہ تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کے لیے ہواؤں کو مسخر فرمایا تھا، اسی طرح زمین پر حرکت کرنے والے تمام حیوانات اور آسمان کی وسعتوں میں محو پرواز پرندوں پر بھی آپ کا حکم چلتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بخوبی علم تھا کہ ان تمام چیزوں پر حکومت کی حکمت آپ کی آزمائش اور امتحان ہے۔

ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر اور خدام کو لے کر ایک زبردست مجمع کے جلوس میں زیب وزینت کے ساتھ نکلے۔ آپ کا لشکر ہر طرف پھیلا ہوا تھا جب آپ کا لشکر وادی نمل کے قریب پہنچا تو ایک چیونٹی نے اپنی ہم جنس چیونٹیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ اور زمین کے اندر چھپ جاؤ تاکہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمہیں بے خبری میں روند نہ ڈالے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی بات سنی اور مسکراتے ہوئے دعا کی کہ اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے۔

پھر آپ نے اپنے لشکر اور فوج کا جائزہ لیا جیسا کہ تمام بادشاہ جائزہ لیتے ہیں۔ تو آپ نے ہدہد پرندے کو غائب پایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر کے سامنے ہدہد کی سزا کا غصے سے اعلان کیا ابھی چند لمحے گزرے کہ ہدہد آپ کی فرمانبرداری کا اعلان کرتے ہوئے اور اپنی غیر حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے آ پہنچا۔ اس نے عرض کیا! میں نے دنیا کا چکر لگایا اور دور

Marfat.com

دور کے ملکوں پر پرواز کی اور ایک ایسی بات میرے علم میں آئی جس سے آپ ناواقف ہیں اور میرا خیال ہے کہ اسے آپ اہمیت دیں گے۔ میں آپ علیہ السلام کے پاس ملکہ سبا کی ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ ملکہ سبا ملک یمن میں واقع ہے ملک یمن اور بیت المقدس کے درمیان ایک لمبی مسافت اور طویل سفر ہے، ہدہد نے عرض کیا کہ میں نے سبا میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ وہاں کی قوم پر ایک عورت حکومت کرتی ہے جسے دُنیا کا مال وزر اور اس کے علاوہ ہر چیز عطا کی گئی ہے۔

لیکن سب سے عجیب چیز اللہ نے اسے عطا کی ہے تخت شاہی ہے جس پر وہ جلوہ افروز ہے، میں نے دُنیا کے کسی بادشاہ کے پاس اس جیسا بڑا تخت نہیں دیکھا۔ ہدہد نے مزید کہا: سب سے بڑی عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی ہوئی ہے اور وہ لوگ شیطانی راہ پر چلتے ہیں اور حق کے راستے سے ان کی آنکھیں بند ہیں، وہ اللہ وحدہ لاشریک کو (جو کہ حقیقی بادشاہ ہے) چھوڑ کر سورج کی پرستش کرتے ہیں اور اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انہیں چاہیے تھا کہ وہ معبود حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے جو ان کے ظاہر و باطن سے واقف ہے اور انہیں ہر قسم کا رزق اور ہر نوع کی نعمتیں عطاء کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بڑی توجہ سے ہدہد کے غائب ہونے کی وجہ سنی اور فرمایا: ہم اب دیکھتے ہیں تو نے سچ کہا یا جھوٹ۔ جب تک تو حقیقت واضح نہیں کر دیتا ہم تیرے دعوے کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ پھر آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کی طرف ایک خط تحریر فرمایا اور ہدہد کو خط پہنچانے کا حکم فرمایا کہ میرا خط لے جا اور اس کو پہنچا دے اور خط پہنچانے کا کوئی مناسب طریقہ اختیار کرنا، اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ تمہیں دیکھ نہ لیں نیز چھپ کر دیکھنا کہ وہ اس بارے کیا بات کر چیت کرتے ہیں اور ان کا ردعمل کیا ہے؟ ہدہد نے خط لیا اور فضا میں چکر لگاتا ہوا اُڑ گیا اور ملکہ سبا کے کمرے کی کھڑکی پر جا اُترا جس میں ملکہ سبا بلقیس آرام کر رہی تھی، اس نے کمرے کے اندر جھانکا اور کمرے میں کسی کو نہ پا کر موقع غنیمت سمجھتے ہوئے خط اس کی چارپائی پر ڈال دیا اور

Marfat.com

کھڑکی کے پردے کے پیچھے چھپ گیا۔ جب بلقیس وہاں پہنچی، لباس تبدیل کیا اور خادماؤں کو رخصت کر کے سونے کے لیے اپنی مسہری کی طرف بڑھی تو اس نے وہاں ایک خط پڑا دیکھا اور اسے کھول کر مندرجات پڑھنے لگی جیسے ہی خط کے آخری جملے تک پہنچی اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا وہ پکڑ کر ٹہلنے لگی، وہ خط کے مضمون کے متعلق اور اس کے وہاں پہنچنے کے بارے میں سوچتی رہی حتیٰ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سے وصول ہونے والے خط کے متعلق سوچتے سوچتے سو گئی۔

صبح سویرے نیند سے بیدار ہونے کے بعد اس نے حکام اور مجلس شوریٰ کے ارکان کو مشورہ کے لیے طلب کیا، جیسے ہی وہ لوگ حاضر ہوئے اس نے انہیں مخاطب کیا: اے دربار والو! مجھے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ یہ خط سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور تم میرے مطیع اور فرمانبردار بن کر میرے پاس چلے آؤ۔ پھر انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی: مجھے اس کام میں مشورہ دو کیا کرنا چاہیے! اس لیے اس نے اپنے مشیروں مددگاروں اور حکماء کو طلب کیا کہ موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کریں اور کوئی مناسب قدم اٹھائیں۔ وہ لوگ کہنے لگے: ہم لوگ زور آور ہیں اور سخت لڑائی والے ہیں اور کام تیرے اختیار میں ہے سو تو دیکھ لے جیسے تو حکم کرے۔

ملکہ بلقیس نے کہا: میں نہیں چاہتی کہ میرے قبائل اور بستیاں اس آزمائش کا شکار ہوں، میں سلیمان کے ارادے کی حقیقت معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

مشاورین نے بلقیس کے تدبر کی موافقت کی چنانچہ انہوں نے مال اور نفیس جواہرات کا ایک تحفہ تیار کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف بھیجا۔ یقیناً اگر حضرت سلیمان علیہ السلام دُنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ ہوتے تو طبعی طور پر آپ دولت و سلطنت کو محبوب رکھتے اور اس تحفے سے خوش ہوتے، لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام دوسری قسم کے بادشاہ تھے آپ بشری مادیات سے فوق تر تھے اور اعلیٰ جواہرات اور سونے چاندی کی ہوس سے بالاتر تھے۔

جب تحائف لانے والے اپنے تحائف سے خوش ہوتے ہوئے بیت المقدس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم مال کے ساتھ میری اعانت

Marfat.com

کرتے ہو؟ سو اللہ نے مجھ کو اس سے بھی بہتر دیا ہے جو تم کو دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ آپ نے انہیں لوٹا دیا اور تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: لوٹ جاؤ، اب ان کے پاس ہم پہنچتے ہیں، ان پر ایسے لشکروں کے ساتھ جن کا مقابلہ نہ ہو سکے اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے سوچا کہ آپ ان کے مشیروں اور اس کے حکماء پر دلیل سے یہ ثابت کر دیں کہ ہمیں جو قوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہے وہ ان کی ظاہری قوت اور جھوٹی قوت سے بہت زیادہ ہے چنانچہ آپ نے اپنے وزراء سے فرمایا: اے دربار والو! تم میں کوئی ہے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے، اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس آئے؟ آپ نے اس کا تخت اس لیے منگوایا کیونکہ تخت ہی سلطنت، مملکت اور حکم صادر کرنے کی بنیاد ہوتا ہے لہٰذا ایک قوی جن بولا: میں اس تخت کو اٹھا کر لاتا ہوں۔ اور دفعتاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے پلک جھپکنے سے قبل بلقیس کا تخت آپ کے سامنے موجود تھا۔ جب بلقیس کے تحائف واپس ہوئے تو وہ اپنے وزراء اور امداد سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے دارالحکومت بیت المقدس کی طرف رخ کر چکی تھی۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اعلان اطاعت کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے بالکل معلوم نہ تھا کہ اس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچ چکا ہے جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ سب کچھ معلوم تھا اور آپ یہ بھی جانتے تھے کہ ملکہ بلقیس راستے میں ہے اس کے پہنچنے سے پہلے آپ نے اپنے خدام سے فرمایا کہ اس کے تخت کا نقشہ بدل دو تا کہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے کہ نہیں، بلکہ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ان کے دربار میں حاضر ہوئیں۔

آپ نے بادشاہوں کی عادت کے موافق اسے خوش آمدید کہا اور جب بیٹھ چکی تو کہا کہ تیرا تخت بھی کیا ایسا ہی ہے؟ اس نے تخت کی جانب بغور دیکھا اور بولی گویا یہ وہی ہے۔ یہ اس کی لاعلمی تھی اور کم فہمی کی دلیل تھی۔ کیونکہ اگر وہ مؤمنہ ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ حق تعالیٰ کی قدرت کی کوئی حد نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور جملہ حاضرین بھی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور سبھی داخل محل کے صحن کی طرف متوجہ ہوئے وہ چلتے ہوئے

Marfat.com

وسیع صحن میں پہنچے جو شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس میں چاندی کے ستون نصب تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ذرا رُک گئے تا کہ ملکہ بلقیس آپ سے آگے بڑھ جائے۔ چنانچہ ملکہ بلقیس نے جب فلک بوس محل کے فرش پر قدم رکھنا چاہا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزراء کا اور ستونوں کا عکس نظر آیا، اس نے سمجھا کہ زمین پر پانی ہے اور پانی سے گزر کر آگے جانا ہے۔ چنانچہ ملکہ بلقیس نے اپنی شلوار کو اُونچا کیا تا کہ شلوار گیلی نہ ہو جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا کہ یہ تو شیشے کا محل ہے جس کے نیچے پانی بہتا ہے، تب ملکہ بلقیس اپنی جہالت پر شرمندہ ہوئی، اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے آگے سر خم کر دیا اور وہ اس قوت کے آگے جھک گئی جو حق تعالیٰ کی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حاصل تھی اور کہنے لگی اے میرے رب! میں اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اب میں سلیمان علیہ السلام پر ایمان لاتی ہوں اس اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اس طرح ملکہ بلقیس نے اسلام قبول کیا اور اللہ پر ایمان لے آئی اور اپنے قبیلوں سمیت سورج پرستی سے باز آ گئی اور اپنی مملکت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں شامل کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ

ایک مرتبہ شیطان نے فرشتوں سے حضرت ایوب علیہ السلام کے تقویٰ و پرہیز گاری کے متعلق گفتگو سنی تو شیطان کو یہ بات بُری لگی لہٰذا اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ ان کو گمراہ کرے گا۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور ان کے دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش کرنے لگا، اسے جب معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے مخلص بندوں میں داخل ہیں جن پر شیطان کا کوئی داؤ نہیں چلتا۔

شیطان لعین نے اپنے چیلوں کو مشاورت کے لیے جمع کیا اور انہوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا تمام مال دولت ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مال و دولت ختم کرنے کے بعد شیطان لعین ایک بوڑھے حکیم کی صورت میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آگ نے تمہارے مال و دولت کو تباہ کر دیا ہے اور تمہارا رب تم سے جدا ہو گیا ہے لیکن تم پھر بھی اپنی زبان سے اس کا ذکر کرتے ہو۔ شیطان کا یہ خیال تھا کہ یہ سن کر حضرت

Marfat.com

ایوب علیہ السلام کا ایمان ڈگمگائے گا لیکن حضرت ایوب علیہ السلام مضبوط ایمان والے اور یقین محکم کے مالک تھے کہ اللہ تعالیٰ ان سے جدا نہیں ہوا لہٰذا انہوں نے کہا کہ جس دولت کو آگ نے تباہ کیا ہے وہ دولت اللہ کی امانت تھی اور اللہ اپنی وہ امانت واپس لے چکا ہے۔ لہٰذا میں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا رہوں گا، چاہے وہ دے یا لے، راضی ہو یا ناراض، نفع دے یا نقصان، وہ تمام اشیاء کا مالک ہے جس کو چاہے بادشاہت دے جس کو چاہے معزول کر دے اور جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔

پھر اللہ کی طرف سے ایک آزمائش آپ کی یہ ہوئی کہ آپ کی اولاد ایک ایک کر کے ساری فوت ہوگئی۔ پھر شیطان ایک تسلی دینے والے شخص کی شکل میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا: کیا آپ نے بیٹوں کی ہلاکت کے بعد کچھ نہیں سوچا؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے روتے ہوئے جواب دیا اللہ نے جو دیا تھا اس نے واپس لے لیا۔ میں پھر ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتا رہوں گا۔ شیطان یہ دیکھ کر بڑا غمگین اور غصہ ہوا اور اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر کہنے لگا اے اللہ ایوب علیہ السلام مال کی طرح اس کی اولاد بھی ختم ہوگئی ہے لیکن اسکی صحت کی باقی ہے اور وہ اس امید پر عبادت کرتا ہے کہ اس کی مال و اولاد واپس مل جائے گا۔ لہٰذا آپ اس کے جسم کو بیماری میں مبتلا کر دیں پھر وہ آپ کی عبادت سے پھر جائے گا اور بیماری کی وجہ سے ذکر چھوڑ دے گا۔ چنانچہ اللہ نے دنیا کو حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور ایمان دکھانے کے لیے اور ان کے واقعہ کو نصیحت بنانے کے لیے حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم کو شدید بیماری میں مبتلا کر دیا لیکن جیسے جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری کی شدت بڑھتی گئی حضرت ایوب علیہ السلام کے ایمان و یقین اور صبر و استقامت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کافی عرصہ تک یہ بیماری قائم رہی حتیٰ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کمزوری سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے تمام دوست و احباب ساتھ چھوڑ گئے۔ صرف ایک صابرہ شاکرہ بیوی ساتھ رہ گئی جو ان کی خدمت کرتی تھی۔ لیکن اس بیماری کے عالم میں بھی ان کی زبان سے شکر کے کلمات نکلتے، نافرمانی اور ناشکری کا کلمہ نہ نکلتا۔ شیطان یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا۔ شیطان کے ایک شاگرد نے اس سے کہا کہ تمہارے حیلے تدبیریں، کہاں گئیں؟ ایک ایوب کو تم قابو نہ پا سکے تم نے ابوالبشر آدم کو جنت سے کیسے نکالا تھا؟ وہاں کون سا حیلہ اختیار

Marfat.com

کیا تھا؟ ابلیس نے کہا کہ وہاں میں نے عورت کا سہارا لے کر حملہ کیا تھا۔

اب شیطان فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے جا کر کہنے لگا: تمہارا شوہر ایوب علیہ السلام کہاں ہے؟ تمھارا شوہر یہی ہے جو فرش پر لیٹا ہوا ہے۔ یہ نہ مردہ ہے اور نہ زندہ۔ اس کی جوانی، صحت اور دیگر نعمتیں کہاں گئیں؟ کیا اللہ اسے چھوڑ چکا ہے؟ شیطان لعین اس چال میں کامیاب ہو گیا اور حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کے دل میں مایوسی پیدا کر دی۔ چنانچہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام سے جا کر روتے ہوئے کہنے لگی: آپ کا مال بچے اور دوست واحباب کہاں گئے؟ اور آپ کی جوانی کو کیا ہوا؟

اللہ تعالیٰ آپ کو کب تک عذاب میں مبتلا رکھیں گے؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے جواباً کہا کہ شیطان نے تمھارے دل کو ورغلایا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تم مال و دولت اور اولاد کے فوت ہونے پر ہی نہیں رو رہی بلکہ تم پر اللہ کی آزمائش ہے۔ بیوی نے پوچھا: کیا آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت وغم دُور کرنے کی دعا نہیں کی؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ ہمارا کتنا عرصہ فراخی میں گزرا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ اَسّی سال آرام وسکون سے گزرے ہیں۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ تنگی ومصیبت میں کتنے سال گزرے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ سات سال۔ پھر آپ نے فرمایا جو عرصہ آسانی وسہولت کا گزرا ہے اس کو دیکھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کہ میں اللہ سے مصیبت ختم کرنے کا سوال کروں البتہ تمھارا ایمان کمزور ہو رہا ہے اور تمھارا دل اللہ کے فیصلے سے تنگ ہو رہا ہے لہٰذا مجھے قسم ہے اس ذات کی جو معبود واحد ہے! اگر میں صحت مند ہو گیا تو تجھے کوڑے ماروں گا۔ اپنے آپ کو میری نظروں سے ہٹا لو حتیٰ کہ خدا کوئی فیصلہ فرما دے۔ جب حضرت ایوب علیہ السلام اکیلے رہ گئے اور تکلیف شدت اختیار کر گئی اور مرض بڑھ گیا تو اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت عطاء فرمایا اور حکم دیا کہ اپنے پاؤں زمین سے رگڑیں تو زمین سے پانی پئیں اور غسل کریں آپ کی بیماری اور کمزوری ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ پانی پیتے ہی صحت مند اور طاقت ور ہو گئے۔ چونکہ ان کی بیوی انتہائی نرم دل اور اچھی طبیعت کی مالکہ تھی اور بیماری کے اول دن سے ان کے ساتھ تھیں ان سے رہا نہ گیا اور ان کے پاس آئیں۔ لیکن کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام ایک نوجوان صحت

Marfat.com

مند اور تندرست آدمی بن چکے ہیں اس نے خوش ہوکر آپ علیہ السلام کو گلے لگالیا اور اللہ کا شکر ادا کیا، اور اپنے شوہر کی صحت پر سجدہ شکر ادا کیا کہ اس کا شوہر ایک بھی لمحہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوا اور اللہ کی مبتلا کردہ آزمائش میں صابر رہا۔

حضرت لقمان علیہ السلام کا قصہ

حضرت لقمان علیہ السلام کے آقا نے ایک دن آپ سے کہا کہ اے لقمان! ہمارے لیے ایک بکری ذبح کرو اور اس کا سب سے اچھا عضو ہمارے سامنے پیش کرو تو آپ نے بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان نکال کر اپنے آقا کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب سے اچھے ہیں اعضاء ہیں۔ چند دنوں کے بعد دوبارہ حضرت لقمان علیہ السلام کے آقا نے ان سے کہا کہ ہمارے لیے بکری ذبح کرو اور اس کا سب سے بُرا عضو ہمارے پاس لے کر آؤ۔ آپ نے بکری ذبح کی اور دوبارہ اس کا دل اور زبان نکال کر اپنے آقا کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا یہ سب سے بُرے اعضاء ہیں۔ آقا کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا، اس نے آپ سے کہا کہ جب میں نے عمدہ اعضاء پیش کرنے کو کہا تو بھی دل اور زبان لے کر آئے اور جب میں نے بُرے اعضاء لانے کو کہا تو بھی تم دل اور زبان لے کر آئے۔ یہ کیا بات ہوئی؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: جب یہ دونوں عضو درست ہو جائیں تو ان سے بہتر کوئی عضو نہیں اور جب یہ دونوں بگڑ جائیں تو ان سے بُرا کوئی عضو نہیں۔

یہ وقعہ آپ کی حکمت کے ان نوادرات میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت عطاء کی تھی۔ جب آقا نے دل اور زبان کے متعلق جواب سنا تو اسے آپ کی حکمت اور ذہانت و فراست کا پتہ چلا۔ وہ آپ کی حکمت سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور متعجب ہوکر آپ کو آزاد کر دیا اور آپ کو بہت زیادہ مال بھی دیا تا کہ آپ کی زندگی میں کام آئے۔ حضرت لقمان علیہ السلام لوگوں میں اکثر اوقات خاموش رہنے والے حکیم و دانا اور بہت کم بولنے والے مشہور ہو گئے۔

آپ کسی کو کچھ نہ کہتے، اگر آپ کو کسی سے کوئی تکلیف بھی پہنچتی تو آپ اس سے بھلائی

Marfat.com

کا معاملہ کرتے۔ انہی صفات کی بناء پر لوگوں نے آپ کو اپنا قاضی منتخب کرلیا تا کہ آپ ان کے باہمی معاملات کا فیصلہ فرمایا کریں۔ ایک دن ایک شخص آیا اور آ کر آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: کیا آپ وہی لقمان نہیں ہیں جو بنی حساس کی بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا ہاں میں وہی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا کیا آپ حبشی نہیں ہیں؟ آپ نے جواب دیا میرا سیاہ رنگ تو ظاہر ہے اور ہر شخص اس سے واقف ہے کہ میرا سیاہ رنگ ہے آپ یہ بتلائیں کہ آپ کو کیوں مجھ پر تعجب ہو رہا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ آپ کے پاس لوگ اتنی کثرت سے جمع رہتے ہیں اور ہر ایک آپ کا کہنا مانتا ہے اور آپ کی بات پسند کرتا ہے، کس چیز نے آپ کو اس مقام پر فائز کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: نظریں جھکانے، زبان کو روکنے، حلال روزی کھانے، سچ بولنے، وعدے کی پاسداری کرنے، مہمان کا اعزاز و اکرام کرنے اور بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دینے نے مجھے اس مقام پر پہنچایا ہے۔ جو وصیتیں حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کیں ان میں سے چند یہ ہیں:

* اور جب لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ یقیناً شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔
* ہم انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر (تم سب کو) میری طرف ہی لوٹنا ہے۔
* اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ کی چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو۔ تمہارا سب کا لوٹنا میری طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تم کو خبردار کروں گا۔
* پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ چٹانوں میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔

Marfat.com

* اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم کرنا! اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا اور بُرے کاموں سے منع کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین جان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔
* لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اکڑ اکر نہ چل، کسی تکبر کرنے والے شیخی خوری کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔
* اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر۔ یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمان: ۳۱/ ۱۲ تا ۱۹)

اصحاب الفیل کا قصہ

ابرہہ نامی ایک شخص یمن کا حاکم تھا۔ حبشہ کے بادشاہ نے اسے اپنا نائب مقرر کیا ہوا تھا۔ حبشہ کے بادشاہوں کا مذہب عیسائیت تھا اور وہ ایک متعصب عیسائی تھا۔ وہ عیسائیت کے سوا دیگر مذہبوں سے شدید نفرت کرتا تھا۔ اہل یمن پر اس کا پورا تسلط تھا۔ اس کے باوجود یمن کے عرب باشندے حج کے دنوں میں بیت اللہ کی طرف رختِ سفر باندھتے اور وہاں پہنچتے۔ ابرہہ پوچھا کرتا تھا کہ مکہ میں کون سا گھر ہے جس کی زیارت کے لیے عرب جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے دور دراز کی طویل سفر کی مشقتیں بڑے صبر اور ہمت سے برداشت کرتے ہیں؟

ابرہہ چاہتا تھا کہ کوئی شخص بیت اللہ کے متعلق اسے معلومات فراہم کرے، اس میں کوئی فن تعمیر میں کاریگری نظر آتی ہے اور نہ ہی وہ زیب و زینت سے آراستہ ہے۔ ابرہہ سوچنے لگا کہ اگر لوگ مکہ معظمہ جانے کی بجائے صنعاء (یمن کا شہر) آئیں تو وہاں صفاء میں اپنے ساتھ بڑی دولت لائیں گے، جس سے صنعاء کو معاشی ترقی حاصل ہوگی۔ لیکن لوگوں کو بیت اللہ سے کیسے روکا جائے کہ وہ مکہ کا سفر نہ کریں اور صنعاء آنا شروع ہو جائیں؟ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ ایک بہت بڑا عبادت خانہ صفاء میں تعمیر کرے اور لوگ اس کا حج کرنے کے لیے آئیں۔ اپنے ارادے کو حتمی شکل دینے کے لیے اس نے عبادت خانہ کی تعمیر کا حکم دے دیا۔ یمن کے ہزاروں

Marfat.com

لوگوں کو عمارت کی تعمیر کے لیے لگا دیا اور اس عبادت خانے کے لیے ملک سبا کی ملکہ بلقیس کے محل کے نوادرات میں سے پتھر اور سنگ مرمر جمع کیے گئے، اس میں سونے اور چاندی کی اینٹیں لگائی گئیں، اس میں عاج اور آبنوس کے منبر لگائے اور اس میں فلک بوس گنبد و مینار بنائے گے۔

کنیسا کی تعمیر مکمل ہوگئی تو ابرہہ نے حبشہ کے بادشاہ کے نام خط لکھا کہ میں نے آپ کے لیے ایک ایسا گرجا تعمیر کیا ہے کہ اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ عرب والوں کو بیت اللہ کے حج سے روک کر ان کا رخ شہر صنعاء میں موجود گرجا کی طرف نہ کر دوں۔ جب اہل مکہ اور عرب کے لوگوں کو ابرہہ کے بُرے عزائم کا علم ہوا تو قبیلہ کنانہ کے دو آدمی گدھے کی لید لے کر آئے اور گرجا میں داخل ہو کر اس کی دیواروں کو لید سے آلودہ کر دیا اور وہاں سے بھاگ نکلے۔ جب ابرہہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو کر کہنے لگا: مجھے عیسائیت ہونے کی قسم! میں بیت اللہ کو گرا دوں گا اور اس کو ایسا ویران کر دوں گا کہ آئندہ کوئی اس کا حج نہیں کر سکے گا۔

چنانچہ اس نے ہزاروں کا لشکر تیار کیا اور آلات حرب سے پوری طرح لیس ہو کر مکہ کی طرف چلا، لشکر کے آگے آگے ہاتھی رکھے۔ اہل عرب نے نہ تو کبھی ایسا لشکر دیکھا تھا اور نہ ہی کسی جنگ کے لیے کبھی ایسا لشکر تیار ہوا تھا۔ ہاتھی لشکر کے آگے آگے تھے لشکر کیا تھا ہر چیز کو تہس نہس کر دینے والا سیلاب تھا۔ جو چیز بھی اس کے سامنے آتی اسے تباہ و برباد کر دیتا اور اپنے مقابل آنے والوں کو قتل کر دیتا اور جو بچ جاتے انہیں قیدی بنا لیتا۔ حتیٰ کہ وہ مکہ معظمہ کے بلند پہاڑوں تک آ پہنچا۔ لشکر کے ہراول دستوں نے مکہ کے اطراف کے شہروں کو عبور کیا اور صحرا میں سبزہ چرتے ہوئے اونٹوں اور بکریوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ غصب شدہ ریوڑوں میں عبدالمطلب بن ہاشم کے دو سو اونٹ بھی تھے عبدالمطلب کو جیسے ہی اپنے اونٹوں کے پکڑے جانے کی خبر ہوئی وہ فوراً ابرہہ کے لشکر کے پڑاؤ میں اپنے اونٹ واپس لینے پہنچ گئے اور سیکورٹی اہلکاروں سے کہا کہ اپنے سردار سے میری ملاقات کراؤ، وہ انہیں اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ عبدالمطلب کی شخصیت بڑی رعب دار تھی جسمانی طور پر بھی صحت مند تھے۔ اور چہرہ بھی پروقار تھا۔ جب آپ ابرہہ کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے تو اس نے آپ کا اعزاز و اکرام کیا اور آپ کو اپنے ساتھ بٹھایا کیونکہ وہ

Marfat.com

عربوں میں آپ کے مرتبہ اور مقام سے واقف تھا اور اس کو معلوم تھا کہ وہ ان کے سردار ہیں، کعبہ کا انتظام انہیں کے پاس ہے اور بیت اللہ کی چابیاں بھی اسے اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی ہیں۔ ابرہہ نے ان کے آنے کی غرض پوچھی آپ نے درخواست کی کہ آپ کے لشکر نے جو میرے اُونٹ پکڑے ہیں وہ مجھے واپس لوٹا دو۔ ابرہہ نے کہا جب میں نے آپ کو دیکھا تھا تو آپ مجھے بہت اچھے لگتے تھے لیکن آپ کا معاملہ سن کر میری رائے بدل گئی ہے۔ آپ مجھ سے اپنے پکڑے ہوئے اُونٹ واپس مانگ رہے ہیں آپ اس کعبہ کے متعلق جو کہ آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا دین ہے مجھ سے کوئی بات نہیں کر رہے حالانکہ میں اسے گرانے آیا ہوں۔

عبدالمطلب نے اسے جواب دیا: میں تو صرف اپنے اُونٹوں کا مالک ہوں کعبہ کا مالک کوئی اور ہی ہے اور وہی تیرے حملہ سے اس کی حفاظت کرے گا۔

ابرہہ نے کہا میرے حملے کو کوئی نہیں روک سکتا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ مجھے کیا؟ تم جانو اور اس گھر کا مالک جانے یعنی تو آگے بڑھ کر حملہ کر پھر تجھے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تیرے حملہ کو روکتا ہے یا نہیں؟ ابرہہ نے دیکھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حفاظت کرنے کا مکمل یقین ہے اور پختہ اعتماد ہے تو اس نے عبدالمطلب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جلدی سے آپ کے اُونٹ واپس کر دیے۔ عبدالمطلب کے ساتھ قبیلہ قریش کے دیگر سرداران بھی تھے۔ وفد کے دیگر ارکان نے اس سے کہا کہ وہ بیت اللہ کو گرانے کا ارادہ ترک کر دے اور اس کے بدلہ میں تہامہ کی تہائی آمدنی لے لے لیکن اس نے اس موضوع پر کسی قسم کی گفتگو کرنے، سننے اور کوئی بھی پیش کش قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

سردارانِ قریش غم والم کا پہاڑ سر پر لیے واپس لوٹے۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس معاملے کو کیسے سلجھائیں؟ چنانچہ اہل مکہ نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنے شہر عزیز کو چھوڑا اور مکہ کے پہاڑوں میں خیمہ زن ہو گئے۔ عبدالمطلب اور سردارانِ قریش بیت اللہ کے پاس گئے اور اس دروازے کی چوکھٹ سے لپٹ گئے اور بار بار ابرہہ اور اس کے لشکر کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہے اور مدد مانگتے رہے۔ اس کے بعد عبدالمطلب اور اس کے ساتھی اپنی قوم والوں کے پاس چلے گئے جو پہاڑوں میں پناہ لیے ہوئے تھے۔

Marfat.com

اب وہ اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں یہ خبیث مکہ میں داخل ہو کر کیا کرتا ہے؟ اب مکہ اپنے باشندوں سے خالی ہو چکا تھا اور ابرہہ مکہ میں داخل ہونے کی پوری تیاری کر چکا تھا۔

اس نے اپنے لشکر کی صف بندی کی اور سب سے آگے ہاتھی سواروں کو رکھا۔ جیسے ہی وہ کعبہ کے قریب پہنچے تو ان پر پرندوں کے غول اپنی چونچوں میں آگ کے انگارے جیسی دہکتی ہوئی کنکریاں لے کر نمودار ہوئے اور ان پر وہ کنکریاں برسانے لگے۔ ان کنکریوں نے ان کے سر پھوڑ دیے، ان کے جسم ریزہ ریزہ کر دیے اور جلد ہی وہ کٹی پھٹی لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔ ابرہہ کو بھی کنکریاں لگیں اور وہ اپنے لشکر کو چھوڑ کر یمن بھاگ گیا اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سرکشوں کی سرکشی سے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔

Marfat.com

قرآنی دُعائیں

آیت الکرسی

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ ﴾ (البقرۃ:۲/۲۵۵)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم ہے، نہ اسے اُونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی بھی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں ہے اور وہ بلند عظمت والا ہے۔"

قبولیتِ عمل کی دُعا

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۱۲۷ ... وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۱۲۸ ﴾ (البقرۃ:۲/۱۲۷،۱۲۸)

"اے ہمارے رب! ہم سے (ہمارے اعمال) قبول فرما لے، یقیناً تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اور ہم پر رجوع فرما، یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

Marfat.com

دُنیا اور آخرت کی بہتری کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی سے نواز اور آخرت میں بھی اچھائی ہی عطاء فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔" (البقرۃ:۲/۲۰۱)

صبر واستقامت کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہم کو صبر کی توفیق دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔" (البقرۃ:۲/۲۵۰)

بخشش اور مدد طلب کرنے کی دُعا

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝﴾

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ فرمانا، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر تو نے ڈالا، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس (کو اٹھانے) کی ہم طاقت نہیں رکھتے، ہم سے درگزر فرما، ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولا ہے، پس تو کافروں پر ہماری مدد فرما۔" (البقرۃ:۲/۲۸۶)

ہدایت ورحمت کی دُعا

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

Marfat.com

الْوَهَّابُ ۝ ﴾ (آل عمران:۳/۸)

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو مت پھیر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطاء فرما، یقیناً تو ہی عطاء کرنے والا ہے۔"

گناہوں کی بخشش کی دُعا

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ﴾ (آل عمران:۳/۱۶)

"اے ہمارے رب! یقیناً ہم ایمان لے آئے، سو تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

نیک اولاد کے حصول کی دُعا

﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ ﴾

"اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما، یقیناً تو ہی دعا کو سننے والا ہے۔" (آل عمران:۳/۳۸)

ثابت قدمی اور مدد کی دُعا

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران:۳/۱۴۷)

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں اور ہمارے معاملات میں ہونے والی زیادتیوں کو معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

حصولِ مراد کی دُعا

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ ﴾ (آل عمران:۳/۱۷۳)

"ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔"

Marfat.com

نیک موت کے حصول کی دُعا

﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴾

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت نصیب فرما۔" (آل عمران: ۳/ ۱۹۳)

ظالموں سے نجات کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۴/ ۷۵)

"اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کی اس بستی سے نکال لے اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی دوست بنا دے اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بھیج۔"

طلبِ رزق کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝﴾ (المائدۃ: ۵/ ۱۱۴)

"اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما جو ہم سے پہلوں کے لیے اور بعد میں آنے والوں کے لیے خوشی کا موقع بن جائے اور وہ تیری طرف سے ایک نشانی ہو، اور ہمیں رزق عطاء فرما کیونکہ تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔"

حصولِ رحمت و مغفرت کی دُعا

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" (الاعراف: ۷/ ۲۳)

Marfat.com

اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے لیے دُعا

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراہیم: ۱۴/ ۴۰، ۴۱)

"اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے اور میری دعا کو شرف قبولیت سے نواز۔ اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن معاف فرمادینا جس دن حساب قائم ہوگا۔"

والدین کے لیے رحمت کی دُعا

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۲۴)

"اے میرے رب! ان دونوں (ماں باپ) پر ویسا ہی رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

کام میں آسانی کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝﴾ (الکہف: ۱۸/ ۱۰)

"اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں آسانی پیدا فرما۔"

شرح صدر کی دُعا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۲۵ تا ۲۸)

"اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان فرمادے اور میری زبان کی لکنت کو بھی دور کردے تاکہ وہ میری بات کو سمجھ سکیں۔"

Marfat.com

علم میں اضافہ کی دُعا

﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۱۴)

"اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

بیماری سے شفاء کی دُعا

﴿اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝﴾ (الانبیاء: ۲۱/ ۸۳)

"یقیناً مجھے تکلیف آ پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔"

مشکل سے نجات کی دُعا

﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ (الانبیاء: ۲۱/ ۸۷)

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔"

شیطانی حملوں سے بچنے کی دُعا

﴿رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ہَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝﴾

"اے میرے رب! میں شیطان کی مکاریوں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں ان کے میرے پاس حاضر ہو جانے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔" (المومنون: ۲۳/ ۹۷، ۹۸)

رحم و مغفرت کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝﴾ (المومنون: ۲۳/ ۱۰۹)

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے۔"

Marfat.com

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾ (المومنون: ۲۳/۱۱۸)

"اے میرے رب! بخشش ورحم فرما اور تو ہی بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

عذابِ جہنم سے بچنے کی دُعا

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝﴾ (الفرقان: ۲۵/۶۵)

"اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دُور کردے، یقیناً اس کا عذاب جھلسا دینے والا ہے۔"

اہلِ خانہ کے لیے نیکی کی دُعا

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہم کو پرہیزگاروں کے امام بنادے۔" (الفرقان: ۲۵/۷۴)

طلبِ مغفرت کی دُعا

﴿رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ﴾ (القصص: ۲۸/۱۶)

"اے میرے رب! یقیناً میں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا ہوں، پس تو مجھے بخش دے۔"

ظلم سے نجات کی دُعا

﴿رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (القصص: ۲۸/۲۱)

"اے میرے رب! مجھے ظالموں کی قوم سے نجات عطا فرما۔"

خلاصیٔ غم پر شکر کی دُعا

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝﴾

Marfat.com

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا، یقیناً ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔" (فاطر:۳۵/۳۴)

سفر کی دُعا

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝﴾ (الزخرف:۴۳/۱۳، ۱۴)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، ورنہ ہم اسے قابو کرنے والے نہ تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔"

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (ھود:۱۱/۴۱)

"اللہ ہی کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے۔"

بغض وکینہ سے محفوظ رہنے کی دُعا

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (الحشر:۵۹/۱۰)

"اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے بارے میں جو ایمان لائے ہیں، بغض پیدا نہ فرما، اے ہمارے رب! یقیناً تو ہی شفقت ورحم کرنے والا ہے۔"

کفار کے ہاتھ آنے سے بچنے کی دُعا

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝﴾ (الممتحنۃ:۶۰/۵)

Marfat.com

"اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے آزمائش نہ بنا دینا اور ہماری بخشش فرما، یقیناً تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

تکمیلِ نور کی دُعا

﴿رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝﴾ (التحریم:۶۶/۸)

"اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے نور کو مکمل فرما دے اور ہماری بخشش فرما، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

حصولِ جنت کی دُعا

﴿رَبِّ ابۡنِ لِىۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِى الۡجَنَّةِ﴾ (التحریم:۶۶/۱۱)

"اے میرے پروردگار! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں گھر بنا دے۔"

Marfat.com

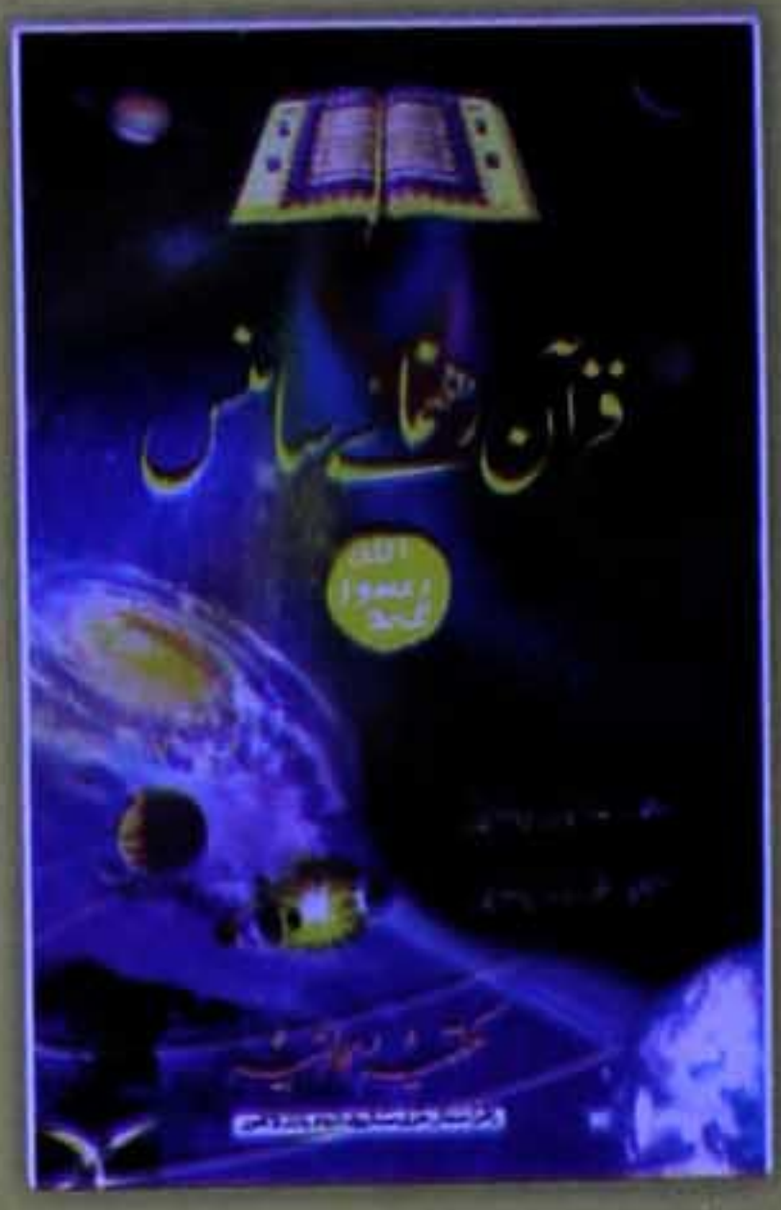



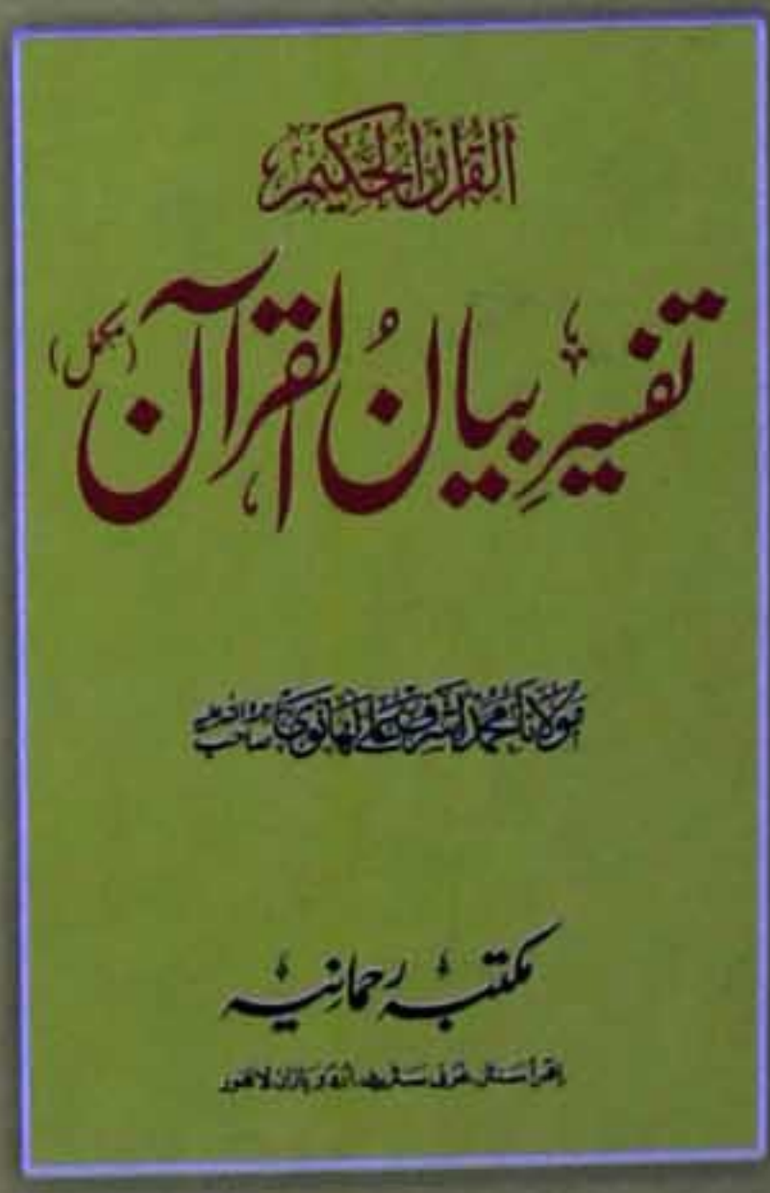



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37221395
MAKTABA-E-REHMANIA